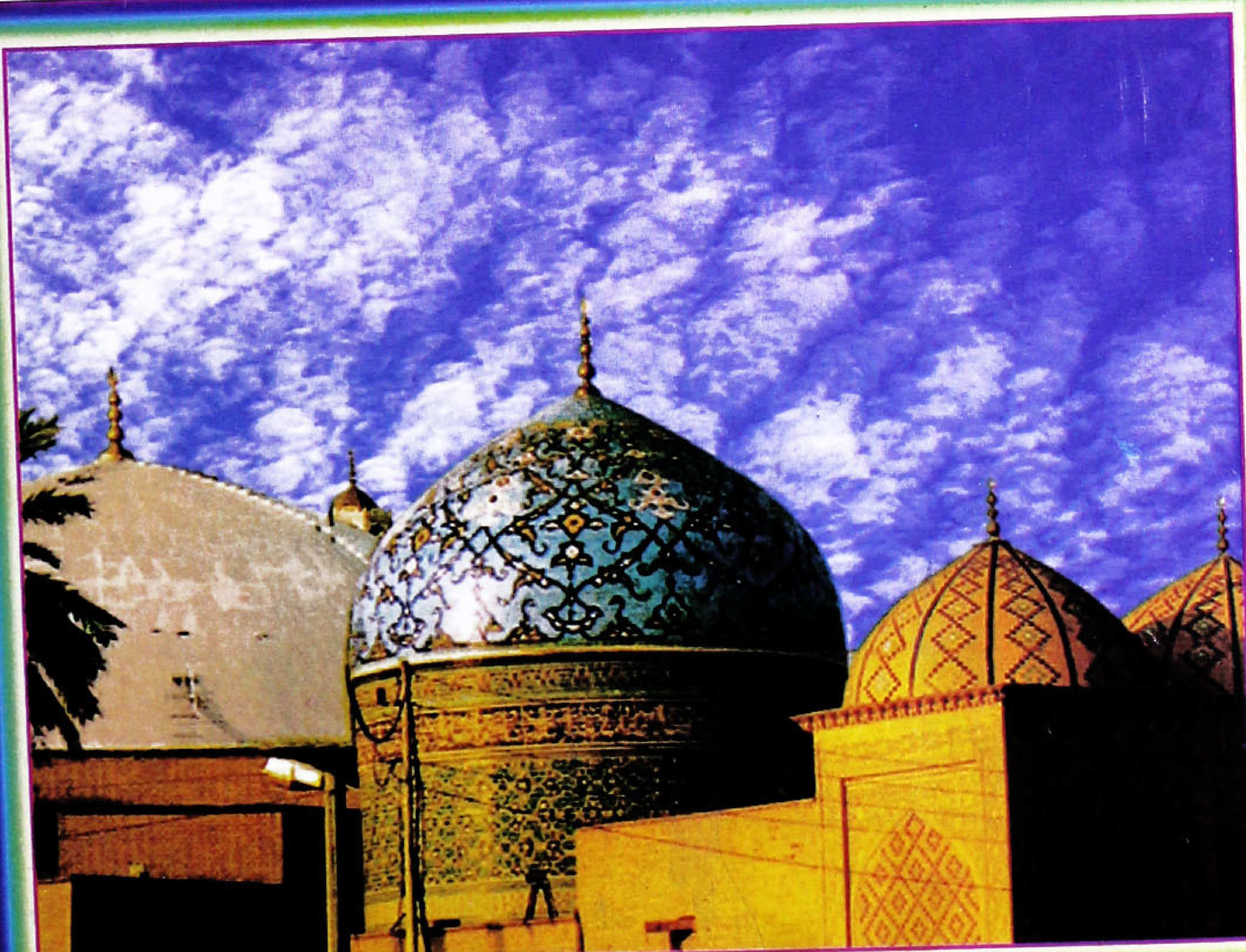
حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے پیرانِ عظام کا تذکرہ

پیرانِ عظامؒ



سید نصیرالدین ہاشمی قادری برکاتی

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور کراچی پاکستان

15

حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے پیرانِ عظام کا تذکرہ

پیرانِ عظام

مؤلف

سیّد نصیر الدین ہاشمی قادری برکاتی

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور کراچی پاکستان

نام کتاب	پیران عظام کا تذکرہ
مترجم	سید نصیر الدین ہاشمی قادری برکاتی
اشاعت	جون 2003ء
تعداد	ایک ہزار
ناشر	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
کمپیوٹر کوڈ	1Z361
قیمت	45.-00

ملنے کے پتے

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

عرض مؤلف

اللہ تبارک وتعالی کی حمد وثنا اور اس کے حبیب حضرت محمد مصطفے ﷺ کی بارگاہ میں ہدیہ درود وسلام کے بعد مؤلف کتاب ہذا عرض کرتا ہے کہ یہ کتاب سیدنا غوث الاعظم رحمتہ اللہ علیہ اور آپؒ کے پیران عظام حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ سے لے کر حضرت ابوسعید مخزومی رحمتہ اللہ علیہ تک کے حالات وسوانح فضائل ومناقب پر لکھی گئی ہے اور اس کا نام حضرت غوث الاعظمؒ کے ''پیران عظام'' کا تذکرہ رکھا گیا ہے۔ سلسلہ قادریہ کے پیران عظام کے حالات بہت کم کتابوں میں پائے جاتے ہیں وہ بھی مختلف بزرگوں کے چیدہ چیدہ حالات بعض کتابوں میں ملتے ہیں۔ البتہ دو کتابیں ہیں جن میں ان بزرگوں کے حالات موجود ہیں لیکن یہ دونوں کتابیں بہت ضخیم ہیں جن میں بہت سے سلسلوں کے بزرگوں کے حالات بیان کئے گئے ہیں اس لیئے ہر آدمی کی دسترس سے باہر ہیں۔ لہٰذا راقم الحروف نے سلسلہ قادریہ کے ان بزرگوں کے حالات کو مختصر اور جامع انداز میں پیش کرنے کی سعی کی ہے تاکہ ہر عام و خاص کم سے کم وقت میں استفادہ کر سکے۔ جو لوگ سیدنا غوث الاعظم رحمتہ اللہ علیہ سے عقیدت ومحبت رکھتے ہیں ان کیلئے ضروری ہے کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے حالات کے ساتھ ساتھ آپکے پیران عظام رحمتہ اللہ علیہم کے حالات سے باخبر ہوں۔ سلسلہ قادریہ ایک طریق پر حضرت معروف کرخیؒ داؤد طائی حبیب عجمیؒ حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور پھر آپؓ کے واسطے سے سید عالم نور مجسم ﷺ سے ملتا ہے اور دوسرے طریق پر یہ سلسلہ حضرت معروف کرخیؒ، حضرت امام علی رضاؒ، حضرت امام موسیٰ کاظمؒ، حضرت امام جعفر صادقؒ، حضرت امام محمد باقرؒ، حضرت امام زین العابدینؒ، حضرت امام حسینؓ، حضرت امام حسنؓ سے حضرت علیؓ پھر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم چونکہ صحابی رسول بھی ہیں اور خلیفہ راشد لہٰذا آپ کے اور ائمہ

کرام کے حالات ومناقب بہت سی کتابوں میں تفصیل کے ساتھ پائے جاتے ہیں لہذا اس کتاب کو حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ کے حالات سے آغاز کیا گیا ہے۔ اور اس میں پہلے طریق کے بزرگوں کے حالات بیان کیے گئے ہیں۔ مؤلف کتاب ہذا نے حضرت غوث الاعظم سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے حالات ومناقب پر ایک مستقل کتاب لکھی ہے جس کا نام مظہر جمال مصطفائی ہے جس میں آپکے حالات زندگی کے علاوہ آپکے قصائد شریفہ الہامات، عارفانہ کلام، متعدد اسمائے گرامی، کرامات، بزرگان دین کے آپ کی شان میں مناقب اور دیگر خصوصی فضائل شامل ہیں۔ قارئین کو چاہیئے کہ اس کا بھی مطالعہ کریں۔

زیر نظر کتاب لکھنے کے مقاصد میں سے ایک ان بزرگوں سے عقیدت ومحبت کا اظہار ہے دوسرا یہ کہ ان بزرگوں کے حالات زندگی کے مطالعے سے انسان کے غم دور ہو جاتے ہیں کیونکہ ان کے ارشادات ایسے ہیں کہ ذہن کو بدل کر رکھ دیتے ہیں اور انسان غم کے ہوتے ہوئے بھی بے غم ہو جاتا ہے اور ہر حال میں راضی بہ رضا ہو کر ذہنی وروحانی سکون حاصل کر لیتا ہے۔ اگر انسان کو نیک لوگوں کی محفل نہیں ملتی تو اسے چاہیئے کہ بزرگان دین کے حالات ومناقب کا مطالعہ کرتا رہے یہ عمل ان بزرگوں کی محفل میں بیٹھنے کا فائدہ دے گا۔

میں اس کتاب کو اپنے پیرومرشد علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری رحمتہ اللہ علیہ کے واسطے سے حضرت غوث الاعظم سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ اور آپکے پیران عظام رحمتہ اللہ علیہم کی طرف منسوب کرتا ہوں شرف قبولیت حاصل ہو جائے تو زہے نصیب۔

فقیر قادری

سید نصیر الدین ہاشمی

160 دلکشا پارک۔ راجگڑھ۔ لاہور

شجرۂ طریقت حضرت غوث الاعظم سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ

حضرت امام علی رضا رضی اللہ عنہ

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت ابو بکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت عبد الواحد تمیمی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت ابو الفرح طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت ابو الحسن ہنکاری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت ابو سعید مخزومی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت غوث الاعظم سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

﴿پہلی فصل﴾

حالات حضرت خواجہ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

اوصاف جمیلہ

آپ غوث الاسلام والمسلمین، سلطان الاولیاء والمتقین، قطب العالمین، بدر السالکین، سراج العارفین، شمس المحبوبین، امیر المتورعین، امام الواصلین، مستجاب الدعوات، صاحب کرامات، عالی مقامات، اہل برکات، رفیع المنزلت، امام الوقت تھے۔ حضرت اسد اللہ الغالب امیر المومنین، امام ابوالحسن علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہٗ کے جلیل القدر خلیفہ تھے۔

نام ونسب

آپ کا نام مبارک حسن، کنیت ابومحمد، ابوعلی، ابوسعید، ابونصر، آپ کے والد بزرگوار کا نام یسار تھا، اور وہ موالی حضرت زید بن ثابت انصاریؓ سے تھے۔ اور بقول صاحب سیر الاقطاب والد ماجد کا نام موسیٰ راعی بن خواجہ اویس قرنیؓ تھا اور نام والدہ ماجدہ کا بی بی خیرہ تھا، اور وہ خادمہ حضرت ام المومنین ام سلمہؓ کی تھیں۔

ولادت

آپ کی ولادت باسعادت مدینہ طیبہ میں بعہد خلافت حضرت عمر فاروق ۱۲ھ میں ہوئی۔ آپ حضرت فاروق اعظمؓ کے حضور میں لائے گئے، انہوں نے آپ کو کھجور چبا کر گھٹی دی آپ کو نہایت خوش رو وخوبصورت دیکھ کر فرمایا خوبصورت ہے اس کا نام حسن رکھو پس آپ کا نام حسن رکھا گیا۔ حضرت عمر فاروقؓ نے آپ کے حق میں دعا فرمائی کہ اے خداوند! اس کو دین کے علم کا ماہر بنا، اور لوگوں میں محبوب کر۔

تربیت

چونکہ آپ کی والدہ ماجدہ حضرت ام المومنین ام سلمہؓ کی خادمہ تھیں۔ اس لئے آپ نے بھی ان کی آغوش عاطفت میں پرورش پائی، حالت شیر خوارگی میں اگر کبھی آپ کی والدہ صاحبہ کسی کام میں ہوتیں تو حضرت ام المومنینؓ اپنا دودھ پلاتیں جس سے آپ کی تسلی وتسکین ہو جاتی۔

دعائے امّ المومنینؓ

حضرت امّ المومنینؓ آپ کے حق میں دعا فرماتی تھیں کہ یا الہ العالمین! اسے مقتدائے خلق بنا۔ پس اللہ تعالی نے بتا ثیر دودھ مبارک حضرت امّ المومنینؓ کے آپ میں بے شمار برکتیں ظاہر فرمائیں اور ان کی دعائے خیر کی برکت سے آپ کو مقتدائے خلق کیا اور آپ کے کلام میں وہ تاثیر اور قابلیت عنایت کی کہ جو کوئی آپ کی مجلس وعظ میں آتا اگر فاسق فاجر ہوتا تائب ہوجاتا اور دنیا دار تارک دنیا اور کافر مسلمان ہو جاتا، آپ کے وعظ و نصیحت سے خلق خدا ہدایت پاتی اور گمراہی چھوڑ کر راہ راست پر آتی۔

مرتبہ تابعیت

آپ نے ایک سوتیس (۱۳۰) صحابہ کرامؓ کی زیارت کی ہے جن میں ستر اصحاب بدری تھے، علم ظاہر آپ کو صحابہؓ کی صحبت سے حاصل ہوا، آپ اکابر تابعین سے تھے۔

واقعہ توبہ

آپ زمانہ سابق میں پیشہ گوہر فروشی کرتے تھے اس وجہ سے حسن لولوی کہے جاتے تھے۔ آپ نے اس پیشہ سے بہت دولت حاصل کی تھی۔ ایک مرتبہ بغرض تجارت ملک روم میں گئے، وہاں کے وزیر سے محبت ہوگئی، ایک دن دونوں دوست گھوڑوں پر سوار ہو کر صحرا کی طرف گئے۔ وہاں دیکھا کہ ایک بہت نفیس خیمہ دیبائے رومی کا نصب ہے اور اس کے چاروں طرف مسلح فوج کھڑی ہے، انہوں نے کچھ الفاظ کہے اور چلے گئے، اس کے بعد کچھ ضعیف العمر اور پر شوکت لوگ خیمہ کے پاس آئے، اور کچھ کہہ کر چلے گئے پھر حکماء اور دبیر و منشی چار سو (۴۰۰) کی تعداد میں آئے، اور اسی طرح کہہ کر چلے گئے پھر نہایت حسین کنیزیں دوسو (۲۰۰) کے قریب آئیں اور کچھ کہہ کر چلی گئیں۔ پھر قیصر اور اس کا وزیر آئے اور خیمے میں گئے تھوڑی دیر اندر رہ کر باہر نکلے اور چلے گئے حسن لولوی کو یہ احوال دیکھ کر تعجب ہوا، آگے بڑھکر اس وزیر سے پوچھا کہ یہ کیا واقعہ ہے؟ اس نے کہا کہ قیصر کا ایک بہادر اور حسین نوجوان بیٹا کچھ عرصہ ہوا مر گیا ہے، اس کی قبر اس خیمہ کے اندر ہے، ہر سال لوگ اس کی زیارت کو آتے ہیں، اس طرح کہ پہلے مسلح فوج خیمہ کے پاس آکر کہتی ہے کہ اے شہزادہ! اگر تیری موت لڑائی سے ٹل سکتی تو ہم لڑتے اور تجھے بچا لیتے، مگر خدا سے لڑنا محال ہے، اور موت بھی اسی کا حکم ہے، اس کے بعد بزرگ معمر آکر کہتے ہیں کہ اے شہزادہ!

اگر تیری موت دعا سے ٹل سکتی تو ہم دفع کر دیتے، اس کے بعد حکماء وغیرہ کے گروہ آکر کہتے ہیں کہ اے شہزادہ! اگر حکمت و دانشمندی سے تیری موت ٹل سکتی تو ہم ٹال دیتے، اس کے بعد خوبصورت کنیزیں آکر کہتی کہ اے شہزادہ! اگر حسن و جمال سے تیری موت ٹل سکتی تو ہم ٹال دیتیں۔ پھر خود باشاہ معہ وزیر کے خیمے میں آکر کہتا ہے کہ اے بیٹا میں نے اپنی کوشش فوج اور حکما و اطبا سے کی، مگر کارخانہ خداوندی میں کچھ پیش نہ گئی، سال آئندہ تک میرا تجھ پر سلام ہو، اور پھر لوٹ جاتے ہیں، اس واقعہ کو سن کر آپ دنیا سے بیزار ہو گئے، آپ نے کل مال و اسباب اپنا راہ خدا میں لٹا دیا، یہاں تک کہ قوت یکروزہ بھی باقی نہ چھوڑا اور خلق سے بالکل کنارہ کش ہو کر گوشہ تنہائی اختیار کر لیا، اور عہد کیا ساری زندگی نہ ہنسوں گا۔

بیعت و خلافت

آپ حضرت امام المشارق والمغارب ابوالحسن علی المرتضےٰ کرم اللہ وجہہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر بیعت سے مشرف ہوئے اور خرقہ فقر پایا۔

حضرت شاہ ولایتؒ نے آپ کو وہ خرقہ خاص جو حضرت رسول اکرم ﷺ سے ان کو عطا ہوا تھا معہ کلاہ چہار ترکی کے مرحمت فرمایا، اور نعمت ظاہری و باطنی و اسرار مخفیہ الٰہیہ سے مشرف فرما کر خلافت کبریٰ سے نوازا۔

تلقین ذکر

اور ذکر کلمہ طیبہ بطریق نفی اثبات جیسا کہ حضر شاہ ولایتؓ کو حضرت رسالت مآب ﷺ سے حاصل ہوا تھا وہ آپ کو سکھایا، اور آپ کے ذریعہ سے وہ طریقہ تمام دنیا میں رائج ہوا۔

بیعت روحی

آپ کی روحی بیعت حضرت رسول خدا ﷺ اور اصحاب سبعہؓ سے تھی۔

مشائخ صحبت

اگرچہ آپ نے بہت سے صحابہ کرامؓ کی صحبتوں سے فیض اٹھایا ہے، لیکن خصوصاً حضرت انس بن مالکؓ سے آپ نے بہت فیض پایا۔ اس کے علاوہ حضرت امام حسن مجتبےٰؓ اور حضرت محمد حنفیہؒ سے بھی فیض کامل پایا۔

مولوی فقیر اللہ لاہوری حاشیہ المصفوفی احادیث الموضوع لملا علی القاریؒ پر لکھتے ہیں کہ امام سیوطیؒ نے خواجہ حسن بصریؒ کا حضرت علیؓ سے خرقہ حاصل کرنا ثابت کیا ہے اور اس مسئلہ میں ایک مستقل رسالہ لکھا ہے جس کا نام اتحاف الفرقہ بوصل الخرقہ ہے، نیز میں نے ایک ضخیم کتاب دیکھی ہے جس کا نام القول المستحسن فی فخر الحسن ہے، اس میں صحبت خواجہ حسن بصریؒ، حضرت علیؓ سے ثابت کی گئی ہے۔

اس کے علاوہ سلف سے لے کر خلف تک تمام مشائخ واولیاء کا اس پر اتفاق ہے کہ حضرت خواجہ حسن بصریؒ کو حضرتؓ سے بیعت وخلافت ہے۔

پس منصف اہل علم کے لئے اسی قدر کافی ہے، حضرت خواجہ حسن بصریؒ کی ملاقات اگرچہ تھوڑی بھی ثابت ہو تو بھی تلقین ذکر والباس خرقہ کے لیے کافی ہے۔

ریاضت ومجاہدہ

آپ ترک دنیا کرنے کے بعد ریاضات شاقہ ومجاہدات سخت میں مشغول ہوئے، سات سات روز پر روزہ افطار کرتے، اور شب وروز یاد الٰہی میں مصروف رہتے۔ لکھتے ہیں کہ ستر برس تک سوائے عذر شرعی کے آپ کا وضو نہ ٹوٹا اور آپ کبھی بے وضو نہ رہے، یہاں تک کہ مرتبہ کمال کو پہنچے اور سب سے بڑھ گئے۔

کثرت گریہ

آپ بڑے اہل درد صاحب ذوق تھے، اور خوف خدا سے بہت رویا کرتے، کثرت گریہ سے آپ کی آنکھیں کبھی خشک نہ دیکھی گئیں یہاں تک کہ روتے روتے آنکھوں میں گڑھے پڑ گئے تھے، اور بصارت کم ہوگئی اور اس درجہ ضعیف ولاغر ہو گئے تھے کہ جسم مبارک میں خون اور ہڈیوں میں گودا نہ رہا تھا۔

خشیت الٰہی

ایک روز آپ نے ایک شخص کو روتا دیکھ کر پوچھا کہ اے بھائی! تو کیوں روتا ہے؟ اس نے کہا میں محمد بن کعب قرطبیؒ کی مجلس وعظ میں گیا تھا، انہوں نے بیان کیا کہ مومنوں میں سے ایک مرد ہوگا، جو شامت گناہ سے کئی سال دوزخ میں رہے گا، میں ڈرتا ہوں کہ کہیں میں وہ مرد نہ ہوں؟

آپ نے فرمایا اے کاش وہ مرد میں ہوتا کہ بعد ہزار سال کے بھی دوزخ سے نجات ہوتی۔

ایک روز یہ حدیث پڑھی جارہی تھی کہ اخر من یخرج من النار یقال له هناد یعنی جو شخص کہ سب سے پیچھے دوزخ سے نکلے گا اس کا نام ہناد ہوگا۔ آپ روئے اور کہا کیا اچھا ہوتا کہ حسن وہ مرد ہوتا۔

کسر نفسی

ایک روز آپ اپنے عبادت خانہ کی چھت پر اس قدر روئے کہ پرنالہ سے آنسو بہہ نکلے ایک شخص اس طرف سے جارہا تھا اس پر گرے، اس نے کہا یہ پانی پاک ہے یا ناپاک؟ آپ نے فرمایا کہ اے بھائی دھوڈالو کہ یہ گنہگار کا آنسو ہے۔

یاد آخرت

ایک بار آپ ایک جنازہ کی نماز کو گئے، جب لوگ مردے کو دفن کر چکے اور قبر درست ہوئی تو آپ قبر سے لگ کر بیٹھ گئے، اور اسقدر روئے کہ قبر تر ہوگئی۔ اور فرمایا کہ دنیا کے آخر اور آخرت کے اول منزل یہی گور ہے، جیسا کہ وارد ہے القبر منزل من منازل الاخرة یعنی قبر منزل ہے منازل آخرت سے، پس کیا ناز کرتے ہو ایسے عالم پر جس کا آخر یہ ہے، اور کیوں نہیں ڈرتے اس عالم سے جس کا اول یہ ہے، اور جب اول و آخر تمہارا یہی ہے تو اے غافلو! اپنے اول و آخر کا کام درست کرو، یہ سنکر سارے لوگ جو حاضر تھے اس قدر روئے کہ بے خود ہو گئے۔

نماز استسقاء

ایک بار بصرہ میں خشک سالی واقع ہوئی، دو لاکھ آدمی نماز استسقا کے واسطے جمع ہوئے، اور ایک منبر رکھا گیا کہ آپ اس پر جا کر دعا کریں آپ نے فرمایا، اے لوگو اگر تم چاہتے ہو کہ مینہ برسے تو حسن کو بصرہ سے نکال دو۔

سبق اخلاص

آپ کا ایک مرید تھا، جب قرآن مجید سنتا بے خود ہو کر زمین پر پڑتا، آپ نے اس سے فرمایا کہ یہ کام جو تو کرتا ہے اس میں آواز کو ظاہر نہ کیا کر، کیونکہ اس سے ریاکاری معلوم ہوتی ہے۔ اور ریا سے انسان ہلاکت میں پڑ جاتا ہے، اور جب انسان پر حالت طاری نہ ہو، اور وہ ارادتاً ایسا

حالت بنادے، اور پند و نصیحت سے کچھ فائدہ حاصل نہ کرے، اور اس کو غور سے نہ سنے تو گنہگار ہوگا، پھر فرمایا جو شخص قصداً روتا ہے، دراصل وہ نہیں روتا مگر شیطان روتا ہے۔

تجرید کو پسند کرنا

ایک شخص کی نسبت آپ کو اطلاع دی گئی کہ بیس برس سے وہ نماز جماعت میں حاضر نہیں ہوا اور کسی سے اختلاط نہیں کیا، آپ اس کے پاس گئے اور فرمایا کیوں تو نماز میں نہیں آتا، اور لوگوں سے نہیں ملتا، اس نے کہا مجھے معذور رکھیے، کیونکہ میں مشغول ہوں۔ آپ نے پوچھا کس کام میں؟ اس نے کہا میں کوئی سانس نہیں لیتا مگر یہ کہ وہ ایک نعمت ہے، لیکن میری کوئی سانس معصیت سے خالی نہیں، پس میں اس نعمت کے شکر اور اس معصیت کے عذر میں مشغول ہوں، آپ نے فرمایا اے بھائی! تو اسی طرح مشغول رہ کہ تو مجھ سے بہتر ہے۔

اضطراب

کسی نے آپ سے پوچھا آپ کا کیا حال ہے فرمایا اس شخص کی حالت کیسی ہوگی کہ دریا میں ہو، اور کشتی تباہی میں پڑ کر ٹوٹ جائے، اور وہ تختے کے ٹکڑے پر رہ جائے، اس نے کہا ایک ہولناک اور سخت حالت ہوگی، فرمایا میری حالت بھی ویسی ہے۔

ایثار

ایک شخص نے آپ کی غیبت کی، آپ نے ایک طبق تازے خرمے اس کے پاس تحفہ بھیجا اور لکھا کہ میں نے سنا ہے کہ تو نے اپنے حسنات کو میرے جریدۂ اعمال میں منتقل کیا ہے میں نے چاہا کہ اس کا عوض ادا کروں، پس تو معذور رکھ کہ بدلہ ایسی بھلائی کا یہ تحفہ ہرگز نہیں ہوسکتا۔

سماع و وجد

آپ صاحب سماع تھے اور وجد کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ وجد ایک راز ہے جو دل میں رکھا گیا ہے، جب حرکت میں آتا ہے حالت وجد پیش آتی ہے اور سماع ایک داروئے خدائی ہے، جس نے اس کو ساتھ حق کے نوش کیا، اس نے راہ حق پائی اور جس نے اپنے نفس کے واسطے سنا وہ زندیق ہوا۔

مواعظ حسنہ

آپ کا کلام زیادہ تر انبیاء علیہم السلام کے کلام کے مشابہ تھا، اور سیرت و طریق میں صحابہ کرام ؓ کے اقرب تھے، آپ نے سوائے پند و نصائح کے کوئی بات نہیں کی، آپ کا معمول تھا کہ ہفتہ میں ایک بار وعظ فرماتے، آپ کا وعظ اکثر دل کے خطروں اور اعمال کی خرابیوں اور نفس کے وسوسوں و خواہشات میں سے خفیہ اور دقیق کے باب میں ہوا کرتا تھا۔

مجلس وعظ

ایک بار لوگوں نے کہا کہ آپ کی مجلس وعظ میں لوگوں کی کثرت ہوتی ہے، آپ اس سے خوش ہوتے ہیں؟ فرمایا میں کثرت سے تو خوش نہیں ہوتا ہاں اگر کوئی سوختہ محبت الہٰی ہوتا ہے تو میں اس سے خوش ہوتا ہوں۔

وعظ میں استقامت

ایک بار آپ وعظ فرما رہے تھے، ناگاہ حجاج بن یوسف ثقفی معہ اپنے خدام و درباری داخل مجلس ہوا ایک بزرگ وہاں حاضر تھے انہوں نے دل میں کہا کہ آج حسنؒ کا امتحان ہے یہاں تک کہ حجاج بیٹھ گیا، مگر آپ نے ذرا بھی اس کی پروانہ کی، اور اس طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھا، اور بدستور وعظ میں مشغول رہے، بزرگ نے کہا البتہ حسنؒ حسن ہی ہے، جب آپ وعظ سے فارغ ہوئے تو حجاج آپ کے پاس آیا، اور آپ کے دست مبارک کو بوسہ دے کر لوگوں سے کہا اگر تم چاہتے ہو کہ مرد کو دیکھو تو حسنؒ کو دیکھو۔

وعظ لوجہ اللہ

ایک بار آپ مجلس وعظ سے اٹھے تو خراسان کے ایک شخص نے پانچ ہزار درہم اور دس تھان باریک کپڑے کے آپ کی نذر کیے، اور عرض کیا کہ درہم تو خرچ کے لیے ہیں اور کپڑا پہننے کو، آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ تم کو عافیت میں رکھے یہ اٹھالو اور اپنے ہی پاس رہنے دو، ہم کو اس کی حاجت نہیں جو شخص میری اسی مجلس میں بیٹھے اور اس جیسی نذر قبول کرے تو جس روز اللہ تعالیٰ کے سامنے جاوے گا دین سے بے بہرہ جاوے گا۔

مقامات فقر

محبت فقر

آپ سنت نبویؐ اور متابعت مرتضویؓ کے سخت پابند تھے، اور جان و دل سے اس کی پیروی کرتے اور فرماتے کہ میں نے خرقہ مبارک آپ لوگوں کا پہنا ہے، مجھ پر فرض ہے کہ آپ لوگوں کی متابعت دل سے بجالاؤں تا کہ اہل خرقہ میں شمار ہوں اور فردائے قیامت میں درمیاں درویشوں کے نادم وشرمندہ نہ ہوں۔

مقام خوف

ایک بار لوگوں نے آپ سے عرض کیا کہ آپ اتنا کیوں روتے ہیں کہ اس حالت کو پہنچے، فرمایا کہ میں گنہگار ہوں، اپنے گناہوں کو یاد کر کے خوف خدا سے روتا ہوں کہتے ہیں کہ آپ پر خوف خدا اس قدر غالب تھا اگر کوئی آپ کو بیٹھا ہوا دیکھتا تو یہی معلوم ہوتا گویا مقتل میں جلاد کے سامنے بیٹھے ہیں۔

مقام ہیبت

آپ کو کبھی کسی نے ہنستا نہیں دیکھا، آپ ہمیشہ مغموم و دردمند رہتے تھے، جب ذکر خدا کہتے یا سنتے بے ہوش ہو جاتے، چہرہ پر پانی چھڑکا جاتا تو ہوش میں آتے، روتے اور کہتے یا الٰہ العالمین! حسنؒ گنہگار ہے اور تو ارحم الراحمین ہے حسن پر رحم کر اور خرقہ درویشی جو تو نے اس کو پہنایا ہے اس کی شرم رکھ لے اور درویشوں کے روبرو اس کو شرمسار نہ کر۔

مقام محبت

ایک بزرگ نے آپ سے پوچھا کہ آپ کتنے عرصہ میں مقام محبت پر پہنچے، فرمایا تین دن میں۔ پہلے روز دنیا کو ترک کیا، دوسرے روز آخرت کو، تیسرے روز مقام محبت پر پہنچ گیا۔

فنا و نیستی

ایک بار آپ نے خادم سے فرمایا کہ میرے افطار کے واسطے روٹی اور کباب ماہی بازار سے لے آ، خادم لے آیا، اور افطار کے وقت آپ کے سامنے رکھا، آپ نے دیکھ کر فرمایا کہ فقیر

کو طعام لذیذ سے کیا نسبت؟ خادم نے عرض کیا کہ آپ ہی نے حکم دیا تھا، یہ سن کر آپ اس قدر روئے کہ بے ہوش ہو گئے۔ جب ہوش آیا تو کہنے لگے یا الٰہ العالمین حسنؒ سے بڑی خطا ہوئی، تو اس کی خطا سے درگزر کر، اور اس کا نام دفتر درویشاں سے محومت کر، بعد اس کے چالیس روز تک کچھ نہ کھایا، اور برابر گریہ وزاری میں رہے، ندا آئی کہ اے حسنؒ میں نے تیری خطا بخش دی، لیکن شکستگی مت چھوڑ کہ میں شکستگی کو دوست رکھتا ہوں، اور میری درگاہ عالی میں شکستگی کی بڑی قدر ہے۔

کرامات

پانی کا جاری ہونا

ایک بار آپ ایک جماعت کے ساتھ حج کو تشریف لے جا رہے تھے، راستہ میں سب کو پیاس نے بے قرار کیا، جنگل میں پانی کا نام و نشان نہ تھا، آخر بہزار جستجو ایک کنواں ملا جس پر ڈول رسی کوئی نہیں تھی سب پریشان ہو گئے، آپ نے فرمایا ذرا توقف کرو، ابھی پانی اوپر آجاتا ہے، آپ وہیں نماز پڑھنے میں مشغول ہو گئے، اسی وقت پانی کناروں سے نکل آیا سب نے سیر ہو کر پیا، ایک حریص نے مشکیزہ بھر لیا، اسی وقت پانی نیچے چلا گیا، آپ نے فرمایا اگر حرص نہ کرتے تو پانی کناروں تک ہی رہتا۔

تصرف فی الاشیاء

ایک بار سفر حج میں آپ کو ایک جگہ سے کچھ کھجوریں دستیاب ہوئیں۔ آپ نے اپنے ساتھیوں میں بانٹ دیں، جب انہوں نے کھائیں تو ان کی گھٹلیاں سونے کی تھیں۔ سب نے ان کو فروخت کر کے سامان سفر خریدا اور بقیہ زر مدینہ منورہ میں جا کر خیرات کیا۔

طے ارض

شیخ ابو عمروؒ قاری قرآن مجید کا درس دیا کرتے تھے کسی گناہ کے باعث قرآن کو بھول گئے یہی ماجرا حضور کے آگے عرض کیا، آپ نے فرمایا تم مکہ مکرمہ جاؤ، وہاں حج کر کے مسجد خیف میں جانا وہاں ایک بزرگ گوشہ نشین ہوں گے، ان سے دعا کروانا، چنانچہ وہ وہاں گئے اکثر لوگ وہاں جمع تھے۔ پھر ایک بزرگ اجنبی آئے، سب نے ان کی تعظیم کی، تھوڑی دیر کے بعد سب لوگ چلے گئے، صرف وہی بزرگ رہ گئے جو گوشہ نشین تھے، ابو عمروؒ نے اپنا حال بیان کیا، انہوں نے دعا کی تو

پھر قرآن مجید ان کو یاد ہو گیا، پھر پوچھا کہ ہمارا پتہ تم کو کس نے دیا، کہا خواجہ حسن بصریؒ نے، اس بزرگ نے فرمایا کہ اس نے میرا پردہ فاش کیا میں اس کا راز ظاہر کرتا ہوں، وہ وہی شخص تھا جو سب سے پہلے یہاں آیا اور سب نے اس کی تعظیم کی، وہ روزانہ نماز ظہر کے بعد یہاں آتے ہیں اور ہم سے گفتگو کر کے عصر کو بصرہ پہنچ جاتے ہیں، پھر فرمایا جس کا امام حسن بصریؒ ہو اس کو دوسرے کی کیا ضرورت ہے۔

تاثیر زبان

آپ کے پڑوس میں شمعون نامی آتش پرست رہتا تھا، جب اس کا وقت وفات قریب آیا تو آپ عیادت کو گئے اور فرمایا اے شمعون! تو نے ستر سال آگ کی پرستش کی ہے لیکن اب بھی اگر تو آگ میں گرے تو وہ تجھے جلا دیوے اور تیرا کچھ لحاظ نہ کرے، اور میں نے ایک اللہ کی پرستش کی ہے دیکھ آگ مجھے کچھ گزند نہیں پہنچا سکتی، یہ کہہ کر آپ نے آگ میں ہاتھ ڈال دیا، اس کو ذرا بھی کچھ نہ ہوا، پھر فرمایا اے شمعون تو اسلام قبول کر لے، اس کے سینہ میں نور اسلام چمکا، اور کہنے لگا کہ اگر آپ مجھے سند نجات اپنے دستخط سے لکھ دیویں تو میں اسلام قبول کرتا ہوں۔ چنانچہ آپ نے اس کو مغفرت کی سند تحریر کر دی، اور بصرہ کے اکابر عادلین کی مہریں بھی اس پر ثبت کروائیں، آخر وہ اسلام قبول کر کے فوت ہو گیا، مرتے وقت وصیت کی کہ یہ سند میرے کفن میں رکھنا، چنانچہ ایسا ہی کیا گیا، بعد وفات آپ نے اس کو خواب میں دیکھا کہ نہایت قیمتی لباس اور تاج مرصع پہنے ہوئے بہشت میں سیر کر رہا ہے، پوچھا کیا گزری؟ اس نے کہا کہ آپ کی سند تحریری کے طفیل اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا، اب آپ اپنا اقرار نامہ لیجئے، جس وقت آپ بیدار ہوئے تو وہ اقرار نامہ اپنے ہاتھ میں پایا۔

جنات کا مستفیض ہونا

شیخ عبداللہؒ کہتے ہیں کہ میں ایک روز جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی غرض سے علی الصبح اٹھا، جب آپ کی مسجد کے دروازے پر گیا تو دروازہ اندر سے بند پایا، آپ دعا مانگ رہے تھے اور لوگ آمین کہہ رہے تھے، میں نے خیال کیا کہ آپ کے احباب یہاں موجود ہیں، پس میں نے تھوڑا توقف کیا یہاں تک کہ صبح ہو گئی، میں نے دروازہ پر ہاتھ رکھا، دروازہ کھل گیا، دیکھا کہ آپ تن تنہا ہیں، اور ان لوگوں میں سے جو موجود تھے کوئی بھی نہیں ہے، اس سے مجھے سخت حیرت ہوئی،

جب میں نماز سے فارغ ہوا تو آپ سے عرض کیا کہ خدا کے واسطے مجھے اس حال سے آگاہ کیجئے، آپ نے فرمایا کہ کسی سے مت کہنا، ہر شب جمعہ کو میرے پاس جن و پریاں آتی ہیں، میں ان کو وعظ سناتا اور دین کی باتیں بتاتا ہوں، پھر دعا کرتا ہوں وہ آمین کہتے ہیں۔

کشف قبور

ایک روز آپ ایک جماعت کے ساتھ ایک قبرستان سے گذرے، فرمایا اس قبرستان میں ایسے لوگ مدفون ہیں کہ ان کا سر ہمت آٹھوں بہشتوں کے ناز و نعمت پر نہیں جھکا اور انہوں نے کچھ توجہ نہیں کی، لیکن ان کی خاک کے ساتھ ایسی حسرت ملی ہوئی ہے کہ اگر اس کا ایک ذرہ آسمانوں کے سامنے پیش کیا جائے تو سب مارے خوف کے گر پڑیں۔

امداد غیبی

منقول ہے کہ جب آپ حجاج بن یوسف ثقفی کے سامنے جاتے تو آیت شریف وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ (المومن) پڑھ کر تشریف لے جاتے، حجاج قسمیہ بیان کرتا تھا کہ میں کبھی کسی شخص سے ایسا نہیں ڈرا جیسا کہ حضور سے ڈرتا تھا، جب آپ کی شکل مجھے نظر آتی تھی تو میرے اندام پر لرزہ پڑ جاتا تھا، میں دیکھتا تھا کہ دو شیر آپ کے ساتھ آتے تھے اور مجھ پر حملہ کرنا چاہتے تھے۔ آپ ان کو روکتے تھے۔

قبولیت دعا

منقول ہے کہ ایک خارجی آپ کی مجلس میں آ کر بہت اذیت دیا کرتا۔ ایک دن تمام اہل مجلس اس سے تنگ آگئے اور اس کے حق میں سزا کے خواستگار ہوئے، آپ نے دعا فرمائی، اے پروردگار! اس شخص کے شر سے ہم کو بچا، جب لوگوں نے خبر لی تو وہ مر چکا تھا۔

عملیات

برائے زخم چشم

آپ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے اوپر یا اپنے مال پر نظر لگنے کا وہم کرے تو وہ اس آیت شریف کو پڑھکر تین بار دم کر دیوے، آیت یہ ہے وَ اِنْ یَّكَادُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَكَ

بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ۝ (القلم) اور اگر کسی کو کوئی چیز پسند آوے اور وہ مال ہو یا اولاد یا زوجہ یا مکان یا باغ ہو یا اس کے سوا کوئی اور چیز ہو تو اسی وقت یہ کہے ماشاءاللہ لاقوۃ الا باللہ اس کے کہنے سے حق تعالیٰ نظر کی تاثیر سے محفوظ رکھتا ہے۔ اور اگر کوئی جانے کہ میری نظر بڑی سخت ہے تو وہ کسی چیز کو دیکھا نہ کرے۔ اور اگر کسی چیز پر نظر پڑ جائے تو کہے اللّٰھم بارک علیہ اس کی برکت سے نظر اثر نہ کرے گی۔

برائے حصول تقویٰ

آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص نماز عشا کے بعد یہ آیت شریف پانچ مرتبہ پڑھا کرے اللہ تعالیٰ اس کو متقیوں کے زمرہ سے کر دے گا، اور وہ ہمیشہ بہشت میں رہے گا، انشاءاللہ، آیت یہ ہے

فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ۝ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ۝ (الفجر)

برائے دفع بلیات

آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس دعا کو ہر نماز عشا کے بعد سات مرتبہ پڑھا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو تمام بلیات سے محفوظ رکھے گا، اور حق تعالیٰ کے عجائب وغرائب بہت دیکھے گا۔ اور اس کو کوئی غم واندوہ نہ ہوگا، انشاءاللہ تعالیٰ، دعا یہ ہے، نادعليا مظهر العجائب و الغرائب تجده عونالكفي النوائب كل هم وغم سينجلى بنبوتك يا محمد يا محمد وبولايتك يا علي يا علي يا علي۔

برائے زیارت نبوی

آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص چار رکعت نفل پڑھے، ہر رکعت میں سورہ الضحیٰ۔ انشراح۔ القدر۔ الزلزال ایک ایک بار، پھر سلام کے بعد استغفار سو مرتبہ پڑھے، پھر درود شریف سو مرتبہ پڑھے، پھر لا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم سو مرتبہ پڑھے، ایسا کرنے سے خواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوگا، انشاءاللہ تعالیٰ۔

کلمات طیبات

مناجات

آپ مناجات فرمایا کرتے تھے کہ ''الٰہی تو نے مجھے نعمت دی میں اس کا شکر بجا نہ لایا، اور تو

نے بلا بھیجی میں نے اس پر صبر نہ کیا، پس تو نے اس سبب سے کہ میں نے شکر نہ کیا، اپنی دی ہوئی نعمت مجھ سے واپس نہ لی، اور اسی سبب سے کہ میں نے صبر نہ کیا تو نے بلا کو ہمیشہ کے لئے مجھ پر مسلط نہیں رکھا، الٰہی تجھ سے سوائے فضل و کرم کے اور کچھ ظاہر نہیں ہوتا''

قرآن

فرمایا کل صحیفے ایک سو چار کی تعداد میں مختلف انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوئے، ان کا خلاصہ توریت زبور، انجیل میں ہے اور ان تینوں کا خلاصہ قرآن مجید میں ہے اور اس کا خلاصہ سورۃ فاتحہ میں ہے، اور اس کا خلاصہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں ہے فرمایا، جو لوگ تم سے پہلے تھے انہوں نے اس کتاب کی قدر جانی جو اللہ تعالیٰ سے ان کو پہنچی تھی، رات کو اس پر غور کرتے، اور دن کو اسے عمل میں لاتے تم نے اس کو درست کیا، مگر اس پر عمل کرنا چھوڑ دیا، اور باوجودیکہ اس کے اعراب اور حروف درست کر چکے ہو، پھر دنیا کی کتاب کی درستگی میں مشغول ہو۔

نماز: فرمایا۔ جو نماز کہ حضور دل سے نہ ہو وہ نزدیک تر عقوبت کے ہے۔

خشوع: لوگوں نے پوچھا کہ خشوع کیا ہے، فرمایا خوف خدا جو ہر وقت دل سے لگا رہے۔

تہجد: ایک شخص نے پوچھا تہجد گزار شخصوں کے چہرے اچھے کیوں ہوتے ہیں، فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تنہائی میں ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو اپنے نور سے نور پہناتا ہے

علم: فرمایا حلم علم کا وزیر ہے اور نرمی اس کا باپ ہے اور تواضع اس کا لباس۔

علم و عمل وقناعت: فرمایا، مرد کو چاہیئے علم نافع، اور عمل کامل ساتھ اخلاص کے۔

اہل ہوا: فرمایا اہل ہوا سے نہ جدل کرو، نہ ان کے پاس بیٹھو، اور نہ ان کا قول سنو۔

اخوت: فرمایا۔ میرے نزدیک برادران دینی بیوی اور بچوں سے زیادہ عزیز ہیں، اس لئے کہ وہ دین کے یار ہیں، اور بیوی بچے دنیا کے یار اور دین کے دشمن، آدمی جو کچھ کہ اپنی ذات اور اپنے ماں باپ کے کھانے کپڑے میں خرچ کرتا ہے اس کا حساب دینا ہوگا، مگر مہمان اور دوستوں کے کھانے کا حساب نہ ہوگا۔

کمال کے معترف

۱۔ بلال بن ابی بردہ کہا کرتے تھے کہ میں حسنؒ سے زیادہ کسی کو صحابہؓ سے زیادہ مشابہ نہیں پایا۔

۲۔ حمید بن ہلالؒ نے بیان کیا کہ ہم سے ابو قتادہؒ نے کہا کہ اس شیخ یعنی حسن بصریؒ کی تعظیم کیا کرو، میں نے ان کی رائے سے زیادہ کسی کی رائے کو حضرت عمرؓ کی رائے سے زیادہ مشابہ نہیں پایا۔

۳۔ حفص بن غیاثؒ کہتے ہیں کہ میں نے اعمشؒ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ حسنؒ حکمت کی باتوں کو یاد کرتے رہے یہاں تک کہ ان کو بیان کرنے لگے۔

۴۔ جب آپ کا ذکر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے نزدیک ہوتا تو وہ فرماتے کہ حسنؒ کا کلام انبیاء علیہم السلام کے کلام کے مشابہ ہے۔

۵۔ امام ذہبیؒ لکھتے ہیں کہ وعظ وتذکیر میں حسن بصریؒ مقتدائے قوم ہیں۔

واقعہ وفات

منقول ہے کہ آپ اپنی وفات کے وقت ہنسے، حالانکہ تمام عمر آپ کو کسی نے ہنستے نہیں دیکھا، اور فرمایا کونسا گناہ؟ اور جاں بحق تسلیم ہوئے، ایک بزرگ نے آپ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ آپ زندگی کی حالت میں تو کبھی نہ ہنسے، جان کنی کے وقت ہنسنے کا کیا سبب تھا؟ فرمایا میں نے ایک آواز سنی تھی کہ اے ملک الموت! سختی کر کہ ابھی اس کا ایک گناہ باقی ہے، مجھے اس خوشی میں ہنسی آگئی، میں نے پوچھا کون سا گناہ؟ اور جان دے دی۔

ندائے غیبی

جس روز آپ نے وفات پائی، غیب سے ایک آواز آئی جو سب نے سنی اللہ اصطفیٰ آدم و نوحا وال ابراھیم وال حسن اور اسی شب کو ایک بزرگ نے خواب دیکھا کہ دروازے آسمان کے کھلے ہیں اور منادی ندا کرتا ہے کہ حسن بصریؒ خدا سے ملا اور خدا اس سے راضی وخوش ہوا۔

تاریخ وفات

حضرت خواجہ حسن بصریؒ کی وفات بقول صاحب سیر الاقطاب وسفینۃ الاولیا بتاریخ چہارم محرم الحرام ۱۱۱ھ بمطابق ۷۲۹ء میں بعہد خلافت ہشام بن عبدالملک بن مروان خلیفہ اموی کے ہوئی۔

مدفن پاک

آپ کا مزار پرانوار بصرہ سے نو میل بطرف مغرب بمقام زبیر واقع ہے، گنبد بنا ہوا ہے، روضہ شریف کا دروازہ ہر جمعرات کو کھلتا ہے۔

﴿دوسری فصل﴾

حالات حضرت شیخ حبیب عجمی رحمتہ اللہ علیہ

اوصاف جمیلہ

آپ مخدوم العارفین، بحرالمتجرین، برہان الحق والدین، سلطان الراشدین، ملجاء المحققین، ماواء العابدین، صاحب عبادات وریاضات، اہل یقین وکمالات، صدق وصفا میں یکتا اور جود وسخا میں بے ہمتا، ہمت ومروت میں درجہ بلند اور خوارق وکرامات میں پایہ ارجمند رکھتے تھے، آپ حضرت خواجہ امام حسن بصریؒ کے مرید وخلیفہ اکبر وجانشین اعظم تھے۔

نام ونسب

آپ کا نام حبیب تھا، اور کنیت ابومحمد، ابونصر تھی آپ کے والد بزرگوار کا نام شیخ محمد تھا۔ اور وطن اصلی فارس تھا، اس لئے عجمی کہے جاتے تھے۔

واقعہ توبہ

آپ پہلے مالدار تھے اور اپنا مال سود پر لگاتے تھے اور ہر روز قرضداروں سے تقاضے کو جاتے، جس سے کچھ پانا ہوتا جب تک وصول نہ کرلیتے نہ ٹلتے، اسی طرح ایک دن گوشت اور آٹا سود میں کہیں سے لائے اور ہانڈی پکائی، ایک سائل نے آکر سوال کیا تو آپ نے اس کو جھڑک کر نکال دیا، جب ہانڈی میں دیکھا تو سب خون تھا آپ کی بیوی نے کہا، دیکھو حبیب تمہاری شومئ اعمال یہ رنگ لائی اسی وقت آپ کے دل میں دنیا سے نفرت ہوگئی اور بیوی سے فرمایا تو گواہ رہ کہ میں نے برے کاموں سے توبہ کی اور غایت اضطراب سے تمام رات نہ سوئے۔

بیعت وخلافت

دوسرے دن جمعہ کے روز آپ حضرت خواجہ امام ابوسعید حسن بصریؒ کی خدمت میں گئے اور ان کے دست حق پرست پر توبہ کرکے بیعت کی اور خرقہ خلافت حاصل کیا۔

بیعت روحی

کتاب آئینہ تصوف میں ہے کہ روحی بیعت آپ کو حضرت رسول اللہ ﷺ اور حضرت

85111

علی المرتضےؓ اور خواجہ کمیل بن زیادؒ اور خواجہ اویس قرنیؒ سے حاصل تھی۔

ایثار

آپ نے جو کچھ کسی سے لینا تھا سب راہ مولا بخش دیا، ایک دن دیکھا کہ ایک قرضدار آپ کو دیکھ کر بھاگ رہا ہے، آپ نے اس کو آواز دی اور فرمایا مت بھاگو، اب مجھی کو تم لوگوں سے بھاگنا ہے، پھر آپ نے منادی کرادی کہ جس کے ذمہ میرا قرض ہو وہ آ کر اپنی دستاویز واپس لے جاوے، جب قرضدار لوگ آئے آپ نے سب کی دستاویزیں واپس کر دیں اور سارا مال و اسباب جو جمع کیا تھا سب خدا کی راہ میں لٹا دیا اور ایک درہم تک اپنے پاس نہ رکھا۔

عبادت

پھر آپ نے دریائے فرات کے کنارے ایک عبادت خانہ تیار کیا اور عبادت الٰہی میں مشغول ہوئے، دن کو حضرت خواجہ شیخ حسن بصریؒ سے جا کر علم سیکھتے اور رات کو عبادت کرتے۔

ریاضت

آپ کے نفس نے سات برس تک گوشت کی آرزو کی مگر آپ نے نہ دیا، جب نفس نے زیادہ مجبور کیا تو آپ قیمت لے کر بازار گئے، اور کباب اور روٹی خریدی، راستہ میں ایک لڑکا ملا، آپ نے پوچھا تو کس کا لڑکا ہے اس نے کہا میرا باپ مر گیا ہے آپ نے وہ کباب روٹی اسکو دے دی اور نفس کی خاطر کرنے پر بہت افسوس کیا۔

ترک دنیا

آپ دنیا سے بالکل کنارہ کش ہو گئے اور یکسو ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہوئے، یہاں تک کہ بزرگان مستجاب الدعوات سے ہوئے اور آپ کی دعا سے بہت لوگ اپنی مراد کو پہنچے۔

توکل

آپ کا مکان شہر بصرہ کے چوراہے پر واقع تھا، آپ کے پاس ایک پوستین تھی جس کو برابر پہنے رہتے تھے، ایک روز آپ پوستین راہ میں چھوڑ کر غسل کرنے چلے گئے، اتفاقاً حضرت خواجہ حسن

بصریؒ وہاں پہنچے اور پوستین کو سرراہ دیکھ کر وہاں ٹھہرے رہے تا کہ پوستین کوئی اٹھا نہ لے جائے جب آپ واپس آئے تو سلام کیا اور کہا امام المسلمین آپ یہاں کیوں کھڑے ہیں، حضرت حسنؒ نے فرمایا تم نہیں جانتے کہ پوستین یہاں چھوڑ کر چلے گئے تھے، اگر کوئی لے جاتا تو کیا ہوتا، تم کس کے بھروسہ پر یہاں چھوڑ گئے تھے، آپ نے کہا اس کے بھروسہ پر جس نے آپ کو اس کا نگہبان بنایا۔

رقت قلب

جب لوگ آپ کے سامنے قرآن مجید پڑھتے تو آپ نہایت اضطراب کے ساتھ روتے لوگوں نے کہا آپ عجمی ہیں اور قرآن مجید عربی ہے، رونے کی وجہ کیا ہے آپ نے فرمایا میری زبان عجمی ہے لیکن میرا دل عربی ہے۔

مقامات فقر

مقام محبت

ایک درویش نے آپ کو مرتبہ عظیم و بزرگ پر دیکھ کر پوچھا کہ آپ تو عجمی ہیں، اس درجہ پر کس طرح پہنچے آواز آئی ہاں عجمی ہے لیکن حبیب ہے۔

مقام رضا

ایک روز آپ اپنے عبادت خانے میں نماز مغرب پڑھ رہے تھے، پیچھے سے حضرت خواجہ حسن بصریؒ تشریف لائے، سنا کر آپ الحمد کی بجائے حطی کو الھمد یعنی ہائے ہوز سے پڑھتے ہیں، حضرت خواجہ نے اس خیال سے کہ یہ قرآن مجید غلط پڑھ رہے ہیں آپ کے پیچھے نماز نہ پڑھی علیحدہ ادا کی، اسی شب کو خواجہ حسنؒ نے حق سبحانہ وتعالیٰ کو خواب میں دیکھا، پوچھا اے پروردگار تیری رضا کس چیز میں ہے؟ خطاب ہوا اے حسنؒ تو نے میری رضا پائی تھی مگر اس کی قدر نہ جانی، عرض کیا یا الہ العالمین! وہ کیا بات تھی؟ ارشاد ہوا کہ حبیب کے پیچھے نماز پڑھنی، اس لئے وہ تیری ساری نمازوں سے افضل تھی، لیکن تو الحمد کی عبارت کی درستی کے خیال میں رہا اور نیت کی درستی کا لحاظ نہ کیا۔

مسئلہ عجیبہ

ایک روز حضرت امام احمد بن حنبلؒ اور حضرت امام شافعیؒ بیٹھے ہوئے تھے، آپ وہاں جا

نکلے، امام احمدؒ نے کہا کہ ہم ان سے کچھ سوال کریں گے، امام شافعیؒ نے کہا۔ یہ ایک عجیب قوم واصلان حق سے ہیں ان کا مسلک جداگانہ ہے، ان سے ایسا نہیں کرنا چاہئے، مگر جب آپ نزدیک آئے تو امام احمدؒ نے پوچھا کہ اے حبیب! آپ ایسے شخص کے بارہ میں کیا فرماتے ہیں جس کی پانچوں نمازوں میں سے ایک نماز قضا ہوگئی اور وہ نہیں جانتا کہ وہ کونسی نماز ہے، اس کو کیا کرنا چاہئے، فرمایا ایسے شخص کا دل خدا سے غافل ہے اس کو ادب کرنا چاہئے، اور پانچوں وقت کی نماز قضا کرنا چاہئے امام احمدؒ یہ جواب سن کر حیران رہ گئے، امام شافعیؒ نے فرمایا، کیا میں نے آپ سے نہ کہا تھا کہ آپ ان لوگوں سے سوال نہ کیجئے۔

کرامات

کتاب آئینہ تصوف میں ہے کہ پچیس خوارق وکرامات آپ سے ظہور میں آئے۔ ان میں سے بعض درج ذیل ہیں۔

استجابت دعا

ایک روز ایک عورت روتی ہوئی آپ کے پاس آئی اور کہا کہ میرا لڑکا گم ہوگیا ہے، خدا کے واسطے دعا کیجئے کہ میرا لڑکا مل جائے۔ آپ نے پوچھا تیرے پاس کچھ نقد ہے۔ اس نے کہا دو درہم ہیں آپ نے اس سے لے کر فقیروں کو خیرات کردیئے اور دعا کی اور فرمایا جا تیرا بیٹا آگیا عورت نے جا کر اپنے بیٹے کو پایا، اور اس سے حال پوچھا، اس نے کہا میں شہر کرمان میں تھا، استاد نے مجھے گوشت لانے بازار بھیجا تھا، میں گوشت لے کر واپس آرہا تھا کہ مجھے ہوا نے اڑادیا، اور میں نے ایک آواز سنی کہ اے ہوا حبیب کی دعا اور دو درہم کی خیرات کی برکت سے تو اس کے گھر پہنچادے پس مجھے ہوا نے پہنچادیا۔

فتوح غیبی

اوائل حال میں ایک روز آپ کی اہلیہ محترمہ نے افلاس سے تنگ آکر کہا کہ آپ کچھ مزدوری کریں تاکہ کھانے اور کپڑے کا کچھ انتظام ہوسکے۔ آپ جا کر عبادت میں مشغول ہوئے۔ رات کو آئے بیوی صاحبہ نے پوچھا۔ آپ نے فرمایا کل مزدوری ملے گی۔ دوسرے دن بھی عبادت میں ہی رہے، اور گھر میں کہا میں جس کی مزدوری کرتا ہوں وہ بڑا فیاض وکریم ہے،

مجھے اس سے مانگتے شرم آتی ہے، وہ خود ہی دس دن کے بعد دے دے گا، بیوی صاحبہ خاموش ہو رہیں، پس آپ روزانہ جا کر عبادت میں مشغول ہوتے، جب دس روز پورے ہوئے تو آپ بوجہ شرمندگی کے اندھیرے اندھیرے گھر میں آئے اور خیال کیا تھا کہ آج عذر کروں گا، دروازہ پر پہنچتے ہی طعام کی خوشبو آپ کے دماغ میں پہنچی، بیوی صاحبہ سے پوچھا کہ یہ کہاں سے آیا ہے، انہوں نے کہا کہ ایک جوان خوبصورت ایک بوری آٹا اور ایک بکری کا بچہ اور گھی و شہد اور تین سو درہم کی تھیلی لے کر آیا تھا اور کہتا تھا کہ یہ اس نے بھیجے ہیں کہ حبیب جن کی مزدوری کرتے ہیں، ان سے کہہ دینا کہ اپنے کام میں ترقی کریں، میں مزدوری بڑھاتا رہوں گا۔

وجود کا غائب ہونا

ایک بار حضرت خواجہ حسن بصریؒ حجاج بن یوسف ثقفی کے پیادوں سے بھاگ کر آپ کے عبادت خانے میں پوشیدہ ہوئے، پیادوں نے آکر پوچھا تو آپ نے فرمایا اندر سے تلاش کرو، انہوں نے ہر چند تلاش کیا مگر ان کو نہ پایا، آخر مجبور ہو کر چلے گئے، حضرت خواجہؒ فرماتے ہیں کہ انہوں نے سات بار مجھ پر ہاتھ رکھا لیکن ان کو کچھ نظر نہ آیا، آخر حضرت خواجہؒ نے آپ سے کہا کہ اے حبیب! تم نے استادی کا بھی لحاظ نہ کیا اور میرا پتہ بتادیا، آپ نے فرمایا اے استاد میرے سچ نے آپ کو بچالیا، اگر میں جھوٹ بولتا تو ضرور آپ گرفتار ہو جاتے اور میں نے دو بار آیۃ الکرسی اور دس بار سورۂ اخلاص اور دس بار امن الرسول پڑھکر درگاہ الٰہی میں عرض کی تھی کہ اے اللہ میں نے حضرت خواجہ حسنؒ کو تیرے سپرد کیا تو ان کی نگہبانی کر۔

کلمات طیبات

آپ گوشہ میں بیٹھ کر مناجات کرتے اور کہتے الٰہی! جو تیرے ساتھ خوش نہیں ہے اس کو کوئی خوشی نصیب نہ ہو اور جس کو تجھ سے انس نہیں ہے اس کو کسی سے انس نہ ہو۔

رضا

لوگوں نے کہا آپ گوشہ میں بیٹھتے ہیں اور کاروبار دنیوی سے بالکل دستبردار ہیں، فرمایئے کہ رضا کس چیز میں ہے؟ فرمایا ایسے دل میں ہے جو نفاق کے غبار سے بالکل صاف ہو، اس سبب سے کہ نفاق خلاف وفاق ہے اور رضا عین وفاق اور محبت کو نفاق کے ساتھ کچھ تعلق نہیں اور اس کا محل رضا ہے، پس، رضا دوستوں کی صفت ہے اور نفاق دشمنوں کی صفت ہے۔

کمال کے معترف

۱۔ ازالۃ الخفا میں ہے کہ شیخ معتمرؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے خواجہ حسن بصریؒ سے زیادہ کسی کو عبادت گذار اور شیخ حبیب عجمیؒ سے زیادہ کسی کو صاحب یقین نہیں دیکھا۔

۲۔ کشف المحجوب میں ہے کہ طریقت کے جوانمرد اور شریعت میں قائم شیخ حبیب عجمی مردوں میں مرتبہ عظیم رکھتے تھے۔

واقعہ وفات

آپ کو اختلاج قلب کا مرض لاحق ہوا، چار پانچ گھڑی تک بے چینی محسوس رہی، شام کے وقت نزع کی حالت طاری ہوئی اللہ ربی اللہ ربی کی صدر بلند تھی۔

آخری وصیت

اس موقعہ پر ایک مرید کو اشارے سے قریب بلایا، اور فرمایا طالبین سے کہدو کہ جب رات کو بستر پر لیٹا کریں تو اس بات پر غور کیا کریں کہ آج کتنی نیکیاں ہوئیں اور کتنی بدیاں، اس کے بعد کلمہ طیبہ پڑھ کر واصل الی اللہ ہوئے۔

ندائے غیب

آپ کی وفات کے بعد آسمان سے ندا آئی کہ اے زمین! حبیب واصل بحق ہوا اور حق اس سے راضی ہوا۔

تاریخ وفات

حضرت شیخ حبیب عجمیؒ کی وفات بقول صاحب مسالک السالکین و تاریخ الاولیا وتحفۃ الابرار بتاریخ سوم ماہ ربیع الآخر ۱۵۶ھ مطابق ۷۷۲ء میں بعہد خلافت ابوجعفر منصور بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباسؓ کے ہوئی۔

مدفن پاک

کا مزار پرانوار بغداد شریف میں ہے۔

﴿تیسری فصل﴾

حالات حضرت شیخ داؤد طائی رحمتہ اللہ علیہ

اوصاف جمیلہ

آپ وارث الانبیاء والمرسلین، کاشف اسرار رب العالمین، حجتہ العارفین، فخر السالکین، امام الموحدین، تاج الزاہدین، سیاح صحرائے طریقت، غوّاص دریائے حقیقت اور تقویٰ و پرہیز گاری میں درجہ کامل رکھتے تھے، حضرت خواجہ شیخ حبیب عجمیؒ کے مرید و خلیفہ اکبر و جانشین اعظم تھے۔

نام ونسب

آپ کا اسم گرامی داؤد تھا اور کنیت ابوسلیمان تھی۔ والد بزرگوار کا نام شیخ نصیر تھا، بنو طے سے تھے، اس لئے طائی کہے جاتے تھے، وطن آپ کا کوفہ تھا اور کپڑے کے تاجر تھے۔

تحصیل علوم

آپ نے انواع علوم میں کمال حاصل کیا، معقول ومنقول سے فارغ ہوئے۔ کئی مشائخ سے سندیں حاصل کیں۔

علم حدیث

آپنے امام اعمشؒ اور ابن ابی یعلےٰ سے حدیث سنی اور بہت سی احادیث ان سے کتابت کیں، فن قراءت بھی امام اعمش سے حاصل کیا۔

علم فقہ

تحصیل حدیث کے بعد آپ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابتؒ کی صحبت میں داخل ہوئے اور بیس سال تک ان کی شاگردی میں رہ کر علم فقہ و کمال تحصیل کیا اور فقیہ الفقہا ہوئے۔

تدوین فقہ

آپ اس درجہ کو پہنچے کہ امام اعظمؒ کے اصحاب میں کسی کو آپ پر تقدم حاصل نہیں تھا، یہاں

تک کہ جب صاحبینؒ کو کسی مسئلہ میں باہم اختلاف ہوتا تو وہ آپ کو اپنا منصف مقرر کرتے تھے، تمام فقہائے حنفیہ آپ کے تفقہہ اور اجتہاد کے قائل ہیں، آپ تدوین فقہ میں امام صاحبؒ کے شریک تھے۔

واقعہ توبہ

آپ نے ایک دن کسی نوحہ گر سے یہ شعر سنا۔

بانتی حدیک تبدی البلا وائی عینک ماذاسالا

یعنی وہ کونسا تیرا چہرہ ہے جو خاک میں نہیں رلا؟ وہ کونسی تیری آنکھ ہے جو خاک میں نہ بہی؟ یہ سنتے ہی آپ بے قرار و بے خود ہو گئے اور بالکل صبر و قرار ہاتھ سے کھو بیٹھے اور اسی حالت بے قراری میں حضرت امام ابو حنیفہؒ کی خدمت میں درس کے واسطے گئے۔ امام صاحبؒ نے آپ کی حالت متغیر دیکھ کر فرمایا کہ تجھے کیا ہو گیا ہے؟ آپ نے کیفیت واقعہ بیان کر کے کہا کہ میرا دل دنیا کی طرف سے سرد ہو گیا ہے۔ اور ایک ایسی چیز میرے دل میں پیدا ہوئی ہے کہ میں اس کی طرف راہ نہیں پاتا اور نہ وہ کسی فتوے میں آتی ہے، امام صاحبؒ نے فرمایا کہ تو خلق سے روگردانی کر لے، آپ نے ویسا ہی کیا، اور اپنے گھر میں معتکف ہوئے، جب کچھ روز گزرے امام صاحبؒ آپ کے پاس آئے اور فرمایا یہ کام کی بات نہیں کہ تو گھر میں بیٹھا رہے؛ کام کی بات یہ ہے کہ تو ائمہ کی مجلس میں بیٹھے اور نا معلوم باتیں صبر و سکون سے سنے اور خود چپ چاپ رہے اور اس میں غور و فکر کرے تاکہ مسائل کی باریکیاں تجھے اچھی طرح نظر آویں۔ پس آپ ایک سال تک مجلس ائمہ میں جاتے رہے، اور صبر و سکوت سے ان کی حکمت آمیز باتیں سنتے اور اس میں غور و خوض کرتے رہتے جب ایک برس تمام ہوا تو آپ نے کہا کہ اس ایک برس کے صبر سے وہ کام انجام کو پہنچا جو تیس سال میں انجام پاتا۔

بیعت و خلافت

پھر آپ حضرت خواجہ شیخ ابو محمد حبیب عجمیؒ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہو کر بیعت ہوئے اور خرقہ خلافت حاصل کیا۔

بیعت روحی

آپ کو روحی بیعت حضرت رسول اکرم ﷺ اور خلفائے اربعہ سے حاصل تھی۔

مشائخ صحبت

آپ نے حضرت شیخ حبیب راعیؒ سے بھی فیض کامل پایا۔

ترک دنیا

آپ نے بیعت ہونے کے بعد مردانہ وار اس راہ میں قدم رکھا اور ساری کتابیں دریا میں ڈبودیں اور مخلوق سے قطع امید اور کنارہ کشی کر کے گوشہ نشینی اختیار کی، اور ہمیشہ غمگین رہتے، جب رات آتی تو کہتے الٰہی تیرے غم نے میرے سارے غموں پر غلبہ کیا حتیٰ کہ میرا خواب تک مجھ سے لے گیا اور فرماتے کہ جس شخص پر مصیبتیں پے درپے آویں وہ غم سے کیونکر نجات پا سکتا ہے۔

تجرید

آپ تمام عمر مجرد رہے، ایک بار لوگوں نے پوچھا آپ شادی کیوں نہیں کرتے؟ فرمایا میں کسی مومنہ کو فریب نہیں دینا چاہتا، پوچھا کس طرح؟ فرمایا جب میں اس سے نکاح کروں گا تو اس کا کھانا کپڑا اپنے ذمہ لوں گا اور یہ صریح فریب ہوگا، اس لئے کہ سب کا رازق و کفیل حق تعالیٰ ہے۔

تفرید

ایک بار لوگوں نے کہا کہ آپ خلق کی صحبت میں کیوں نہیں بیٹھتے؟ فرمایا کس کے پاس بیٹھوں، اگر چھوٹوں کے پاس بیٹھوں تو وہ مجھے دین کے کام میں حکم نہ دیں گے اور اگر بڑوں کے پاس بیٹھوں تو وہ میرا عیب مجھے نہ دکھائیں گے، بلکہ مجھ کو میری نظر میں آراستہ کریں گے، پس مجھے خلق کی صحبت سے کیا فائدہ حاصل ہوگا۔

اشتغال بحق

ایک بار لوگوں نے کہا کہ آپ داڑھی میں کنگھی کیوں نہیں کرتے، فرمایا مجھے اتنی فرصت کہاں ہے؟ اور آپ کی مشغولی کا یہ عالم تھا کہ روٹی بھی نوالہ بنا کر نہیں کھاتے تھے بلکہ توڑ کر پانی میں بھگو کر گھول کر پی لیتے، اور فرماتے کہ اتنی دیر میں کہ روٹی کے نوالے بنا کر چبا کر کھاؤں میں پچاس آیتیں قرآن مجید کی پڑھ سکتا ہوں، پس کیا ضرورت ہے کہ اپنے وقت کو نوالے بنانے اور اس کے چبانے میں ضائع کروں۔

تقویٰ

حضرت ابوبکر عیاشؒ کہتے ہیں کہ میں ایک بار آپ کے حجرے میں گیا، دیکھا کہ آپ سوکھی روٹی کا ٹکڑا ہاتھ میں لئے رو رہے ہیں، میں نے پوچھا کہ کیوں روتے ہو، فرمایا میں اس روٹی کے ٹکڑے کو کھانا چاہتا ہوں لیکن معلوم نہیں کہ یہ حلال ہے یا حرام۔

فراغ خاطر

آپ کو اپنے والد بزرگوار کی میراث میں بیس دینار ملے تھے، آپ بیس برس تک اسی سے اپنا خرچ چلاتے رہے، بعض مشائخ نے کہا کہ ان دیناروں کو حفاظت سے رکھنا طریق ایثار سے خارج ہے، آپ نے جب سنا تو فرمایا کہ میں ان دیناروں کو اس لئے نگاہ میں رکھتا ہوں کہ میری موت تک میری فراغت کا سبب ہیں۔

اجتناب از اہل دنیا

ایک بار خلیفہ ہارون الرشید حضرت قاضی ابو یوسف محدثؒ کو ساتھ لے کر آپ کی زیارت کو آیا مگر آپ نے فرمایا کہ مجھے اہل دنیا اور ظالموں سے کچھ کام نہیں، اور اندر آنے کی اجازت نہ دی، انہوں نے آپ کی والدہ ماجدہؒ کی سفارش سے اندر آنے کی اجازت لی اور تھیلی اشرفیوں کی نذر کر کے عرض کی کہ یہ وجہ حلال سے ہے قبول فرمائیے، مگر آپ نے قبول نہ فرمائی اور فرمایا مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں، میں نے اپنا ایک مکان وجہ حلال پر فروخت کیا تھا، اس سے گذارہ کرتا ہوں اور میں نے حق تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ جب میرا یہ خرچ پورا ہو جائے تو مجھے دنیا سے اٹھا لے، قاضی ابو یوسفؒ نے آپکی والدہ صاحبہؒ سے دریافت کیا کہ آپ کا کس قدر سرمایہ خرچ ہے، یہ سن کر قاضی ابو یوسفؒ نے آخر روز تک کا حساب لگا لیا، ایک روز قاضی صاحبؒ محراب سے پیٹھ لگائے بیٹھے تھے، یکا یک کہنے لگے آج حضرت شیخ داؤد طائی نے وفات پائی، دریافت کیا تو واقعی انتقال ہو گیا تھا، لوگوں نے پوچھا کہ آپ نے کیسے جانا، فرمایا حساب سے ان کا سرمایہ پورا ہو گیا تھا، اور مجھے اس بات کا یقین تھا کہ ان کی دعا ضرور قبول ہوگئی ہوگی۔

محبت فقراء

آپ فقیروں اور درویشوں کو بہت دوست رکھتے تھے، اور دل سے ان کے معتقد تھے، اور بڑی عزت وحرمت کی نظر سے ان کی جماعت میں نظر کرتے تھے۔

مقام انس

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں ایک بار آپؒ کی خدمت میں گیا، دیکھا کہ آپ ہنس رہے ہیں، مجھے تعجب ہوا، میں نے پوچھا یا ابا سلیمان آج خوشدلی کا کیا سبب ہے، فرمایا سحر گاہ مجھے وہ شراب دی گئی ہے جس کو شراب انس کہتے ہیں، اس لئے میرے ہاں آج عید ہے اور خوشی کا وقت ہے۔

کرامت

کتاب آئینہ تصوف میں ہے کہ بچپن خوارق آپ سے ظہور میں آئے۔ ان میں سے ایک یہ ہے۔

تولید فرزند

آپ ایک دن روٹی کھا رہے تھے کہ ایک نصرانی آ گیا، آپ نے اپنی روٹی کا ٹکرا توڑ کر اسے دیا، اس نے کھالیا، اور آپ کے عطیہ کی برکت سے اس کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔

عملیات

برائے زیارت نبویؐ

آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص نماز ظہر کے بعد یہ دعا نوے بار پڑھے وہ جمال باکمال حضرت رسول علیہ صلی اللہ کا مشاہدہ کرے گا، اور غم سے نجات پائے گا، دعا یہ ہے "بسم اللہ الرحمن الرحیم سبحانک انت اللہ لا الہٰ الا انت رب العلمین"

برائے محبت زوجین

آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص دلہن کو اپنے گھر لاوے پس چاہئے کہ اس کے گوشہ چادر پر دو رکعت نماز عروس گذارے، ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص تین بار پڑھے اور سلام کے بعد یا ودود گیارہ مرتبہ پڑھکر اس کے منہ کی طرف پھونکے ان دونوں کے درمیان بہت محبت ہوگی۔

کلمات طیبات

مروت

حضرت شیخ جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ ایک حجام نے آپ کی حجامت بنائی، آپ نے ایک

اشرفی اس کو عنایت کی، لوگوں نے کہا کہ یہ اسراف ہے، آپ نے فرمایا "لا دین لمن لا مروۃ لہ" یعنی جس میں مروت نہیں اس کا دین نہیں۔

نصائح

حضرت فضیل بن عیاضؒ فرماتے ہیں کہ میں نے پہلی ملاقات کے وقت آپ سے کہا کہ آپ جس چھت کے نیچے بیٹھے ہوئے ہیں وہ ٹوٹی ہوئی ہے اور قریب گرنے کے ہے، فرمایا میں جب سے یہاں ہوں کبھی چھت کی طرف نہیں دیکھا، کیونکہ جیسا فضول کلام کرنا مکروہ ہے ایسا ہی فضول دیکھنا بھی مکروہ ہے، دوسری ملاقات کے وقت آپ نے نصیحت چاہی، فرمایا خلق سے بھاگ۔

ایک شخص نے آپ سے وصیت چاہی تو فرمایا کہ زبان کو نگاہ رکھ، اس نے کہا اور زیادہ کیجئے، فرمایا خلق سے تنہائی اختیار کر، اور اگر ہو سکے تو اپنا دل اس سے اٹھا لے، عرض کیا اور زیادہ کیجئے فرمایا اس جہان سے دین کی سلامتی پسند کر جیسا کہ اہل جہان نے دنیا کی سلامتی پسند کی ہے۔

ایک اور شخص نے وصیت چاہی تو فرمایا کہ تو دنیا میں باندازہ قیام دنیا کے کوشش کرتا ہے کہ دنیا تیرے کام آوے، اسی طرح باندازہ قیام آخرت کے تو آخرت کے واسطے کوشش کر۔ ایک اور شخص نے وصیت چاہی، فرمایا مردے تیرے انتظار میں ہیں، اور فرمایا دوسرے کو توبہ واطاعت کی ترغیب دینا اور خود نہ کرنا، اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شکاری شکار کرے اور دوسرے اس کا کباب کھائیں۔

کمال کے معترف

۱۔ حضرت شیخ معروف کرخیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی کو نہیں دیکھا جو حضرت شیخ داؤد طائی سے زیادہ دنیا کو خوار و ذلیل رکھتا ہو، آپ کی نظر میں دنیا و اہل دنیا کی مطلق وقعت نہیں تھی۔

۲۔ خواجہ فضیل بن عیاضؒ اس بات پر فخر کرتے تھے کہ میں نے اپنی تمام عمر میں حضرت شیخ داؤد طائیؒ کو دوبار دیکھا ہے، آپ کا باطن دردِ الٰہی سے پر تھا اور آپ ہمیشہ خلق سے بھاگتے تھے۔

واقعہ وفات

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کو حالتِ بیماری میں دیکھا کہ سخت دھوپ میں دہلیز

کے اندر اینٹ کا تکیہ سر کے نیچے رکھے لیٹے ہیں، اور حالت جان کنی کی سی ہے اور قرآن مجید پڑھ رہے ہیں، میں نے یہ حالت دیکھ کر عرض کیا کہ اگر آپ فرمادیں تو میں آپ کو کسی فضا میں لے چلوں، فرمایا مجھے شرم آتی ہے کہ میں اپنے نفس کے واسطے کوئی درخواست کروں، آج تک نفس نے مجھ پر غلبہ نہیں پایا، اس حال سے بہتر ہے کہ میں اس کا مغلوب نہ بنوں، پس اسی شب کو آپ نے وفات پائی۔

تجہیز و تکفین

حضرت علی ہجویریؒ صاحب کشف المحجوب نے لکھا ہے کہ آپ کے ایام مرض میں وفات سے تین روز پہلے لوگ آپ کے دولت خانہ پر حاضر تھے تاکہ نماز جنازہ فوت نہ ہو آپ کے جنازہ کے ساتھ اس قدر خلقت کثیر تھی کہ وفات کے دوسرے روز شام کو قبرستان تک بمشکل پہنچا جا سکا۔

ندائے غیب

آپ کی وفات کے بعد منادی غیب نے ندا دی کہ داؤد طائی اپنے مقصود کو پہنچا اور حق تعالیٰ اس سے راضی و خوش ہوا۔

تاریخ وفات

حضرت شیخ داؤد طائیؒ کی وفات بقول صاحب نفحات الانس و خزینۃ الاصفیا بتاریخ اٹھائیس ربیع الاول ۱۶۵ھ مطابق ۲۰ نومبر ۷۸۱ء کو بعہد خلافت محمد المہدی بن المنصور خلیفہ عباسی کے ہوئی۔

مدفن پاک

آپ کا مزار پرانوار بغداد شریف میں مرجع خواص و عوام ہے

{چوتھی فصل}

حالات حضرت شیخ معروف کرخی رحمتہ اللہ علیہ

اوصاف جمیلہ

آپ امام الصدیقین، شمس العارفین، سلطان المتعبدین، رئیس السالکین، سید الاولیاء، عمدۃ الاتقیا، مقتدائے صدر طریقت، رہنمائے راہ حقیقت مہبط انوار الٰہی، مصدر اسرار نا متناہی، کرامات وریاضات میں مشہور، اور فتویٰ میں آیت عظیم تھے، مقام شوق وانس میں درجہ اعلیٰ رکھتے تھے، آپ حضرت خواجہ شیخ داؤد طائیؒ کے مرید وخلیفہ اکبرو جانشین اعظم تھے۔

نام ونسب

آپ کا نام نامی معروف، کنیت ابوالمحفوظ، لقب اسدالدین تھا، والد بزرگوار کا نام فیروز یا فیروزان تھا، مذہب نصاریٰ رکھتے تھے، اسلام لانے کے بعد ان کا نام علی رکھا گیا، جدامجد کا نام مرزبان الکرخی تھا۔ کرخ ایک گاؤں ہے بغداد کے قریب اور بعض کہتے ہیں کہ بغداد کے ایک محلّہ کا نام ہے جہاں آپ کے آباو اجداد سکونت رکھتے تھے۔

تحصیل علوم

چونکہ آپ کے والدین نصرانی تھے، اس لئے انہوں نے ایک نصرانی عالم کے پاس آپ کو تعلیم کے لئے سپرد کیا، استاد نے کہا کہو ثالث ثلاثہ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ ھو اللہ الا حد۔ معلم نے بہت سمجھایا مگر آپ تثلیث کے قائل نہ ہوئے، توحید کا اقرار کرتے رہے، اُستاد نے ایک دن تنگ آکر آپ کو مارا، آپ اس سے بھاگ گئے۔

قبول اسلام

اس کے بعد آپ حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں پہنچے، اوران کے دست حق پرست پر دین نصاریٰ سے توبہ کی اور اسلام قبول کیا، حضرت امام صاحبؒ آپ سے محبت رکھتے اور آپ پر نہایت شفقت وعنایت فرماتے، آپ نے ان کی خدمت میں دربانی اختیار کی، اور تربیت ظاہری وباطنی پاتے رہے۔

اسلام والدین

آپ مسلمان ہونے کے بعد اپنے ماں باپ کے گھر واپس آئے اور دستک دی، انہوں نے پوچھا کون ہے؟ فرمایا معروف پوچھا کس دین پر، فرمایا دین اسلام پر، پس وہ دونوں بھی مشرف بہ اسلام ہوئے۔

بیعت وخلافت

آپ نے بیعت طریقت حضرت خواجہ شیخ ابوسلیمان داؤد بن نصیر طائیؒ سے کی، اور ان کی صحبت میں رہ کر خرقہ خلافت واجازت حاصل کیا۔

بیعت روحی

آپ کو روحی بیعت حضرت رسول اکرم ﷺ اور اصحاب سبعہؓ اور حضرات حسنین کریمینؓ سے تھی۔

مشائخ صحبت

علامہ ابن الندیمؒ نے لکھا ہے کہ آپ کو شیخ فرقد سنجیؒ سے فیض پہنچا ہے، نیز ابوالعباس محمد سماکؒ اور شیران المانیؒ اور خواجہ شمس الدین سجاوندی سے بھی بہرہ مند ہوئے۔ اکثر صحبت و معیت آپ کی حضرت امام ابوالحسن علی رضاؒ سے تھی، ان کی صحبت میں رہ کر تکمیل علوم ظاہری و باطنی فرمائی اور ریاضت وعبادت کا طریقہ سیکھ کر صدق وصفا میں قدم رکھا حتی کہ کمال درجہ کو پہنچ کر پیشوائے طریقت ومقتدائے حقیقت ہوئے، اور حضرت امامؒ سے بھی خرقہ پہنا اور اجازت طریقہ اہل بیت حاصل کی۔

طہارت

آپ ہمیشہ باوضو رہتے تھے، ایک بار عین دجلہ پر آپ کا وضو جاتا رہا آپ نے اسی دم تیمم کیا اور وضو کو چلے، حاضرین نے کہا جس حال میں کہ دس قدم پر دریا کا پانی موجود ہے تو تیمم کی کیا ضرورت تھی، فرمایا زندگی کا کیا بھروسہ، شائد پانی تک پہنچتے پہنچتے میری موت آجاتی تو میں بے وضو مرتا، اسی لئے میں نے تیمم کرلیا ہے۔

روزہ ورغبت دعا

آپ صائم الدہر تھے،ایک روز ظہر کے وقت بازار میں گئے ایک سقہ نے کہا رحم اللہ من شرب یعنی خدا اس پر رحم کرے جو یہ پانی پیے، آپ نے پانی لے کر پی لیا،لوگوں نے کہا آپ تو روزہ سے تھے،فرمایا ہاں،لیکن میں نے اس کی دعا پر رغبت کی۔

کہتے ہیں کہ جب آپ نے وفات پائی،لوگوں نے آپ کو خواب میں دیکھا،پوچھا خدا تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا،فرمایا مجھے اس سقہ کی دعا کی برکت سے بخش دیا۔

حلم وبردباری

ایک روز آپ اپنا مصلےٰ وقرآن مجید مسجد میں چھوڑ کر طہارت کے لئے دجلہ پر گئے۔ پیچھے سے ایک بڑھیا آئی اور مصلےٰ وقرآن مجید لے کر چلتی بنی،آپ دیکھ کر اس کے پیچھے پیچھے چلے،جب قریب پہنچے آنکھیں نیچی کر کے اس سے پوچھا کہ آپ کا کوئی لڑکا قرآن مجید پڑھتا ہے؟ بڑھیا نے کہا نہیں،آپ نے فرمایا تو آپ قرآن مجید لے کر کیا کریں گی،قرآن مجید مجھے دے دیجئے اور مصلےٰ آپ لے لیجئے،وہ آپ کے حلم اور بردباری سے متعجب ہوئی اور دونوں چیزیں چھوڑ کر چلی گئی۔

پردہ پوشی

آپ کے ماموں حاکم شہر تھے،انہوں نے ایک دن دیکھا کہ آپ ویرانہ میں بیٹھے روٹی کھا رہے ہیں ایک کتا سامنے بیٹھا ہے،ایک نوالہ اپنے منہ میں ڈالتے ہیں اور ایک کتے کے منہ میں دیتے ہیں،انہوں نے کہا معروف! تجھے شرم نہیں آتی کہ کتے کے ساتھ کھا رہا ہے؟ آپ نے فرمایا میں شرم کے باعث ہی ایسا کر رہا ہوں۔

یتیم پروری

حضرت شیخ سری سقطیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے عید کے روز دیکھا کہ آپ کھجوریں چن رہے ہیں میں نے عرض کیا یہ آپ کیا کرتے ہیں فرمایا میں نے اس لڑکے کو روتے دیکھا،پوچھا تو کیوں روتا ہے، اس نے کہا میں یتیم ہوں،آج اور لڑکے عمدہ عمدہ لباس پہنے ہوئے ہیں اور میرے پاس کچھ نہیں،پس میں یہ کھجوریں اس لئے چنتا ہوں کہ بیچ کر اس کو کچھ لے دوں تا کہ اس سے کھیلے اور نہ روئے۔

کرامات

کتاب آئینہ تصوف میں ہے کہ آپ سے پینسٹھ خوارق ظہور میں آئے۔ ان میں سے بعض درج ذیل ہیں۔

استجابت دعا

ایک چور کو پھانسی دی گئی تھی، آپ اس طرف سے گزرے، چور کو پھانسی پر دیکھ کر بے تاب ہو گئے، اور اس کے واسطے دعا کی کہ الٰہی یہ اپنے کئے کی سزا پا چکا، اب اس کی خطا سے درگذر، اور اس کو معزز دارین کر، پس یکایک شہر والوں کو منادی غیب نے ندا دی کہ جو اس چور کی نماز پڑھے گا وہ جنتی ہوگا، تمام شہر والے جمع ہو گئے اور چور کو ہاتھوں ہاتھ پھانسی سے اتار کر بخوبی غسل دے کر کفنا دفنا دیا بعد اس کے کسی نے خواب میں دیکھا کہ قیامت قائم ہے، اور وہ چور معہ نمازیوں کے کمال زرق برق پوشاک سے وہاں جلوہ افروز ہے، پوچھا یہ دولت اور نعمت کیونکر پائی، کہا خواجہ معروف کرخیؒ کی دعا سے۔

تصرف فی القلوب

آپ ایک جماعت کے ساتھ جا رہے تھے، دیکھا کہ ایک جماعت جوانوں کی شراب پینے اور فسق و فساد میں مصروف ہے، جب دجلہ کے کنارے پر پہنچے تو آپ کے ہمراہیوں نے کہا یا شیخ دعا کیجئے کہ حق تعالیٰ ان سب کو غرق کر دے تاکہ ان کی نحوست منقطع ہو جائے۔ اور ان کے فساد کا اثر دوسروں کو نہ پہنچے، آپ نے دعا کی یا الٰہ العالمین جس طرح تو نے اس جہان میں ان کو عیش خوش دیا ہے، اسی طرح اُس جہان میں بھی ان کو عیش خوش عطا کر۔ ہمراہیوں کو تعجب ہوا، کہنے لگے یا شیخ ہم اس راز کو نہیں جانتے، فرمایا تھوڑا توقف کرو خود ظاہر ہو جائے گا، جب اس جماعت کی نظر آپ پر پڑی، انہوں نے اپنے رباب توڑ ڈالے اور شراب پھینک دی، اور زار زار روتے ہوئے آئے اور آپ کے قدموں پر گرے اور توبہ کی آپ نے فرمایا تم نے دیکھا کہ بغیر ڈوبے سب کی مراد حاصل ہوگئی۔

طی ارض

شیخ محمد بن منصور طوسیؒ کہتے ہیں کہ میں بغداد میں آپ کے نزدیک تھا، میں نے ایک نشان

روئے مبارک پر دیکھا، عرض کیا میں نے کل یہ نشان آپ کے چہرہ پر نہ دیکھا تھا، یہ کیا ہے؟ فرمایا جو بات تیرے حوصلہ سے باہر ہے اس کو مت پوچھ، وہ بات پوچھ جو تیرے کام آوے، میں نے کہا آپ کو خدا پاک کی قسم ہے فرمایئے یہ کیا ہے، فرمایا کل رات میں نماز پڑھ رہا تھا یک دل میں آیا کہ مکہ معظمہ جاؤں، اور طواف کروں، چنانچہ میں زمزم پر پانی پینے گیا، میرا پاؤں پھسل پڑا، اور میرا منہ اس میں جارہا یہ اسی کا نشان ہے۔

عملیات

برائے عفو جرائم

آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص یک شنبہ کے دن اشراق کے وقت دو رکعت نفل پڑھے، اور ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص تین بار پڑھے، اور سلام کے بعد یہ اسم جمالی سو بار پڑھے، اللہ تعالیٰ اس پر مہربان ہوگا اور اس کے گناہ معاف فرمائے گا، اسم جمالی یہ ہے یارحیم اجب یا میکائیل یا قبولا نیل بحق یار حیم۔

برائے حصول مرتبہ ابدال

آپ نے فرمایا ہے جو شخص ہر روز یہ دعا تین مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کو ابدال لکھ لیتا ہے، دعا یہ ہے اللهم اصلح امته محمد اللهم ارحم امته محمد اللهم فرج عن امنه محمد۔

برائے فرزند نیک

آپ نے فرمایا کہ جو شخص شب شنبہ کو یہ بارھواں اسم ایک سو بار پڑھے اللہ تعالیٰ اس کو فرزند صالح اور پارسا عنایت فرماوے گا۔ بارھواں اسم یہ ہے، "یا خالق انت الذی تخلق اصناف الخلائق بقدرته"

برائے حصول کوثر

آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص شب جمعہ کو چار رکعت نماز پڑھے، ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۃ الکوثر پندرہ بار پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کو حوض کوثر کا پانی عطا کرے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

کلمات طیبات

فتوت

فرمایا جوانمردی تین باتوں میں ہے، ایک وفائے بیخلاف، دوسری ستائش بے جود، تیسری عطائے بےسوال

مواخذہ

فرمایا علامت اللہ تعالی کی گرفت کی یہ ہے کہ وہ بندے کو نفس کے کام میں مشغول کرتا ہے کہ وہ اس کے کام نہ آوے۔

محبؔ

فرمایا علامت خدا کے دوستوں کی یہ ہے کہ ان کی فکر خدا ہی میں ہوتی ہے، اوران کو قرار خدا ہی سے ہوتا ہے، اوران کا شغل خدا ہی کی راہ میں ہوتا ہے۔

عمل

فرمایا حق تعالیٰ جب بندہ کی بھلائی چاہتا ہے تو عمل کا دروازہ اس پر کھول دیتا ہے، اور دروازہ غفلت اور سستی کا بند کرتا ہے۔

گمراہی

فرمایا ایسی بات میں گفتگو کرنی جس میں کسی کا فائدہ نہ ہو علامت گمراہی کی ہے۔

مکافات

فرمایا جو کسی کی برائی چاہتا ہے وہ خود برائی میں مبتلا ہوتا ہے۔

وفا

فرمایا حقیقت وفا کی یہ ہے کہ سر اس کا خواب غفلت سے ہوش میں آئے اور اندیشہ اس کا فضول و آفت سے خالی ہو۔

تصوف

فرمایا تصوف حقائق کا اختیار کرنا ہے، اور دقائق کا بیان کرنا، اور خلائق سے ناامید ہونا ہے

کمال کے معترف

۱۔ حضرت شیخ سری سقطیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کو خواب میں عرش مجید کے نیچے بحالت بے خودی و مدہوشی کے دیکھا، حضرت حق سے ندا ہوئی کہ اے فرشتو، یہ کون ہے، انہوں نے عرض کیا اے پروردگار تو دانا و بینا ہے، ارشاد ہوا معروفؒ ہے ہماری دوستی میں بے خود ہوا ہے، سوائے ہمارے دیدار کے اس کو ہوش اور سوائے ہمارے لقا کے چین نہ آوے گا۔

۲ شیخ الاسلام عبداللہ انصاریؒ پیر ہرات نے لکھا ہے کہ معروفؒ ورع و زہد و تقوی میں بہت بڑے شیخ اور داؤد طائی کے صحبت یافتہ تھے۔

۳ شیخ فریدالدین عطارؒ فرماتے ہیں کہ اگر عارف نہ ہوتا معروف نہ ہوتا۔

۴ مخدوم شیخ علی ہجویریؒ فرماتے ہیں کہ معروف کرخیؒ سادات مشائخ سے تھے، اور مردانگی میں مشہور، اور پرہیزگاری میں معروف تھے، آپ کے مناقب و فضائل بہت ہیں کہ فنون علم میں آپ کو کمال تھا۔

سلسلہ کرخیہ

آپ سے جو سلسلہ فقر چلا اس کا نام صنف فقرا میں کرخیہ کہا جاتا ہے، تاریخ الاولیا میں ہے کہ سلسلہ کرخیہ کے درویش محبت دنیوی کو ترک کرتے ہیں، تجرید میں اپنی زندگی بسر کرتے ہیں، جو ان کے طریقہ میں ہیں وہ اپنے باپ دادا کی نسبت ترک کر کے اپنے آپ کو کرخیان مشہور کرتے ہیں، تمام روز عزلت میں بیٹھنا شام کو نہا کر عبادت میں مشغول ہونا، کسی سے کچھ نہ مانگنا، صبر و شکر سے خاموش رہنا، ان کا شیوہ ہے۔

تجہیز و تکفین

جب آپ نے وفات پائی، ہر دین کے لوگ آپ پر دعوی کرنے لگے، جو کہتے تھے کہ ہم آپ کا جنازہ اٹھائیں گے اور ترسا کہتے تھے کہ ہم اٹھائیں گے آپ کے خادم نے کہا کہ آپ نے

وصیت کی تھی کہ میرا جنازہ جو قوم زمین سے اٹھالے ، وہی میری تجہیز و تکفین کرے، اور میں اسی قوم سے ہوں، چنانچہ آپ کا جنازہ یہود و نصرانی نے اٹھانا چاہا پر نہ اٹھا سکے، آخر مسلمانوں نے اٹھا لیا اور آپ کی تجہیز و تکفین عمل میں لائے۔

تاریخ وفات

حضرت شیخ معروف کرخیؒ کی وفات بقول صاحب سفینۃ الاولیا و تاریخ الاولیا و مسالک السالکین ، بروز جمعہ دوسری محرم ۲۰۰ھ بمطابق بارہویں اگست ۸۱۵ء میں بعہد خلافت ابو العباس عبداللہ المامون الرشید بن الہارون خلیفہ عباسی کے ہوئی۔

مدفن پاک

آپ کا مزار پر انوار بغداد شریف محلّہ کرخ میں ہے، گنبد بنا ہوا، پاس مسجد بھی ہے۔

﴿پانچویں فصل﴾

حالات حضرت شیخ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ

اوصاف جمیلہ

آپ سراج العالمین، تاج العارفین، رئیس المتعبدین، سلطان الموحدین، مظہر الجلال والجمال، کاشف العلم والکمال، شیخ الشیوخ طریقت، اصل الاصول حقیقت، مجوبہ رموز واشارات، کوہ حلم وثبات، اہل تصوف کے امام، اوصاف علم میں کامل، مروت وشفقت کے خزانہ تھے، آپ حضرت خواجہ شیخ معروف کرخیؒ کے مرید وخلیفہ اکبر وجانشین اعظم تھے۔

نام ونسب

آپ کا اسم گرامی سری بمعنی جواں مرد، کنیت ابوالحسن، لقب ضیاء الدین، والد بزرگوار کا نام شیخ مفلس تھا یعنی صبح کی نماز کورات کے اندھیرے میں ادا کرنے والا۔ آپ سقطی مشہور تھے اور سقط متاع حقیر یعنی پرچون کو کہتے ہیں آپ کا وطن اقدس بغداد شریف تھا۔

واقعہ توبہ

آپ اوائل میں بغداد شریف کے بازار میں دوکان پر بیٹھ کر پرچون فروشی کرتے تھے۔ ایک دن خواجہ حبیب راعی" آپ کی دکان کی طرف سے گذرے آپ نے کچھ چیز ان کے سامنے پیش کی کہ فقرا کو تقسیم کردیں، انہوں نے فرمایا خیراک اللہ اسی روز سے دنیا آپ کے دل پر سرد ہو گئی۔ ایسا ہی دوسرے دن حضرت شیخ معروف کرخی" تشریف لائے، ان کے ساتھ ایک یتیم لڑکا تھا، انہوں ے فرمایا اس یتیم کو کپڑے پہنا دے، آپ نے پہنا دیئے، تو انہوں نے دعا کی کہ خدا تعالیٰ تیرے دل پر دنیا کو دشمن کردے اور تجھے اس شغل سے راحت دے، ان کا فرمانا تھا کہ آپ یکبارگی دنیا سے متنفر اور فارغ ہوگئے اور اس کی ذرہ بھر بھی الفت آپ کے دل میں نہ رہی۔

بیعت وخلافت

آپ نے حضرت خواجہ شیخ ابوالمحفوظ معروف کرخیؒ کے ہاتھ مبارک پر بیعت کی اور خرقہ خلافت وارشاد حاصل کیا۔

بیعت روحی

آپ کو روحی بیعت حضرت رسول اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ سے تھی۔

مشائخ صحبت

آپ حضرت حارث بن الاسد المحاسبیؒ اور حضرت بشر بن الحارث الحافیؒ کے زمانے سے تھے اور شیخ ابوجعفر السماکؒ اور شیخ الغریب احمد اندعاقی ابدال سے بھی فیض کامل پایا۔

تجارت

آپ کا دوکانداری کے وقت یہ دستور تھا کہ دس دینار پر آدھے دینار سے زیادہ نفع نہ لیتے تھے، ایک بار آپ نے ساٹھ دینار کے بادام خریدے، اتفاق سے بادام گران ہو گئے، دلال نے کہا بادام بیچئے، فرمایا کس دام پر؟ اس نے کہا نوے دینار پر، فرمایا میرا عہد ہے کہ دس دینار پر آدھے دینار سے زیادہ نفع نہ لوں گا۔ دلال نے کہا میں نقصان پر نہیں بیچ سکتا، آپ نے فرمایا میں بھی عہد نہیں توڑ سکتا، آخر کار نہ دلال کم پر بکوائے اور نہ آپ نے زیادہ نفع لینا قبول کیا، وہ بادام یونہی پڑے رہے۔

خلوت در انجمن

آپ نے دوکان پر پردہ ڈال رکھا تھا، وہاں ہر روز ایک ہزار رکعت نماز نفل پڑھا کرتے تھے، ایک روز ایک شخص آیا اور پردہ اٹھا کر آپ کو سلام کیا اور کہا فلاں بزرگ نے لبنان سے آپ کو سلام بھیجا ہے، فرمایا وہ پہاڑ میں قیام پذیر ہوئے ہیں اس میں تو کوئی عمدگی نہیں، مرد وہ ہے کہ درمیان بازار کے بیٹھ کر خدا سے مشغول رہے اور ایک دم اس سے غائب نہ ہو۔

ترک دنیا

ایک روز بغداد شریف کے بازار میں آگ لگی، تمام دوکانیں جل کر راکھ ہو گئیں، آپ کی دکان بھی انہیں دکانوں میں تھی کسی نے آپ کو خبر دی کہ آپ کی دکان نہیں جلی آپ کی زبان سے نکل گیا الحمد للہ، پھر آپ نے اس شرم سے کہ اپنی بھلائی کو مسلمانوں کی بھلائی پر ترجیح دی تمام چیزیں جو دوکان میں تھیں فقیروں کو خیرات کر دیں اور طریق تصوف اختیار کیا۔

مجاہدہ

آپ کے برابر کسی نے ریاضت ومجاہدہ نہیں کیا، آپ فرماتے تھے کہ چالیس برس سے میرا نفس شہد کا آرزو مند ہے، مگر میں نے اس کو نہیں دیا۔

انکسار

حضرت شیخ جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا یا حضرت میں ایک جماعت کے ساتھ مخنثوں کی طرف گذرا، دل میں خیال آیا کہ خدا معلوم یہ کیسے جیتے ہیں، آپ نے فرمایا میرے دل میں کبھی ایسا خیال نہیں گزرا کہ مجھے عالم میں کسی فرد پر بھی فضلیت ہے میں نے عرض کیا کیا مخنثوں پر بھی نہیں، فرمایا ہرگز نہیں۔

تواضع

آپ فرماتے تھے کہ میں دن میں چند بار آئینہ دیکھتا ہوں کہ کہیں شامت اعمال سے میرا چہرہ سیاہ تو نہیں ہو گیا۔

ہمدردئ خلائق

آپ فرماتے تھے میں چاہتا ہوں کہ ساری مخلوق کا رنج وغم میرے دل پر آجاوے کہ وہ سب رنج وغم سے فارغ ہو جائیں۔

اخلاص

آپ فرماتے تھے کہ اگر مسلمان بھائی میرے پاس آتا ہے اور میں اس سے کچھ سلوک سے پیش آتا ہوں تو ڈرتا ہوں کہ میرا نام کہیں منافقوں کی فہرست میں نہ لکھ لیں۔

ملاقات اولیاء اللہ

آپ نے چاہا کہ اولیاء اللہ کو دیکھیں، پس آپ نے ایک ولی اللہ کو پہاڑ کی چوٹی پر دیکھا، سلام کیا اور پوچھا آپ کون ہیں، اس نے کہا ھو، پھر آپ نے پوچھا کیا کھاتے پیتے ہیں کہا ھو، پھر فرمایا کیا تمہاری مراد اس لفظ سے خدائے تعالیٰ ہے؟ اس نے جونہی یہ نام سنا تو ایک چیخ ماری اور جاں بحق تسلیم کی۔

تاثیر وعظ

آپ پہلے وہ شخص ہیں جنہوں نے بغداد میں کلام حقائق و توحید بیان فرمایا، ایک روز آپ وعظ کر رہے تھے کہ ایک شخص احمد بن یزید کاتب جو خلیفہ کے ندیموں میں سے تھا، عمدہ بیش قیمت کپڑا پہنے ہوئے معہ بہت سے غلاموں کے ادھر سے گذرا، اور غلاموں کو ٹھیرا کے مجلس وعظ میں داخل ہوا، آپ اس وقت فرما رہے تھے کہ اٹھارہ ہزار عالم میں آدمی سے زیادہ ضعیف کوئی نہیں، اور نواع خلق سے حق تعالیٰ کا کوئی اتنا نافرمان نہیں جتنا کہ آدمی باوجود اس ضعیفی کے ایسے عظیم و بزرگ و برتر حق تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے۔ یہ بات مثل تیر کے احمد کی جان پر لگی اور وہ اس قدر رویا کہ بے ہوش ہو گیا، پھر اٹھا اور روتا ہوا اپنے گھر گیا، نہ کچھ کھایا نہ پیا اور نہ سویا اور نہ کسی سے کلام کیا، دوسرے روز پیادہ فقیری لباس پہنے ہوئے آپ کے پاس آیا اور کہا کہ دنیا میرے دل پر سرد ہو چکی ہے مجھے سالکوں کا طریقہ بتا دیجئے، آپ نے فرمایا سالکوں کے دو طریقے ہیں ایک عام دوسرا خاص۔ عام یہ ہے کہ پنج وقتہ نماز جماعت سے ادا کرے، اور اگر مال ہو تو زکوٰۃ دے اور روزہ رمضان رکھے اور خدا کی وحدانیت کا اقرار کرے، اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت کو تسلیم کرے، اور خاص یہ ہے کہ دنیا کو ٹھوکر مارے، اور اس کی آرائش کی طرف مطلق متوجہ نہ ہو، اور اگر ملے بھی تو اس کو قبول نہ کرے، اور دل خدا سے باندھے اور اس کے غیر کو نظر انداز کرے، یہ سن کر اس نے کہا اے استاد میں نے طریقہ خاص اختیار کیا۔ آپ نے فرمایا جزاک اللہ خیرا ۔ چنانچہ وہ جنگل کو چلا گیا اور واصلان حق سے ہو گیا۔

ایثار

منقول ہے کہ جب آپ کو کوئی سلام کرتا تھا تو آپ ترشروئی کے ساتھ جواب دیتے تھے، ایک بار لوگوں نے پوچھا کہ باوجود ایسی شفقت و عنایت کے آپ کو سب کے ساتھ ایسا کرنے میں کیا راز ہے؟ فرمایا حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب کوئی سلام کرتا ہے تو سو رحمتیں نازل ہوتی ہیں، نوے اس شخص کے واسطے جو تازہ رو ہوتا ہے، پس میری ترشروئی اس غرض سے ہے کہ نوے رحمتیں اسی سلام کرنے والے کے واسطے ہوں۔

مقامات فقر

مقام عشق حقیقی

حضرت سید الطائفہؒ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ بیمار ہوئے ہم کو کوئی وجہ بیماری کی معلوم نہ ہوتی تھی، میں آپ کا قارورہ شیشی میں ڈال کر ایک حکیم حاذق کے پاس لے گیا وہ بڑی دیر تک اس کو دیکھتا رہا اور کہنے لگا کہ یہ قارورہ کسی عاشق کا ہے میں یہ سن کر بے ہوش ہو کر گر پڑا اور شیشی میرے ہاتھ سے گر گئی، جب ہوش آنے پر میں آپ کی خدمت میں آیا تو سب حال عرض کیا، آپ نے متبسم ہو کر فرمایا کہ واقعی وہ طبیب قارورہ کو خوب پہچانتا ہے، میں نے عرض کیا کیا قارورہ میں بھی عشق ظاہر ہو جاتا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔

مقام صبر

ایک بار آپ صبر کا ذکر کر رہے تھے کہ بچھو نے کئی ڈنک آپ کے جسم اطہر پر لگائے مگر آپ نے اف تک نہ کی۔

مشاہدہ جمال الٰہی وحضور ذات اقدس

آپ کو ذات اقدس کا وصل بدرجہ اتم جلال و جمال کے ساتھ حاصل ہوا۔ حضرت سید الطائفہ فرماتے ہیں کہ ایک رات آپ کے پاس رہا، جب کچھ رات گئی تو مجھ سے فرمایا اے جنید! ابھی اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے حضور میں بلایا اور فرمایا اے سریؒ میں نے جب خلق کو پیدا کیا، انہوں نے میری محبت کا دعویٰ کیا، پھر میں نے دنیا کو پیدا کیا تو نو حصے مجھ سے بھاگ گئے دسواں حصہ باقی رہ گیا، پھر میں نے جنت کو پیدا کیا تو اس میں سے بھی نو حصے بھاگ گئے، دسواں حصہ باقی رہ گیا پھر میں نے ذرہ بھر بلا نازل کی تو اس میں سے بھی نو حصے بھاگ گئے دسواں حصہ باقی رہا، پھر میں نے ان سے کہا کہ تم نے نہ دنیا کا ارادہ کیا، نہ آخرت کی رغبت کی، نہ بلا سے بھاگے، اب تم کیا چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا ہم جو کچھ چاہتے ہیں تو اس کو خوب جانتا ہے، میں نے کہا اب میں تم پر ایسی بلا نازل کروں گا جس کی تمہیں برداشت نہ ہوگی اور نہ اس کو سخت پہاڑ اٹھا سکیں گے، کیا تم اس کے لئے ثابت قدم رہو گے؟ انہوں نے کہا کیا تو اس کا کرنے والا ہمارے ساتھ نہیں ہے؟ ہم تیرے ساتھ راضی ہیں، تجھ میں تحمل کریں گے، تیرے لئے اٹھاویں گے، اور جس کو پہاڑ نہیں

اٹھا سکتے اس کی برداشت کریں گے، میں نے ان سے کہا کہ تم میرے سچے بندے ہو۔

کرامات

کتاب آئینہ تصوف میں ہے کہ آپ سے ستر خوارق ظہور میں آئے ان میں سے بعض درج ذیل ہیں۔

استجابت دعا

ایک شخص تیس برس سے مجاہدہ میں مشغول تھا، لوگوں نے پوچھا یہ تم کو کس طرح حاصل ہوا، کہا حضرت سری سقطیؒ کی دعا سے، پوچھا کس طرح، اس نے کہا کہ میں ایک روز ان کے دروازہ پر گیا اور دستک دی، انہوں نے اندر سے پوچھا کون ہے؟ میں نے کہا آشنا، فرمایا اگر آشنا ہوتا تو مشغول ہوتا، تجھے میری پرواہ نہ ہوتی، پھر آپ نے فرمایا آلہ العالمین: اس کو اپنے ساتھ مشغول کر ایسا کہ اس کو کسی کی پرواہ نہ رہے، پس اسی دم کوئی چیز میرے سینہ میں داخل ہوئی، اور میرا کام اس درجہ کو پہنچا۔ آپ فرماتے تھے کہ جب میں خبر پاتا ہوں کہ لوگ میرے پاس آرہے ہیں کہ مجھ سے علم سیکھیں، میں دعا کرتا ہوں کہ الٰہی تو ان کو ایسا علم عطا کر کہ یہ اس میں مشغول ہو جائیں تاکہ میں ان کے کام نہ آوں، کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ وہ میرے پاس آویں۔

حج کی دعا

شیخ علی بن عبدالحمید الغضائیریؒ کہتے ہیں کہ آپ نے میرے لئے دعا فرمائی اس کی برکت سے حق تعالیٰ نے مجھے چالیس حج پاپیادہ نصیب کئے، جو میں حلب سے جا کر کرتا رہا۔

مکاشفہ

حضرت سید الطائفہؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک روز مسجد شونیزیہ کے دروازہ پر ابلیس کو دیکھا، پوچھا تجھے فقیروں پر قدرت ہے یا نہیں، اس نے کہا نہیں کیونکہ جب میں ان کو دنیا میں پھنسانا چاہتا ہوں تو وہ آخرت کی طرف بھاگتے ہیں اور جب میں ان کو آخرت میں گرفتار کرنا چاہتا ہوں تو وہ مولیٰ کی طرف بھاگ جاتے ہیں، اور مجھکو وہاں راہ نہیں، ہاں سماع و وجد کے وقت میں ان کو دیکھتا ہوں کہ ان کا نالہ کہاں سے ہے، یہ کہا اور غائب ہو گیا، جب میں مسجد میں داخل ہوا تو

حضرت شیخ سری سقطیؒ کو سر بزانو بیٹھے دیکھا، آپ نے سر اٹھایا اور فرمایا وہ دشمن خدا جھوٹ کہتا ہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کو زیادہ عزیز ہیں۔

عملیات

برائے حصول حکومت

آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص یہ اسم جمالی ہر نماز کے بعد پچاس بار پڑھے، خدا تعالیٰ اس کو بادشاہی دیتا ہے، اور وہ شخص دنیا میں کسی چیز کا محتاج نہ ہوگا۔ اسم جمالی یہ ہے۔ یا ملک اجب یا اسرافیل یا حولائیل بحق یا ملک۔

برائے مہربانی حق تعالیٰ

آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص روز یک شنبہ کو یہ تیرھواں اسم نوے بار پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر مہربان ہو جاوے گا، اور جو کچھ خدا سے چاہے گا پائے، تیرھواں اسم یہ ہے۔ یا کریم انت الذی تکرم الانسان علی سائر الحیوان بعنایته۔

کلمات طیبات

دنیا

فرمایا دنیا بالکل فضول ہے مگر پانچ چیزیں، روٹی کہ جان بچاوے، پانی کہ پیاس بجھاوے، کپڑا کہ ستر چھپاوے، گھر جو رہنے کے کام آوے، علم جس سے تو کام چلاوے۔

عزلت

فرمایا جس کو اپنے دین کی سلامتی اور اپنی جان وتن کی راحت اور اپنے رنج وغم کی کمی منظور ہو، اس کو چاہئے کہ خلق سے گوشہ نشینی اختیار کرے، کیونکہ اب زمانہ عزلت وتنہائی کا ہے۔

تکبر

فرمایا معصیت شہوت کی بخشش کی امید ہے، اور معصیت کبر ونخوت کی نہیں، معصیت آدمؑ کی ازراہ شہوت تھی اور معصیت ابلیس کی ازراہ کبر ونخوت۔

خوف

فرمایا اگر کوئی ایسے باغ میں جاوے جہاں بہت سے درخت ہوں، اور ایک درخت پر ایک مرغ بیٹھا ہوا، خوش الحانی سے کہہ رہا ہو السلام علیک یا ولی اللہ اور وہ نہ ڈرے کہ یہ مکر یا استدراج ہے تو اس سے ڈرنا چاہئے۔

ادب

فرمایا، ادب دل کا ترجمان ہے۔

فرمایا جو اپنے ادب نفس سے عاجز ہے، وہ ادب غیر سے ہزار درجہ عاجز ہے۔

قول وفعل

فرمایا ایسے بہت لوگ ہیں جن کی گفتار موافق کردار کے نہیں، اور تھوڑے ہیں جن کی گفتار موافق کردار کے ہے۔

قدر نعمت

فرمایا، جو قدر نعمت نہ پہچانے گا اس کو زوال آئے گا وہاں سے کہ وہ نہ جانے گا۔

اطاعت

فرمایا، جو اپنے قوی کا مطیع ہے اس کے زبردست مطیع ہوں گے۔

قلب

فرمایا زبان دل کی ترجمان ہے، اور چہرہ دل کا آئینہ ہے، کیونکہ دل کی حالت زبان اور چہرہ سے ظاہر ہوتی ہے۔

ریا

فرمایا، جو شخص خلق میں اپنے کو ایسا ظاہر کرے جیسا کہ وہ نہیں ہے وہ حق تعالیٰ کی نظر سے گر جائے گا۔

اختلاط

فرمایا، جس کی لوگوں کے ساتھ بہت آمیزش ہے، اس میں صدق کی کمی ہے۔

حسن خلق

فرمایا، حسن خلق یہ ہے کہ تو کسی کو نہ ستاوے بلکہ سب کا رنج بلا کینہ مکافات سہے، کسی سے شک وگمان پر قطع نہ کرے، اور اس کی صحبت سے دست کش نہ ہو۔

قوت

فرمایا قوی ترین خُلق یہ ہے کہ اپنے غصہ پر غالب آوے۔

اجتناب از گناہ

فرمایا، گناہ سے باز رہنے کے تین سبب ہیں، ایک خوفِ دوزخ، دوسرے رغبتِ بہشت، تیسرے شرمِ خدا۔

کمال

فرمایا، بندہ کامل نہیں ہوتا جب تک کہ اپنے دین کو شہوات پر ترجیح نہیں دیتا۔ فرمایا، دور رہو تونگر ہمسایوں، اور بازاری قاریوں، اور امراء کے عالموں سے۔

کمال کے معترف

۱ حضرت سید الطائفہؒ نے فرمایا ہے کہ میں نے کسی کو عبادت و ریاضت میں کامل تر شیخ سری سقطیؒ سے نہیں دیکھا، ستر برس گزر گئے کہ آپ نے پہلو زمین پر نہ لگائے مگر مرض موت میں۔

۲ ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں نے بہت سے مشائخ کو دیکھا ہے مگر کسی کو حضرت شیخ سری سقطیؒ کے برابر اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر شفیق نہیں پایا۔

۳ حضرت ابوالقاسم قشیریؒ نے بیان کیا ہے کہ ابوالحسین سری سقطیؒ حضرت جنیدؒ کے ماموں اور استاد تھے، اور معروف کرخیؒ کے شاگرد، ورع اور مقامات عالیہ اور علم و توحید میں یکتائے روزگار تھے۔

واقعہ وفات

آخری وصیت

حضرت سید الطائفہؒ نے عرض کیا کچھ وصیت فرمایئے، آپ نے فرمایا اے جنید: خلق کی صحبت کے باعث حق تعالیٰ کی صحبت سے غافل ومحروم مت ہونا۔

کلمات شوق وصال

حضرت عبداللہ بن فضیلؒ فرماتے ہیں کہ میں آپ کے پاس حاضر تھا، اور آپ کی جان نکل رہی تھی، آپ نے میری طرف دیکھا تو میں رو رہا تھا، فرمایا اے ابومحمد: تو کیوں روتا ہے، میں نے عرض کیا کہ میں آپ کا حال دیکھ کر روتا ہوں، فرمایا تو مت رو، اس لئے کہ میں نے اپنا حساب اللہ تعالیٰ کے ساتھ رکھا ہے، بیس برس تک تو میں نے اس لئے اس کو ڈھونڈا یہاں تک کہ میں نے اس کو پایا، جب میں نے اس کو پایا تو اس نے مجھ سے خدمت چاہی، پس بیس برس تک میں نے اس کی خدمت کی، پھر اس نے مجھے رلایا تو بیس برس تک اس کی طرف مشتاق رہا، پھر اس نے مجھے فنا کیا تو بیس برس تک اس میں فانی رہا، اور اب میں آرزو رکھتا ہوں کہ اس کو دیکھوں، فابقی له و به و معه اے ابومحمد: اب تجھے چاہئے کہ مجھے مبارک باد دے، پھر آپ نے وفات پائی۔

تاریخ وفات

حضرت شیخ سری سقطیؒ کی وفات بقول صاحب نفحات الانس وسفینۃ الاولیا وتاریخ الاولیا ومسالک السالکین جلد اول بروز سہ شنبہ بتاریخ تیسری رمضان المبارک ۲۵۳ھ مطابق ۶ ستمبر ۸۶۷ء میں بعہد خلافت المعز باللہ بن المتوکل خلیفہ عباسی کے ہوئی۔

مدفن پاک

آپ کا مزار پرانوار بغداد شریف کے گورستان شونیزیہ میں ہے، پاس مسجد بھی ہے۔

﴿چھٹی فصل﴾

حالات سید الطائفہ حضرت شیخ جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ

اوصاف جمیلہ

آپ غوث الاسلام والمسلمین ، سلطان الاولیاء والمتقین ، امام الاولیا، کاشف الغمہ ، شیخ شیوخ جہاں ، فخر مشائخ زمان ، صدر الفضلا ، بدرالعرفا، فنون وعلوم میں کامل اور معاملات و ریاضات میں شامل، کلمات لطیف اور اشارات عالی میں سب پر سبقت رکھتے تھے، آپ حضرت خواجہ شیخ سری سقطی کے مرید وخلیفہ اکبرو جانشین اعظم تھے۔

آپ اول حال سے آخر تک سب کے پسندیدہ ومحمود ومقبول رہے، اور سب کے سب آپ کی امامت پر متفق تھے۔

نام ونسب

آپ کا نام نامی جنید، کنیت ابوالقاسم، القاب بزرگ سید الطائفہ، طاؤس العلما، سلطان المحققین، لسان القوم، اعبدالمشائخ وغیرہ تھے والد ماجد کا نام شیخ محمد بن جنید تھا، شیشہ اور کپڑے کی تجارت کرتے تھے، وطن مالوف نہاوند تھا

ولادت

آپ کی ولادت باسعادت ۲۰۱ھ مطابق ۸۳۱ء میں بعہد خلافت مامون الرشید عباسی بمقام بغداد شریف ہوئی۔

تربیت وتعلیم

آپ کے والد بزرگوار زجاج یعنی تاجر شیشہ تھے لیکن آپ کو تعلیم کے لئے مدرسہ میں داخل کیا تھا، جس میں آپ نے علوم شرعیہ کی پوری تکمیل کی، آپ ایام طفولیت ہی سے صاحب درد اہل فکر با ادب با فراست بڑے ذکی وفہیم طالب علم تھے، اکثر اپنے ماموں شیخ سری سقطیؒ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور فیض صحبت سے مستفیض ہوا کرتے۔

سفر حج

جب آپ سات برس کے ہوئے تو حضرت شیخ سری سقطیؒ آپ کو اپنے ساتھ لے کر حج کے لیے کعبہ مکرمہ کو تشریف لے گئے، وہاں چار سو مشائخ کے درمیان مسئلہ شکر کی بحث پیش تھی، ہر چار سو نے اپنی اپنی تقریریں کیں حضرت شیخ نے فرمایا اے جنید تو بھی کچھ بول، آپ تھوڑی دیر سر جھکائے بیٹھ رہے پھر بولے شکر یہ ہے کہ اللہ تعالی نے جو نعمت دی ہے اس میں اس کا عاصی نہ بنے اور اس کی نعمت کو معصیت کا سرمایہ نہ بنائے، یہ سن کر سب نے متفق ہو کر کہا آپ نے بہت ٹھیک اور سچ کہا، حضرت شیخؒ نے فرمایا بیٹا، تو نے یہ بات کہاں سے پیدا کی، آپ نے عرض کیا جناب کی صحبت سے۔

بیعت وخلافت

آپ نے سن تمیز کو پہنچتے ہی اپنے حقیقی ماموں حضرت خواجہ شیخ ابوالحسین ضیاء الدین سری سقطیؒ کے دست حق پرست پر بیعت کی، اور خرقہ خلافت حاصل کیا۔

بیعت روحی

آپ کو روحی بیعت حضرت رسول اکرم ﷺ اور اصحاب سبعہؓ و حضرت امامین علیہما السلام سے تھی۔

مشائخ صحبت

آپ نے دو سو اساتذہ اور شیوخ کی صحبت سے فیض پایا، جن میں سے شیخ ابوعبداللہ حارث بن اسد محاسبیؒ اور شیخ ابوحفص عمرو بن سلمہ حدادؒ اور شیخ ابوجعفر محمد بن علی القاصبؒ اور شیخ محمد بن منصور طوسیؒ اور شیخ ابوجعفر بن الکرنبیؒ اور شیخ ابوعلی حسن بن علی بن موسےٰ مسوحیؒ اور شیخ ابویعقوب زیاتؒ اور شیخ ابوسعید احمد بن عیسےٰ خرازؒ خاص طور پر مشہور تھے۔

تجارت زجاجہ

آپ اوائل میں بغداد شریف کے اندر شیشہ کی تجارت کرتے تھے، دکان پر پردہ ڈال دیتے اور بلاناغہ چار سو رکعت نماز نفل ادا کرتے۔

عبادت

تیس برس تک آپ کا معمول رہا کہ نماز عشاء پڑھ کر ایک پاؤں پر کھڑے ہوتے اور صبح

تک اللہ اللہ کرتے، اور اسی وضو سے نماز فجر ادا فرماتے۔

ندائے غیبی

جب اس طرح چالیس برس گزر گئے تو آپ کو گمان ہوا کہ میں مقصود کو پہنچا، اسی وقت ہاتف غیب نے آواز دی کہ اے جنید اب وہ وقت آیا ہے کہ تیرے زنار کا گوشہ تجھے دکھایا جائے، آپ نے عرض کیا خداوندا میرا کیا گناہ ہے؟ ندا آئی اس سے بڑھکر اور کیا گناہ ہے کہ تو ابھی اپنے میں موجود ہے، آپ نے سرد آہ کھینچی اور پھر مشغول ہو گئے اور اللہ اللہ سے کام رکھا۔

دعائے شیخ

ایک مرتبہ حضرت شیخ سری سقطیؒ نے آپ سے پوچھا کہ جب تم میرے پاس سے اٹھتے ہو تو کس کے پاس بیٹھتے ہو، عرض کیا شیخ محاسبیؒ کے پاس تو انہوں نے فرمایا تم ان کا علم و ادب سیکھنا پھر آپ کے حق میں دعا کی کہ خدا تم کو علم اور حدیث والا صوفی کرے۔

حضور قلب

آپ فرماتے تھے کہ جب میں نے جانا کہ بے شک کلام دل میں ہوتا ہے تو میں نے تیس برس کی نماز دھرائی اور فرمایا کہ مجھ سے بیس برس تک تکبیر اولیٰ فوت نہیں ہوئی اس طرح پر کہ اگر نماز میں دنیا کا خیال آجاتا تو اس کو دوبارہ پڑھتا، اور اگر بہشت و آخرت کا خیال آتا تو بھی سجدہ سہو ادا کرتا۔

ریاضت

شیخ جعفر بن نصرؒ کہتے ہیں کہ آپ نے مجھے ایک درہم دیا کہ انجیر و زیتون خرید لاؤ، جب آپ نے روزہ کھولا تو ایک انجیر منہ میں رکھا، اور نکال کر پھینک دیا، اور رونے لگے اور فرمایا کہ اس کو اٹھا لے جا، میں نے عرض کیا کیوں، فرمایا مجھے ہاتف نے آواز دی کہ تجھے شرم نہیں آتی کہ جس چیز کو تو نے میرے واسطے حرام کیا پھر اس کے گرد پھرتا ہے۔

وضو

ایک بار آپ کی آنکھیں بیمار ہوئیں اور درد شروع ہوا، ایک نصرانی طبیب نے کہا کہ آنکھوں کو پانی سے بچانا، آپ نے عشا کا وضو کیا تو صبح کو درد جاتا رہا، اور ندا آئی کہ اے جنید تو نے ہماری

عبادت میں آنکھ کا خیال نہیں کیا، اس لئے ہم نے تیرا درد کھو دیا، صبح جب طبیب نے پتہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ وضو کرنے سے مجھے صحت ہوگئی، وہ اُسی وقت صدق دل سے مسلمان ہوگیا۔

روزہ

آپ ہمیشہ روزہ رکھتے تھے لیکن اگر کبھی آپ کے ہاں محبّ فی اللہ آجاتے تو آپ روزہ افطار کر دیتے، اور فرماتے کہ مسلمان بھائیوں کے ساتھ موافقت کرنے کا ثواب روزہ کے ثواب سے کمتر نہیں۔

استغناء

ایک شخص پانچ دینار آپ کے پاس لایا، آپ نے پوچھا اس کے علاوہ بھی تیرے پاس کچھ مال ہے، اس نے کہا ہاں، پھر پوچھا کیا تجھے ابھی کچھ اور مال کی حاجت ہے، اس نے کہا ہاں، فرمایا یہ واپس لے جا کیونکہ تو مجھ سے زیادہ محتاج ہے، اور مجھے اس کی حاجت نہیں۔

ایک مرتبہ ایک جوان نے آپ کی صحبت سے متاثر ہو کر اپنا تمام مال و اسباب راہ حق میں لٹا دیا اور ایک ہزار دینار آپ کی نذر کو لے چلا، لوگوں نے کہا کہ تو ایسے بزرگ کو دنیا میں مبتلا کرنا چاہتا ہے، اس نے دجلہ پر جا کر ایک ایک کر کے سب دینار دریا میں ڈال دیے اور خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے فرمایا کہ تو ہماری صحبت کے لائق نہیں کیونکہ جو کام ایک بار میں ہوسکتا تھا وہ تو نے ہزار بار میں کیا۔

اشتیاق حق

ایک روز آپ کے پاس ایک شخص آیا اور کہا کہ آپ کے پاس کچھ دیر کیلئے حاضر ہوں تا کہ میں آپ سے چند باتیں کہوں، آپ نے فرمایا اے شخص تو مجھ سے ایسی چیز طلب کرتا ہے جس کو میں مدت سے تلاش کر رہا ہوں، اور برسوں سے آرزو میں ہوں لیکن میں نے اسے نہیں پایا، اس وقت تیرے ساتھ کیونکر حاضر ہوسکتا ہوں۔

خلاف نفس

ایک مرتبہ آپ کے پاؤں میں درد تھا، آپ نے سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کیا، ہاتف نے آواز دی اے جنید تجھے شرم نہیں آتی کہ میرے کلام کو اپنے نفس کے حق میں صرف کرتا ہے۔

تلقین صبر

ایک مرتبہ آپ بیمار تھے ایک روز زبان سے نکل گیا اللھم اشفنی۔ ندا آئی اے جنید، بندہ اور خدا کے درمیان تیرا کیا کام، تو درمیان میں مت آ، جس بات کا تجھ کو حکم ہے تو اس میں مشغول رہ، اور جس مصیبت میں تجھ کو مبتلا کیا ہے تو اس پر صبر کر، بندہ کو اختیار سے کیا کام ہے۔

آداب توحید

ایک روز حضرت شیخ ابوبکر شبلیؒ نے آپ کی مجلس میں کہا اللہ آپ نے فرمایا اے شبلی، اگر خدا غائب ہے تو غائب کا ذکر کرنا غیبت ہے، اور غیبت حرام ہے، اور اگر حاضر ہے تو حاضر کے سامنے اس کا نام لینا ترک ادب ہے۔

ہدائیت رضائے الٰہی

ایک روز آپ کی مجلس میں شیخ شبلیؒ نے کہا لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔ آپ نے فرمایا یہ گفتار تنگدلوں کی ہے اور تنگدلی رضا سے قضا کی طرف لے جاتی ہے۔

پردہ پوشی

ایک رات ایک چور آپ کے مکان میں گھس آیا، سوائے ایک پیراہن کے اور کچھ نہ پایا، دوسرے روز آپ بازار سے گذرے پیراہن دلال کے ہاتھ میں دیکھا خریدار کہہ رہا تھا کہ اگر کوئی واقف کار اس مال کی تصدیق کرلے تو میں خریدوں، آپ نے فرمایا میں اس مال سے خوب واقف ہوں، پس خریدار نے خرید لیا۔

لباس

آپ عالمانہ لباس زیب تن فرماتے تھے، ایک بار لوگوں نے عرض کیا یا پیر طریقت کیا خوب ہو کہ آپ مرقع پہنیں، فرمایا اگر میں جانتا کہ مرقع پر کشود کار منحصر ہے تو میں لوہے و آگ سے لباس بناتا اور پہنتا لیکن ہر گھڑی باطن میں یہ ندا آتی ہے لیس الاعتبار بالخرقة انما الاعتبار بالحرقة یعنی خرقہ کا اعتبار نہیں بلکہ جان جلنے کا اعتبار ہے

ماموریت وعظ

منقول ہے کہ جب آپ کا کلام عظیم ہوا اور لوگوں کی رغبت زیادہ دیکھی گئی تو ایک روز

حضرت شیخ سری سقطیؒ نے آپ سے وعظ کو فرمایا، آپ نے وعظ کرنے کی رغبت نہ کی اور فرمایا کہ حضرت شیخؒ کے ہوتے ہوئے میں کیا وعظ کروں، یہ خلاف ادب ہے، ایک جمعرات کو آپنے حضرت رسول خدا ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں اے جنید تو وعظ کر، آپ جب بیدار ہوئے، اس خواب کا حال حضرت شیخ سے کہنے چلے، انہوں نے خود ہی فرمایا کہ اب تو حضور ﷺ کا بھی ارشاد ہوا تم کو وعظ کرنا ضرور ہے، کیونکہ تمہارا وعظ اہل عالم کی نجات کا سبب ہوگا، پس آپنے وعظ کرنا شروع کیا۔

مجلس وعظ

حضرت قاضی ابن سریجؒ آپ کی مجلس وعظ سے گذرے، ان سے لوگوں نے پوچھا کہ آپ حضرت جنیدؒ کے کلام کو کس نظر سے دیکھتے ہیں، فرمایا کہ میں ان کے کلام میں عجیب شوکت دیکھتا ہوں، لوگوں نے پوچھا کہ جو کچھ وہ کہتے ہیں اپنے علم سے کہتے ہیں؟ فرمایا یہ تو میں نہیں کہہ سکتا البتہ انکے کلام کی نسبت میں کہہ سکتا ہوں کہ گویا حق تعالیٰ ان کی زبان سے وہ باتیں کہلاتا ہے، جب آپ توحید کا ذکر کرتے تو ہر نئے انداز میں بیان فرماتے۔

بلندی کلام

ایک بار آپ کچھ فرما رہے تھے، اتنے میں ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا میں آپ کی بات تک نہیں پہنچا، فرمایا ستر برس کی عبادت قدموں میں رکھ پھر پہنچے گا، اس نے کہا میں نے رکھی لیکن نہیں پہنچا، فرمایا سر قدموں کے نیچے رکھ، پھر اگر نہ پہنچے تو میرا قصور ہے۔

فخر نبویؐ

ایک بزرگ نے حضرت سرور کائنات ﷺ کو خواب میں دیکھا آپ جلوہ افروز ہیں، اور حضرت جنیدؒ بھی خدمت میں حاضر ہیں، اسی اثنا میں ایک شخص آیا اور ایک فتویٰ پیش کیا، حضرت رسالتمآب ﷺ نے اشارہ سے فرمایا کہ جنید کو دے تا کہ وہ جواب دیں، اس نے عرض کیا، یا رسول اللہ جس حال میں کہ خود حضور موجود ہیں حضرت جنیدؒ کو کیونکر دوں، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ انبیائے کرام علیہم السلام کو اپنی ساری امتوں پر فخر تھا مجھ کو جنیدؒ پر ہے۔

مقامات فقر

طریقہ سلوک

آپ نے فرمایا کہ میں نے یہ تصرف قیل وقال میں اختیار نہیں کیا، اور لڑائی وکارزار میں حاصل نہیں کیا، لیکن بھوک اور جاگنے اور دنیا کی ترک اور اس چیز سے علیحدہ ہونے سے جو مجھ کو مرغوب اور میری نظر میں آراستہ وپیراستہ تھی حاصل کیا۔

غلبہ توحید

آپ ایک رات ایک مرید کے ساتھ جارہے تھے، اثناء راہ میں ایک کتا بھونکا، آپ نے فرمایا لبیک لبیک۔ مرید نے پوچھا آپ نے یہ کیا کہا، فرمایا میں نے کتے کا دبدبہ حق تعالیٰ کے قہر سے دیکھا، اور اس آواز کو آواز حق سنا، کتے کو درمیان میں نہیں دیکھا اس لئے جواب میں لبیک لبیک کہا۔

مقام محبت

لوگوں نے کہا کہ شیخ ابوسعید خرازؒ کو موت کے وقت بہت تواجد اور ذوق وشوق تھا، آپ نے فرمایا کچھ تعجب نہیں اگر ان کی روح نے اسی شوق سے پرواز کی ہو، لوگوں نے پوچھا یہ کون سا مقام ہے، فرمایا انتہائے محبت، اور یہ ایسا عزیز مقام ہے جہاں عقول متفرق اور نفوس فراموش ہوں، اور ایسا عالی ترین درجہ پر پہنچتا ہے تو جانتا ہے کہ حق تعالیٰ اس کو دوست رکھتا ہے، اس واسطے بندہ کہتا ہے میرے حق کی قسم کہ تجھ پر ہے، اور میرے مرتبہ کی طفیل کہ تیرے نزدیک ہے، اور یہ بھی کہتا ہے کہ تیری دوستی کی قسم، پھر فرمایا یہ وہ لوگ ہیں کہ حق تعالیٰ پر ناز کرتے ہیں، اور اسی سے انس پکڑتے ہیں، اور خدا تعالیٰ اور ان کے درمیان سے وحشت اٹھ جاتی ہے، اور ایسے ایسے کلمات ان سے صادر ہوتے ہیں جن کو عوام الناس بدو بیہودہ سمجھتے ہیں۔

مقام حیرت

آپ فرماتے تھے کہ مجھ پر ایک ایسا زمانہ گذرا ہے کہ اہل زمین واہل آسمان مجھ پر روتے تھے، پھر ایسا ہوا کہ میں ان کے حال پر روتا رہا، اور اب ایسا ہوگیا ہے کہ نہ میں ان کی خبر رکھتا ہوں

نہ اپنی، اور فرماتے کہ میں دس برس تک دل کی حفاظت کو دل کے دروازے پر بیٹھا اور اس کی حفاظت کرتا رہا، پھر دس برس تک میرا دل میری حفاظت کرتا رہا، اب بیس برس ہو گئے کہ نہ میں دل کی خبر رکھتا ہوں اور نہ دل میری خبر رکھتا ہے۔

فنائے اتم

ایک شخص مجلس میں آپ کی بہت تعریف کرتا رہا، آپ نے فرمایا ان اوصاف سے کہ تو کہتا ہے میرے لئے کچھ نہیں، تو تو خدا تعالیٰ کا ذکر کر رہا ہے، اور اس کی تعریف میں سرگرم ہے۔

مرتبہ بقاباللہ

آپ فرماتے تیس برس ہو گئے ہیں کہ حق تعالیٰ جنیدؒ کی زبان سے بات کرتا ہے، اور جنید درمیان میں ہے، اور خلق خدا اس سے بے خبر ہے

مقام جمع الجمع

آپ نے فرمایا ہے جب خلق گناہ کرتی ہے تو مجھے تکلیف ہوتی ہے کیونکہ خلق کو مثل اپنے اعضا کے خیال کرتا ہوں۔

قبض وبسط

آپ فرماتے خوف مجھ کو بستگی میں لاتا ہے، اور رجا مجھے کشادگی دیتی ہے، پس جس وقت خوف سے منقبض ہوتا ہوں بے خود وفنا ہوتا ہوں، اور جس وقت کہ رجا سے منبسط ہوتا ہوں مجھے میرے حال پر پھیر لاتے ہیں

مقام رضا

ایک روز شیخ شبلیؒ نے کہا کہ اگر مجھے دوزخ بہشت قبول کرنے کا اختیار دیں تو میں دوزخ کو اختیار کروں، کیونکہ بہشت میری خواہش کی چیز ہے اور دوزخ میرے دوست کی آپ نے فرمایا شبلیؒ تو لڑکپن کرتا ہے، اگر مجھے اختیار دیں تو میں کچھ اختیار نہ کروں، عرض کروں کہ بندے کو اختیار سے کیا سروکار، جہاں تیری مرضی ہو رکھ میں اسی میں راضی ہوں۔

مشاہدۂ الٰہی

آپ فرماتے ہیں اگر کل قیامت کے دن حق تعالیٰ مجھے فرمائے گا کہ مجھے دیکھ، میں کہوں گا کہ نہیں دیکھوں گا، کیونکہ آنکھ تیری دوستی میں غیر و بیگانہ ہے، مجھے غیریت کی غیرت تیرے دیدار سے باز رکھتی ہے، میں نے دنیا میں بالواسطہ آنکھ کے تجھے دیکھا ہے۔

مقام حضوری

آپ نے فرمایا ایک دن میرا دل گم ہو گیا تھا، میں نے کہا یا الہ العالمین میرا دل مجھ کو پھیر دے، ندا آئی اے جنید میں نے تیرا دل اس لئے لیا ہے کہ تو میرے حضور میں میرے ساتھ رہے، اور تو واپس مانگتا ہے کہ میرے غیر سے متوجہ ہو۔

رویت الٰہی

آپ نے فرمایا میں نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ میں حق تعالیٰ کے روبرو کھڑا ہوں، اس نے مجھ سے فرمایا کہ تو یہ باتیں کہاں سے کہتا ہے، میں نے عرض کیا کہ میں جو کچھ کہتا ہوں حق کہتا ہوں، فرمایا کہ تو راست کہتا ہے۔

کرامات

کتاب آئینۂ تصوف میں ہے کہ ایک ہزار پانچ سو اسی خوارق آپ سے ظہور میں آئے۔ ان میں سے بعض درج ذیل ہیں۔

استجابت دعا

ایک ضعیفہ آپ کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ میرا بیٹا غائب ہے، دعا کیجئے کہ لوٹ آوے، آپ نے فرمایا صبر کر، ضعیفہ چلی گئی اور صبر کیا تھوڑی دیر کے بعد پھر آئی، آپ نے فرمایا صبر کر، اس نے کہا اب مجھے صبر کی طاقت نہیں رہی، فرمایا اگر تو سچی ہے تو تیرا بیٹا عنقریب آ جائے گا، کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ (النمل) اور آپ نے دعا کی، بڑھیا گھر گئی تو اس کا بیٹا گھر میں آ گیا تھا۔

کشف قلوب

ایک روز جامع مسجد میں آپ وعظ کر رہے تھے، ایک غلام ترسا مسلمانوں کے لباس میں آیا اور کہا اے شیخ حضرت پیغمبر خدا ﷺ کا ارشاد ہے اتقوا فراست المومن فانه ینظر بنور الله یعنی مومن کی فراست سے ڈرو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے، اس کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا یہ کہ تو مسلمان ہو جائے، اور زنار توڑ ڈالے، کیونکہ اب تیرے مسلمان ہونے کا وقت ہے، پس وہ اسی وقت مسلمان ہو گیا۔

تصرف

آپ کا ایک مرید بصرہ میں خلوت نشین ہوا تھا، ایک روز کسی گناہ کا خیال اس کے دل میں گذرا، معاً اس کا منہ کالا ہو گیا، وہ حیران اور اپنے کئے پر پشیمان تھا، رفتہ رفتہ تین روز میں اس کی سیاہی سفیدی میں تبدیل ہوئی، ناگاہ ایک شخص نے دستک دی اور آپ کا خط اس کو دیا، اس نے پڑھا تو لکھا تھا کہ کیوں بارگاہ عزت میں مقام عبودیت پر ادب سے نہیں رہتا، تین روز سے میں دھوبی کا کام کرتا رہا کہ تیرے منہ کی سیاہی سفیدی سے تبدیل ہوئی۔

طے ارض

شیخ کہمش بن حسینؒ نے ایک مرتبہ ہمدان میں بیٹھے ہوئے رات کو آپ کو یاد کیا، اسی وقت کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا، جب دیکھا تو وہ آپ ہی تھے، دوسرے روز ہمدان میں پتہ کیا تو کسی نے آپ کا نشان نہ دیا، بغداد کے لوگوں نے کہا کہ آپ اس روز بغداد سے کہیں غائب نہیں ہوئے۔

عملیات

رویت خداوندی و فرمان حق تعالیٰ

کتاب جواہر الاولیا جو ہر پنجم میں ہے کہ حضرت سید الطائفہؒ نے ایک لاکھ ننانوے ہزار مرتبہ اللہ تعالیٰ کو خواب میں دیکھا، ہر بار یہی فرمان ہوتا اے جنیدؒ ہمارے حضور سے کیا چاہتا ہے، عرض کیا یا الہ العالمین عاقبت بالخیر چاہتا ہوں، فرمان ہوا اے جنید، جو شخص اس دعا کو ہر نماز کے بعد تین مرتبہ پڑھے یا اپنے پاس رکھے وہ ہمیشہ امن وامان میں رہے گا، اور عاقبت بخیر ہوگی، دعائے

مکرم ومعظم یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم یا من قامت السموات والا رضون بامرہ یا من یمسک السماء ان تقع علی الارض الا باذنہ یامن امرہ اذا اراد شیاءً ان یقول لہ کن فیکون فسبحان الذی بیدہ ملکوت کل شئی والیہ ترجعون برحمتک یا ارحم الرحمین۔

برائے صفائی قلب

آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص یہ اسم جمالی نماز فجر کے بعد سو بار پڑھے، خدا تعالیٰ اس کے دل کو سیاہی اور زنگ سے صاف کر دیتا ہے، اسم جمالی یہ ہے، یاقدوس اجب یا عطرائیل یا حروزائیل بحق یاقدوس۔

برائے شفا مریض

آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص دوگانہ نماز ادا کر کے اور ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد تین بار سورۂ اخلاص پڑھے، اور سلام کے بعد مصلے پر بیٹھ کر ایک ہزار بار یہ تسبیح پڑھے، اور تا اختتام کسی سے کلام نہ کرے، تو اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ مریض کو شفا دے گا، اور اس کی عمر لمبی کرے گا، تسبیح یہ ہے، یابدیع العجائب بالخیر ارحمنی الیٰ یوم الدین۔

کلمات طیبات

آپ کا کلام طریق محبت حجت اور تمام زبانوں میں تعریف کیا گیا ہے کوئی شخص بخلاف سنت آپ کے ظاہر و باطن پر انگشت نمائی اور اعتراض نہیں کر سکا مگر وہ شخص کہ تمیز سے بے بہرہ اور عقل کا اندھا تھا۔

اخلاص

پوچھا گیا اخلاص کیا ہے، فرمایا فنا ہے اپنے فعل سے، اور اس کو آگے سے اٹھا دینا اور پھر نہ دیکھنا، اور اخلاص یہ ہے کہ تو خلق کو معاملہ نفس سے باہر نکال دے، اس لئے کہ نفس دعویٰ ربوبیت کرتا ہے۔

انس

فرمایا انس یہ ہے کہ وحشت اٹھ جاوے فرمایا اہل انس خلوت اور مناجات میں ایسی باتیں

کہتے ہیں جو عوام کو کفر معلوم ہوں، اگر عوام ان کی باتوں کو سنیں تو ان کی تحقیر کریں، اور وہ اپنے احوال میں اس پر زیادتی کرتے ہیں، اور جو کچھ ان کو کہیں اس کی برداشت کرتے ہیں، اور ان کے لائق بھی یہی ہے۔

تصوف

فرمایا تصوف کی حقیقت دل کا صاف کرنا ہے مخلوق کی طرف رجوع ہونے سے اور علیحدگی اختیار کرنا طبیعت کی پیروی اور خواہش سے اور مار ڈالنا صفات بشری کا، اور دور رہنا خواہشات نفسانی سے اور قائم ہونا صفات روحانی پر، اور بلند ہونا علوم حقیقی پر، اور عمل میں لانا اس چیز کو کہ قیامت تک فائدہ دینے والی ہے، اور نصیحت کرنا تمام امت کو، اور بجا لانا حقیقت کا، اور پیروی کرنا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام شریعت کی۔

تفکر

پوچھا گیا تفکر کیا ہے، فرمایا اس کی کئی قسمیں ہیں، ایک تفکر ہے حق تعالیٰ کی آیات میں اس سے معرفت پیدا ہوتی ہے، ایک تفکر ہے حق تعالیٰ کی نعمتوں اور احسانات پر اس سے اس کی محبت پیدا ہوتی ہے، ایک تفکر ہے حق تعالیٰ کے وعدہ میں اس سے ہیبت پیدا ہوتی ہے ایک تفکر ہے نفس کی صفات اور حق تعالیٰ کے اس احسان میں جو نفس پر ہے اس سے حیا پیدا ہوتی ہے۔

کمال کے معترف

۱ ایک روز کسی نے حضرت شیخ سری سقطیؒ سے پوچھا کہ کوئی مرید درجہ میں پیر سے بھی بڑھ سکتا ہے فرمایا جنیدؒ اپنے پیر کے مرتبہ سے بلند درجہ رکھتا ہے۔

۲ حضرت ابو جعفر حدادؒ کہتے ہیں کہ اگر عقل مشخص ہوتی تو حضرت سید الطائفہؒ کی صورت یں نمایاں ہوتی۔

۳ حضرت ابو عبد اللہ محمد بن خفیف شیرازیؒ اپنے مریدوں کو حکم دیا کرتے تھے کہ ہمارے شیوخ سابقہ میں سے پانچ بزرگ ایسے ہیں جن کی تم ہر امر میں اقتدا کیا کرو، حارث بن اسد محاسبیؒ سید الطائفہ جنید بن محمد بغدادیؒ ابو محمد رویمؒ، ابو العباسؒ، بن عطاؒ، عمرو بن عثمان مکی،

اس لئے کہ یہ سب بزرگ علم ظاہر و باطن کے جامع تھے

۴ حضرت ابو العباس احمد ابن عطاءؒ کہتے ہیں کہ ہمارے امام اور وہ مرکز جس کی پیروی کی جائے حضرت سید الطائفہؒ ہیں۔

وصایائے آخرین

آپ کے مرید خاص ابو محمد حریریؒ نے کہا کچھ وصیت فرمایئے، فرمایا جب میں مر جاؤں تو نہلا کفنا کے میری نماز پڑھ دینا، پھر فرمایا میرے دوستوں کے لئے دعوت کا سامان مہیا رکھنا کہ مجھے دفن کر کے جب واپس آویں تو کھانا کھلایا جائے۔

حالت نزع میں لوگوں نے کہا فرمائے اللہ۔ فرمایا مجھے یاد ہے، میں نے اس کو فراموش نہیں کیا، پھر تسبیح انگلیوں کی پوروں پر پڑھنے لگے، جب انگشت شہادت پر پہنچے تو اس کو اٹھا کر فرمایا بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ پھر آنکھیں بند کر لیں اور واصل بحق ہوئے۔

غسل تجہیز

غسال نے غسل دینے کے وقت چاہا کہ آپ کی آنکھوں میں پانی پہنچائے، ہاتف نے آواز دی کہ اپنے ہاتھوں کو ہمارے دوست کی آنکھوں سے علیحدہ رکھو کیونکہ جو آنکھیں ہمارے نام کے ذکر میں بند ہوئی ہیں بغیر ہمارے دیدار کے نہ کھل سکیں گی پھر غسال نے کوشش کی کہ انگلیاں جو شمار تسبیح کے وقت بند ہوئی تھیں کھولے نہ کھول سکا، ندا ہوئی کہ جو ہاتھ ہمارے نام پر بند ہوا ہے وہ ہمارے حکم کے بغیر نہ کھلے گا۔

واقعات بعد از وفات

ایک شخص نے آپ کو خواب میں دیکھا، پوچھا کہ آپ نے منکر نکیر کا کیا جواب دیا، فرمایا جب وہ دونوں شوکت وعظمت سے میرے پاس آئے اور کہا من ربك میں نے کہا اس روز کہ وہ خود پوچھنے والا تھا الست بربکم میں نے جواب دیا بلیٰ۔ اب تم پوچھتے ہو کہ تیرا خدا کون ہے؟ پس جس نے بادشاہ کا جواب دیا ہو اس کو غلام کا کیا اندیشہ ہے، پس میں اسی کی زبان سے کہتا ہوں الذی خلقنی فھو یھدین۔ وہ حرمت کے سبب سے چلے گئے، اور آپس میں کہتے گئے کہ یہ اب

تک محبت کے نشہ میں ہے۔

تاریخ وفات

حضرت سید الطائفہ شیخ جنید بغدادیؒ کی وفات بقول صاحب رسالہ قشیریہ نفحات الانس و سفینۃ الاولیاو تحفۃ الابرار بروز جمعہ وقت نماز ظہر ستائیسویں ماہ رجب المرجب ۲۹۷ھ مطابق ۱۱ اپریل ۹۱۰ء میں بعہد خلافت المقتدر باللہ جعفر بن المعتضد خلیفہ عباسی کے ہوئی۔

مدفن پاک

آپ دوسرے دن بروز ہفتہ اپنے پیر روشن ضمیر حضرت شیخ سری سقطیؒ کے پہلو میں مدفن ہوئے، مزار پرانوار بغداد شریف گورستان شونیزیہ میں ہے۔

﴿ساتویں فصل﴾

حالات حضرت شیخ ابوبکر شبلی رحمتہ اللہ علیہ

اوصاف جمیلہ

آپ سطان الاولیاء الراسخین، برہان الاصفیاء والمتقین، مشتاق لقاء رب العالمین، عاشق دیدار سید المرسلین، قطب العالم، کاشف اللوح القلم، امام اہل تصوف وعرفان، طریقت کے مقتداء، علم وحال میں بے ہمتا تھے، آپ کے نکات وعبارات اور رموز واشارات اور ریاضت وکرامات احاطہ تحریر وتقریر سے باہر ہیں، آپ حضرت سید الطائفہ خواجہ شیخ جنید بغدادیؒ کے مرید خلیفہ اکبر اور جانشین اعظیم تھے۔

نام ونسب

آپ کا اسم گرامی جعفر، کنیت ابوبکر اور لقب حجتہ اللہ تھا۔ والد بزرگوار کا نام شیخ یونسؒ تھا، آباواجداد موضع شبلہ میں سکونت پذیر تھے جو علاقہ ماورالنہر مضافات سے ہے، اسی گاؤں سے نسبت کرتے ہوئے آپ کو شبلی کہا جاتا ہے۔

ولادت

آپ کے والد ماجد خلیفہ، وقت کے دربار میں بعہدہ قاضی القضاۃ مقرر تھے، آپ کی ولادت باسعادت بقول صاحب تاریخ الاولیا ۲۱۶ھ بمطابق ۸۶۰ء میں شہر سامرہ میں ہوئی۔

تعلیم

آپ کا خاندان فقہ مالکیہ کا پیرو تھا، لہٰذا ابتدائی تعلیم کے بعد فقہ پڑھنا شروع کی اور تیس سال اس میں صرف کرکے کمال تبحر حاصل کیا، حدیث میں بھی ممتاز زمانہ ہوئے، مؤطا امام مالکؒ جو حدیث کی افضل ترین کتاب تصور کی جاتی ہے اور جس کو حضرت امام شافعیؒ نے قرآن مجید کے بعد اصح الکتب کا خطاب دیا ہے، وہ تمام کمال آپ کو حفظ تھی، آپ نے احادیث لکھیں اور محدثین میں شامل ہوئے۔

عہدہ گورنری

آپ بعد تحصیل علوم ظاہری اپنے خاندان کی طرح خلیفہ وقت کی طرف سے بعہدہ گورنری

نہاوند سرفراز ہوئے، اور کچھ عرصہ تک اس عہدے پر مقرر رہے۔

واقعہ توبہ

ایک بار خلیفہ نے کل امرائے سلطنت کو طلب کیا، آپ بھی حاضر ہوئے، خلیفہ نے کل امراء کو خلعت دیے اور رخصت کیا، اتفاقاً ایک امیر کو چھینک آئی، اس نے اسی خلعت کی آستین سے ناک اور منہ صاف کیا، یہ خبر خلیفہ کو پہنچی تو اس کا خلعت واپس کرلیا، اور اس کو عہدہ سے معزول کردیا، آپ نے یہ معاملہ دیکھا تو متنبہ ہوئے کہ جو شخص مخلوق کے خلعت کو پامال کرتا ہے معزولی اور خواری کا مستوجب ہوتا ہے اور اس کا خلعت چھینا جاتا ہے، اور جو شخص تمام جہانوں کے بادشاہ کے خلعت کو پامال کرے گا اس کا کیا حال ہوگا، آپ اسی وقت خلیفہ کے حضور میں واپس گئے اور فرمایا اے امیر تو ایک مخلوق ہے، اور اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ تیری خلعت کے ساتھ کوئی بے ادبی کرے، حالانکہ تیری خلعت کی قدر جو ہے وہ بھی معلوم ہے پس سارے جہان کے بادشاہ نے جو اپنی دوستی و معرفت کا خلعت مجھ کو عنایت کیا ہے وہ کب پسند کرے گا کہ میں اس کو مخلوق کی خدمت میں پامال کروں، یہ کہہ کر آپ باہر نکلے اور حکومت کو ترک کیا۔

بیعت وخلافت

کچہری سے نکلتے ہی آپ حضرت خیر نساجؒ کی مجلس میں گئے اور توبہ کی، انہوں نے آپ کو حضرت شیخ ابوالقاسم جنیدؒ کی خدمت میں بھیجا، جب آپ ان کی خدمت میں پہنچے تو عرض کیا کہ لوگوں نے گوہر کا نشان آپ کے پاس دیا ہے، آپ یا تو مجھے بخشدیں یا فروخت کریں، انہوں نے فرمایا اگر میں فروخت کروں تو خرید نہ سکے گا، کیونکہ تیرے پاس اس قدر سرمایہ نہیں اور اگر بخش دوں تو تو مفت سمجھ کر اس کی قدر نہ کرے گا اور ضائع کردے گا، لیکن اگر خواہش ہے تو مردوں کی طرح سر سے قدم بنا، اور اپنے آپ کو اس دریا میں ڈال تاکہ صبر وانتظار کے بعد وہ گوہر تیرے ہاتھ میں آوے تب آپ نے سید الطائفہ حضرت شیخ ابوالقاسم جنید بغدادیؒ کے دست مبارک پر بیعت کی اور خرقہ خلافت واجازت حاصل کیا۔

بیعت روحی

آپ کو روحی بیعت حضرت رسول اکرم ﷺ اور حضرت علی المرتضیٰؓ اور حضرت انس بن مالکؓ سے تھی۔

مشائخ صحبت

آپ نے حضرت شیخ ابوالحسن خیر نساجؒ اور شیخ عبداللہ فیض بن مکرم اصفہانیؒ اور شیخ عبداللہ قرشیؒ کی صحبت سے بھی فیض کامل پایا۔

تعلیم روحانی

آپ نے فرمایا ہے کہ تیس برس تک میں نے علم فقہ و حدیث پڑھا، یہاں تک کہ میرے سینہ میں ایک آفتاب طلوع ہوا، پھر میں اپنے اساتذہ کے پاس گیا اور ان سے خدا کے علم کا خواستگار ہوا، مگر کسی نے کچھ نہ بتایا کیونکہ وہ خود نہیں جانتے تھے، کہنے لگے کہ ہر ایک چیز کا ایک نشان ہے مگر غیب کا کچھ نشان نہیں، یہ جواب سن کر مجھے تعجب ہوا، اور میں نے کہا کہ آپ سب بزرگ اندھیرے میں ہیں۔ اس کے بعد آپ سب مشائخ زمانہ کی خدمت میں گئے اور ان کی صحبتوں میں رہے اور ان سے علوم طریقت بدرجہ کمال حاصل کئے۔

تحقیر نفس

گوہر مقصود ملنے کے لئے حضرت سید الطائفہؒ نے جو سب سے پہلے سبق دیئے وہ تحقیر نفس کے طریقے تھے، چنانچہ فرمایا کہ ایک سال گندھک فروشی کر، آپ نے ایسا ہی کیا، پھر فرمایا جا ایک سال بھیک مانگ، لیکن اس طرح پر کہ کسی چیز کے ساتھ مشغول نہ ہونا، آپ نے وہ بھی کیا، آخر سال میں یہ حالت پیر روشن ضمیر کے آگے بیان کی، فرمایا تجھے اپنی قدر و قیمت معلوم ہوئی کہ خلق کے نزدیک تیری کچھ بھی وقعت نہیں، اب دیکھ ان میں دل نہ لگا، اور ان کو کسی چیز پر فوقیت نہ دے پھر فرمایا کہ تو نے نہاوند میں امارت و حکومت کی ہے جا اور وہاں کے لوگوں سے معافی لے، آپ گئے اور سارے شہر میں گھر گھر پھرے۔

فرمایا اے ابوبکر: تیرے نفس کا مرتبہ تیرے نزدیک کیا ہے؟ آپ نے عرض کیا اب میں اپنے آپ کو ساری مخلوق سے کمتر اور ادنیٰ درجہ جانتا اور دیکھتا ہوں، حضرت شیخ نے فرمایا کہ اب تیرا ایمان درست ہوا۔

ریاضت

آپ نے ایک تہہ خانہ بنایا ہوا تھا، اس میں جاتے اور ایک دستہ چوب ساتھ رکھتے، جس

وقت ایک ذرا بھی غفلت اپنے دل میں پاتے اس دست چوب سے اپنے آپ کو پیٹتے، یہاں تک کہ لکڑی ٹوٹ جاتی، پھر آپ ہاتھ پاؤں دیوار پر دے مارتے۔

محبت الٰہی

آپ ابتدا میں جس کو اللہ کہتے سنتے اس کا منہ شکر سے بھرتے اور لڑکوں کو شکر بانٹا کرتے کہ وہ اللہ کہیں، پھر یہ دستور رہا کہ جو اللہ کہتا تھا اس کا منہ روپے اشرفی سے بھرتے تھے، پھر آپ میں ایسی غیرت سمائی کہتے تھے کہ جو اللہ کہے گا میں اس کا سر کاٹوں گا، لوگوں نے کہا یا حضرت آپ پہلے اللہ کہنے پر شکر و زر دیتے تھے اب سر کاٹتے ہیں، فرمایا مجھے شروع میں گمان تھا کہ لوگ اس کا نام حقیقت و معرفت کی راہ سے لیتے ہیں، لیکن اب معلوم ہوا کہ غفلت اور عادت کی رو سے کہتے ہیں اور میں جائز نہیں رکھتا کہ اللہ عزاسمہ کا نام غفلت سے لیا جائے۔

آزمائش احباب

ایک روز ایک جماعت آپ کے پاس آئی جہاں آپ قید تھے، آپ نے پوچھا تم کون ہو؟ انہوں نے کہا ہم آپ کے دوست ہیں آپ نے ایک پتھر اٹھا کر ان کی طرف پھینکا، وہ سب بھاگ گئے آپ نے پکار کر کہا اے جھوٹو میری دوستی کا دعویٰ کرتے ہو اور میری بلا پر صبر نہیں کرتے۔

ذکر اسم ذات

ایک روز آپ نے مجلس میں چند مرتبہ اللہ اللہ فرمایا، ایک درویش نے کہا شبلیؒ تم لا الہ الا اللہ کیوں نہیں کہتے؟ فرمایا اس بات سے ڈرتا ہوں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں لا الہ کہوں اور فوراً مر جاؤں، آپ کے ارشاد سے درویش پر ایسا اثر ہوا کہ خوف الٰہی سے کانپنے لگا اور اسی وقت جاں بحق ہوا۔

ذوق

ایک روز آپ درخت کے نیچے سے گذرے، اس پر ایک فاختہ بیٹھی ہوئی کوکو کر رہی تھی۔ آپ سنتے ہی بے خود ہو گئے اور کئی روز تک اس درخت کے نیچے ھو ھو کہتے اور رقص کرتے رہے لوگوں نے پوچھا یہ کیا حال ہے؟ فرمایا فاختہ کوکو (کہاں کہاں) کہتی ہے، میں ھو ھو (وہی وہی) کہتا ہوں، کہتے ہیں کہ جب تک آپ خاموش نہ ہوئے، فاختہ بھی خاموش نہ ہوئی، اس میں بھی

ایک شوق سما گیا تھا۔

ایک بار آپ عید کے دن سیاہ لباس پہنے ہوئے وجد و حال میں تھے، لوگوں نے پوچھا عید کے دن سیاہ لباس پہنا ہے، فرمایا' اس لئے کہ یہ اللہ سے غافل ہیں۔

ایک بار آپ نے ایک جماعت کو عیش و عشرت دنیوی میں دیکھ کر نعرہ مارا اور فرمایا افسوس ہے ان دلوں میں جو دنیا پر فریفتہ ہیں، اور اللہ تعالی کا ذکر کرنے اور اس کے احکام بجالانے سے غافل ہیں۔

طریق سلوک

جو شخص آپ کے پاس آکر توبہ کرتا اور طریقت کا طالب ہوتا تو آپ اس کو نصیحت کرتے کہ جنگل میں چلا جا اور توکل سے بسر کر اور بغیر زادراہ کے حج کر، جب توکل و تجرید حاصل ہو جائے تو میری صحبت اختیار کرنا۔

ایک بار آپ نے ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک ابوالحسن حصریؒ کو اپنے پاس رہنے کی اجازت دی اور فرمایا کہ اگر اس عرصہ میں تم نے سوائے خدا کے کسی دوسرے کا خیال کیا تو میری صحبت میں بیٹھنا تم کو حرام ہے۔

قبولیت در بارگاہ رسالت

ایک روز حضرت سید الطائفہؒ نے دیکھا کہ حضرت رسول اکرم ﷺ تشریف لائے اور آپ کی پیشانی پر بوسہ دیا، انہوں نے آپ سے پوچھا تمہارا ایسا عمل کیا ہے؟ آپ نے عرض کیا، میں نماز مغرب کی سنت کے بعد دو رکعت نماز ادا کرتا ہوں اور فاتحہ کے بعد اس میں یہ آیت شریف پڑھتا ہوں۔ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۲۹﴾۔ (توبہ۔ع۔۱۶) حضرت سید الطائفہؒ نے فرمایا کہ تم نے واقعی یہ مرتبہ اسی کی بدولت پایا ہے۔

مسئلہ زکوۃ

شیخ ابراہیم خواصؒ کہتے ہیں کہ ایک روز میں نے آپ سے پوچھا کہ دو سو درہم سے کیا زکوۃ

ادا کرنی چاہئے؟ آپ نے فرمایا کہ تیرا مسئلہ تو یہ ہے کہ دوسو درہم سے پانچ درہم دو، اور ہمارا مسئلہ یہ ہے کہ دوسو درہم بھی دیں پانچ درہم بھی دیں، میں نے کہا آپ اس مسئلہ میں کس کے مذہب پر ہیں؟ فرمایا حضرت ابوبکر صدیقؓ کے مذہب پر۔

وجد

احمد بن مقاتل علیؒ کہتے ہیں کہ ماہ رمضان میں ایک رات امام کے پیچھے آپ کے برابر صف میں کھڑا نماز پڑھ رہا، امام نے تلاوت کرتے کرتے یہ آیت کریمہ وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ (بنی اسرائیل ۔ ع ۔ ۱۰) پڑھی، یعنی اگر ہم چاہیں تو اے محمد ﷺ جو وحی ہم نے آپ پر بھیجی ہے واپس لے لیں، یہ آیت سنتے ہی آپ نے اس زور سے چیخ ماری کہ میں سمجھا اس چیخ کے ساتھ ہی آپ کی روح پرواز کر گئی، تھوڑی دیر بعد آپ کی یہ حالت تھی کانپتے تھے اور بار بار کہتے تھے، دوستوں سے یوں خطاب کیا جاتا ہے تو پھر بھلا ہم جیسے لوگوں سے کیا خطاب ہوگا۔

مقامات فقر

مقام فنا

ایک بار لوگوں نے آپ سے پوچھا کہ آپ ہمیشہ بے چین و بے قرار رہتے ہیں اس کا کیا سبب ہے؟ کیا وہ آپ کے ساتھ نہیں یا آپ اس کے ساتھ نہیں ہیں؟ فرمایا اگر میں اس کے ساتھ ہوتا تو میں ہوتا، لیکن میں محو ہوں اس میں کہ وہ ہے۔

مقام توحید

آپ اکثر وعظ میں عوام الناس کے روبرو حقیقت کی باتیں بیان فرماتے تھے، ایک بار حضرت سید الطائفہؒ نے فرمایا کہ میں نے جن باتوں کو تہ خانہ میں پوشیدہ رکھا تھا تو ان کو عوام الناس کے روبرو بیان کرتا ہے، آپ نے عرض کیا میں ہی کہتا ہوں، میں ہی سنتا ہوں، میرے سوا دونوں جہان میں کون ہے؟ یہ بات حق سے کہتا ہوں، اور حق ہی کی طرف جاتی ہے، اور شبلیؒ درمیان میں نہیں، حضرت سید الطائفہؒ نے فرمایا اگر یوں ہے تو تجھے جائز ہے۔ ایک روز آپ حضرت جنیدؒ کے مکان پر حاضر ہوئے اور دستک دی، انہوں نے پوچھا کون ہے؟ کہا حق، انہوں نے فرمایا تو حق نہیں ہے بلکہ بحق ہے۔

کرامات

کتاب آئینہ تصوف میں ہے کہ آپ سے دو سو خوارق ظہور میں آئے۔

صفائے باطن

آپ فرماتے تھے کہ جب میں بازار سے گزرتا ہوں تو لکھا اکثر لوگوں کی پیشانیوں پر سعید یا شقی کا لفظ لکھا ہوا دیکھتا ہوں

درخت کا بولنا

آپ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے عہد کیا سوائے حلال کے نہ کھاؤں گا، ایک دن صحرا نوردی میں مجھے سخت بھوک لگی تھی کہ ایک درخت انجیر سامنے آیا، میں نے چاہا کہ اس کے چند پھل توڑ کر کھالوں، ناگہاں درخت سے آواز آئی کہ اے شبلیؒ اپنے عہد کو نہ توڑو، میں ایک یہودی کی ملکیت ہوں اس لئے میرا پھل نہ کھاؤ، یہ صدائے غیب سنتے ہی میں نے ہاتھ روک لیا۔

کشف قلوب

ابوعبداللہ رازیؒ بیان کرتے ہیں کہ ابن انباریؒ نے مجھے صوف کا کپڑا پہنایا، وہ پہن کر میں حضور کی خدمت میں گیا، آپ کے سر پر ایک عمدہ کلاہ تھی، دیکھتے ہی میرے دل میں خیال آیا کہ یہ کلاہ میرے کپڑے کا جوڑ ہے، میرے پاس ہوتی تو کیا اچھا ہوتا، آپ میرے دل کی یہ بات پہچان کر مجھے گھر میں لے گئے، اور دروازہ بند کر دیا، اور فرمایا یہ صوف کا کپڑا اتار دو، میں نے اتار کے حوالے کیا پھر اپنی ٹوپی اتاری اور دونوں کو یکجا لپیٹ کے آگ میں جلا دیا۔

کشف ارواح

ایک بار آپ چند مریدوں کے ہمراہ جنگل میں جا رہے تھے، وہاں ایک کھوپڑی دیکھی کہ اس پر لکھا تھا خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃَ (الحج۔ع۔۲) آپ نے نعرہ مارا اور فرمایا کہ یہ سر کسی ولی کا ہے مریدوں نے پوچھا یہ کیسے معلوم ہوا، آپ نے فرمایا اس میں ایک راز ہے، جب تک اللہ تعالیٰ کی راہ میں دنیا و آخرت کو برباد نہ کیا جائے اس کا قرب حاصل نہیں ہوسکتا۔

جانوروں کا مرنا اور زندہ ہونا

ایک بار آپ اکیلے بیٹھے تھے، سو سے زیادہ پرندے وہاں اتر آئے، ان کی آوازوں سے آپ کی توجہ منتشر ہوئی، آپ نے قہر سے ان کی طرف دیکھا، وہ سب کے سب فوراً مر کر گر پڑے، پھر آپ نے فرمایا میرا یہ مقصود نہ تھا اور دوبارہ نظر رحم ڈالی وہ سب زندہ ہو کر اڑ گئے۔

شفائے مریض

ایک بار خلیفہ وقت سخت بیمار ہوا، ہر چند علاج کئے مگر کچھ فائدہ نہ ہوا، کچھ ماہ کی علالت کے بعد نہایت ضعف اس پر غالب ہوا، ایک دن آپ اس کے محل کے نیچے سے گزرے، خلیفہ کو معلوم ہوا، وزیر کو بھیج کر نہایت منت وسماجت سے آپ کو بلوایا، آپ نے اس کو دیکھتے ہی فرمایا کہ تو خاطر جمع رکھ، تو بالکل اچھا ہے، اور کئی مرتبہ درود شریف پڑھ کر اس کے منہ پر دم کیا، خلیفہ اسی وقت تندرست ہو گیا۔

تصرف فی الاجسام

ایک بار آپ نے شیخ ابو یعقوب ہمدانیؒ کے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا خیراک اللہ انہوں نے کہا آمین بلکہ آپ کے ہاتھ کی برکت سے تمام جسم کے بالوں سے آمین کی صدا آئی، اور آپ اس کو سن رہے تھے۔

عملیات

برائے کشف قبور

آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص یہ اسم جلالی دوپہر کے وقت قبر کے پاؤں کی طرف ہزار بار پڑھے، قبر سے جواب باصواب پائے گا، اسم جلالی یہ ہے، یا معید اجب یا کلکائیل یا دردائیل بحق یا معید۔

برائے افاقت جنون

آپ ایک دیوانہ کے پاس گئے جس کی عقل خبط ہوگئی تھی، آپ نے اس کی ہتھیلی پر حرف ق

لکھ کر اس کے گرد سات گول دائرے کھینچے اور اس کو فرمایا کہ چاٹ لے، اس نے چاٹا تو فورا تندرست ہو گیا۔

کلمات طیبات

نسخہ طریقت

ایک روز آپ بغداد کے شفا خانے میں جا نکلے، طبیب مریضوں کے لئے نسخے تجویز کر رہا تھا، آپ نے اس کو کہا اے طبیب، تجھ کو معلوم ہے کہ تیری اپنی صحت کیسی ہے؟ وہ بھی صاحب ذوق تھا، کہنے لگا میری طبیعت گناہ کے مرض میں مبتلا ہے، آپ ہی اس کا کوئی نسخہ تجویز کر سکتے ہیں، آپ نے فرمایا جاؤ، حیا کے پھول، صبر وشکر کا پھل، عجز و نیاز کی جڑ، غم کی شاخ، صدق کے پتے، ادب کی چھال، حسن اخلاق کے تخم، لے کر آنسوؤں کے پانی میں تر کرو، چالیس روز کے بعد ان کو دل کی دیگچی میں ڈال کر شوق کے چولہے پر رکھ کر، اس کے نیچے جان کی آگ جلاؤ، جب وہ خوب پک جائے تو اس کو تقویٰ کی ہوا سے ٹھنڈا کر کے شیریں زبانی کی شکر ملا کر، حفظ کی ڈبیہ میں رکھو اور اپنی طبیعت کے موافق نوش کرو، انشاء اللہ شفا پاؤ گے۔

استقامت

فرمایا استقامت دنیا میں قیامت کا دیکھنا ہے اور جو کچھ وقت کہے اس پر قیام کرنا۔

انس

فرمایا، انس یہ ہے کہ تجھے اپنے سے وحشت ہو۔

تصوف

فرمایا تصوف یہ ہے کہ تو ایسا ہو جائے جیسا کہ قبل از وجود تھا فرمایا، تصوف عصمت ہے کائنات کے دیکھنے سے اور حق تعالیٰ کی درگاہ میں بے غم بیٹھنا ہے اور حق تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام پر وحی فرمائی کہ میرا ذکر خاص ہے واسطے ذاکروں کے، اور بہشت خاص ہے واسطے مطیعوں کے، اور زیارت میری خاص ہے واسطے مسافروں کے، اور محبت میری خاص ہے واسطے محبوں کے۔

کمال کے معترف

۱ حضرت سید الطائفہ شیخ جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں ہر قوم کا ایک تاج ہے اور اس قوم کا تاج شبلیؒ ہے۔

۲ حضرت سید الطائفہؒ نے فرمایا۔ اے لوگو! شبلیؒ کو ان آنکھوں سے نہ دیکھو جن سے عوام کو دیکھتے ہیں کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی آنکھوں میں سے ایک آنکھ ہے فانہ عین من عیون اللہ تعالیٰ۔

۳ متقدمین نے تسلیم کیا ہے کہ اصول تصوف کو پہلے شیخ ذوالنون مصریؒ نے بیان کیا، پھر حضرت جنید بغدادیؒ نے انہیں ترقی دی اور ان کو مدون و منضبط کیا، اور شیخ شبلیؒ نے باآواز بلند منبر پر ان کی علانیہ تبلیغ فرمائی۔

آخری لمحات

جب آخری وقت قریب ہوا تو آپ بے قرار ہوئے اور فرمایا دو ہوائیں چل رہی ہیں، ایک لطف کی، ایک قہر کی، ہوائے لطف مقصود کو پہنچاتی ہے اور ہوائے قہر حجاب میں پھنساتی ہے، دیکھئے مجھے کس ہوا سے سابقہ پڑتا ہے؟ اگر ہوائے لطف نے گزر کیا تو بہ سبب نامرادی اور سختی اس کی امید پر کھینچ سکتا ہوں اور اگر عیاذاً باللہ ہوائے قہر کا گزر ہو تو اس سے آگے کسی سختی اور بلا کی ہستی نہیں۔

ابھی حالت نزع میں تھے کہ بہت سے لوگ جمع ہو کر جنازہ کے واسطے آگئے، آپ نے فراست سے دریافت کیا اور فرمایا، تعجب ہے مُردوں کی جماعت زندہ پر نماز پڑھنے آئی ہے۔

تلقین ذکر

اس وقت حاضرین میں سے کسی نے کہا فرمایئے لا الہ الا اللہ فرمایا جب غیر ہے ہی نہیں تو نفی کس کی کروں۔ شیخ بکیر دینوریؒ کہتے ہیں کہ اس وقت میں نے آپ کا وضو کروایا، اور داڑھی کا خلال بھول گیا، آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر داڑھی پر رکھا چنانچہ میں نے آپ کا خلال کیا پھر ایک شخص نے بلند آواز سے کلمہ پڑھنے کو کہا، فرمایا ایک مردہ زندہ کو تلقین کرتا ہے، اس کے بعد آپ خاموش ہو گئے، کچھ دیر کے بعد لوگوں نے پوچھا اب مزاج کیسا ہے؟ فرمایا میں محبوب سے جا ملا، اسی فقرہ پر روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

غسل تجہیز

شیخ بکیر دینوریؒ سے روایت ہے کہ وفات سے ایک دن پہلے آپ مجھ پر سہارا دے کر جامع مسجد کی طرف روانہ ہوئے کہ نماز جمعہ میں شریک ہوں جب کتب فروشوں کے بازار میں پہنچے تو ایک تازہ رو شخص ملا جو رصافہ سے آیا ہوا تھا، آپ نے اس کی صورت دیکھتے ہی فرمایا کہ کل مجھے اس شخص سے سابقہ پڑے گا، میں نے اس بات کا کوئی خیال نہ کیا، اور آپ کو جامع مسجد میں لے جا کر نماز پڑھوائی، پھر گھر میں واپس لایا، خدا کی قدرت اسی روز آپ کا انتقال ہو گیا، اور کسی اچھے غسل دینے الے کی تلاش ہوئی، لوگوں نے بتایا کہ بہشتیوں کے محلّہ میں ایک جوان پرہیزگار ہے جو غسل میت دیتا ہے، میں نے اس کے دروازہ پر دستک دی اور السلام علیکم کہا، فوراً اندر سے آواز آئی کہ کیا شبلیؒ کا انتقال ہو گیا؟ جب وہ باہر نکلا تو وہی جوان تھا جو بازار میں ملا تھا، آخر اس بزرگ نوجوان نے آپ کو غسل دیا۔

تاریخ وفات

حضرت شیخ ابوبکر شبلیؒ کی وفات بقول صاحب تذکرۃ الاولیاء نفحات الانس شب شنبہ ۲۸ ذی الحجہ ۳۳۴ھ اور بقول صاحب قاموس المشاہیر ۳۰ جولائی ۹۴۶ء میں بعہد خلافت المطیع باللہ فضل بن المقتدر خلیفہ عباسی کے ہوئی۔

مدفن پاک

آپ کا مزار پرانوار بغداد شریف مقبرۂ خیزران میں ہے۔

﴿آٹھویں فصل﴾

حالات حضرت شیخ عبدالواحد تمیمی رحمتہ اللہ علیہ

اوصاف جمیلہ

آپ امام الصدیقین، شمس العارفین، ہادی الموحدین، سلطان المتعبدین، خلاصہ اہل عرفان، سلالہ ارباب ایقان، خادم شریعت سالک طریقت، واقف حقیقت علیا، عارف معرفت کبرا، امام اہل سنت و جماعت تھے، حضرت شیخ بوبکر شبلیؒ کے مرید و خلیفہ اکبر تھے۔

نام و نسب

آپ کا نام نامی احمد، عبدالواحد، عبدالقادر، کنیت ابوالفضل، لقب زین الدین تھے۔ والد بزرگوار کا نام شیخ عبدالعزیز بن حارث بن اسد تھا

آپ قبیلہ بنی تمیم میں سے تھے جو کہ عرب کا ایک مشہور قبیلہ ہے اسی نسبت سے آپ کو تمیمی کہتے ہیں، آپکے آباؤ اجداد ملک یمن میں سکونت رکھتے تھے اس واسطے بعض کتابوں میں آپ کو یمنی لکھا ہے۔

بیعت و خلافت

آپ نے بیعت طریقت حضرت شیخ ابو بکر کہف الدین دلف شبلیؒ کے دست حق پرست پر کی اور انہیں کی خدمت میں رہ کر خرقہ خلافت حاصل کیا۔

بیعت روحی

آپ کو روحی بیعت حضرت سرور کائنات ﷺ اور حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظمؓ سے حاصل تھی۔

مشائخ صحبت

آپ نے والد ماجد حضرت شیخ عبدالعزیز یمنی تمیمیؒ سے بھی فیض کامل پایا، بلکہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے کتاب ''انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ'' میں حضور کو اپنے والد کا ہی مرید لکھا ہے اور انکو حضرت شیخ شبلیؒ سے خلافت پہنچنا تحریر کیا ہے۔ نیز آپ کو سید داؤد بن احمد جو

زقی ابدالؒ اور شاہ رحیم الدین ابو العباس احمد بن اسمٰعیل مکی سے بھی نعمت باطنی حاصل ہوئی اور بہرہ وافر عطا ہوا۔

مذہب

آپ مذہب حنفیہ رکھتے تھے، اور اصول طریقت میں مشرب جنیدیہ کے پابند تھے، واقف اسرار حقیقت اور امام علمائے اہل سنت والجماعت تھے۔

متابعت شیخ

آپ راہ شریعت وطریقت میں اپنے پیر دستگیر کے قدم بقدم چلے، کسی مقام میں ان سے پیچھے نہیں رہے۔

سجادہ مشیخت

جب آپ کے پیر روشن ضمیر حضرت شیخ ابو بکر شبلیؒ نے وفات پائی تو آپ ان کے مسند ارشاد اور سجادہ مشیخت پر جلوہ افروز ہوئے اور خلق کثیر کو ہدایت ظاہری وباطنی پہنچایا۔

مصاحبت خضرؑ

آپ کو حضرت خضر علیہ السلام کی مصاحبت حاصل تھی، انہوں نے ایک روز آپ کو ایک خرما دیا، اور اجازت ارشاد عطا فرمائی اور آپ نے دعائے خیر فرمائی کہ تو عبد واحد ہے، اللہ تعالیٰ تیری عمر میں برکت دے۔

کرامات

کتاب آئینہ تصوف میں ہے کہ آپ سے پانچ سو سات خوارق ظہور میں آ ـــ

عملیات

برائے حصول وحدانیت

آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص یہ ستارہواں اسم منگل کے دن نوے بار پڑھے اللہ تعالیٰ اس کو اپنی وحدانیت عطا فرمائے گا، ستارہواں اسم یہ ہے۔ یا احد انت الذی تثبت ضمائر عباد

علیٰ وحدانیتہ۔(یعنی توحید کی معرفت)

تاریخ وفات

حضرت شیخ عبدالواحد تمیمیؒ کی وفات بقول صاحب سفینۃ الاولیا و آئینہ تصوف وخزینۃ الاصفیا جلد اول ومسالک السالکین جلد اول بروز جمعہ وقت عصر بتاریخ ۹ جمادی الآخر ۴۲۵ھ بمطابق امئی ۱۰۳۴ء میں بعہد خلافت القایم بامر اللہ ابوجعفر محمد الذخیرۃ بن القادر خلیفہ عباسی کے ہوئی۔

مدفن پاک

آپ کا مزار پرانوار بغداد شریف میں اندرون مقبرہ حضرت امام احمد بن حنبل کے ہے

﴿نویں فصل﴾

حالات حضرت شیخ ابوالفرح طرطوسی رحمتہ اللہ علیہ

اوصاف جمیلہ

آپ امام العاشقین، امیر المتورعین، سلطان الواصلین، رئیس السالکین، قطب الدنیا والدین، قدوہ اولیائے زمان، زبدۂ مشائخ جہان، سلطان طریقت، برہان حقیقت، صاحب مقامات بلندوکرامات ارجمند تھے حضرت شیخ عبدالواحد تمیمیؒ کے اعظم خلفا میں سے تھے۔

نام ونسب

آپ کا نام نامی محمد، یوسف، کنیت ابوالفرح، لقب علاؤالدین، والد بزرگوار کا نام شیخ عبد اللہ بن یونس تھا۔

آپ کے آباؤ اجداد کا مسکن شہر طرطوس تھا جو ملک اندلس کا ایک پر رونق شہر ہے اس لئے آپ کے نام کے ساتھ طرطوسی کہا جاتا ہے

بیعت وخلافت

آپ کی بیعت طریقت میں حضرت شیخ ابوالفضل عبد الوحد یمنی تمیمیؒ سے تھی انہیں کی خدمت میں رہ کر خرقہ خلافت حاصل کیا۔

بیعت روحی

آپ کو روحی بیعت حضرت رسالتمآب ﷺ سے اور خواجہ فضیل بن عیاضؒ سے تھی۔

مشائخ صحبت

آپ نے اپنے والد ماجد حضرت شیخ عبداللہ طرطوسیؒ سے فیض کامل پایا، نیز سید موسے منتومی سے بھی نعمت باطنی حاصل ہوئی۔

توکل وتجرید

آپ صبرو ریاضت وتوکل میں قدم محکم رکھتے تھے، اور تجرید وتفرید میں یگانہ وقت تھے۔

کرامات

کتاب آئینہ تصوف میں ہے کہ آپ سے سات سو خوارق ظہور میں آئے۔

عملیات

برائے رحمت الٰہی

آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص یہ اٹھارہواں اسم منگل وار کی رات کو اسی بار پڑھے، اس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوگی، اٹھارہواں اسم یہ ہے "یا رؤف انت الذی لاترد المحتاجین والمساکین محروماً من بابہ"

سلسلہ طرطوسیہ

آپ سے جو سلسلہ فقر چلا اس کا نام صنف فقرا میں طرطوسیہ کہا جاتا ہے بعض طوسیہ بھی کہتے ہیں۔

تاریخ وفات

حضرت شیخ ابوالفرح طرطوسیؒ کی وفات بقول صاحب مسالک السالکین جلد اول وانوار لعارفین وتحفۃ الابرار تاریخ ۳ شعبان المعظم ۴۴۷ھ بمطابق ۱۰۵۵ء میں بعہد خلافت القائم بامراللہ ابوجعفر محمد الذخیرۃ بن القادر خلیفہ عباسی کے ہوئی۔

مدفن پاک

آپ کا مزار پرانوار شہر طرطوس میں ہے

﴿دسویں فصل﴾

حالات حضرت شیخ ابوالحسن ہنکاری رحمۃ اللہ علیہ

اوصاف جمیلہ

آپ قطب العالمین، بدرالسالکین، سلطان الاولیاء والمتقین، غوث الاسلام والمسلمین مقتدائے اہل زمان، مشائخ دوران، واقف رموز حقیقت کاشف غوامض معرفت، عظمائے اولیاء اللہ سے تھے، حضرت شیخ ابوالفرح طرطوسیؒ کے اکابر خلفا میں سے تھے۔

نام ونسب

آپ کا اسم گرامی علی، ابرہیم، کنیت ابوالحسن، القاب بزرگ شیخ الاسلام اور شرف الدین تھے۔

قاضی ابن خلکانؒ نے دفیات الاعیان میں اور امام ابن جزری نے کتاب اللباب فی معرفة الانصاب میں لکھا ہے کہ ابوالحسن علی بن احمد بن یوسف بن عرفہ ہنکاری، عتبہ بن ابی سفیان صخر بن حرب بن امیہ کی اولاد سے تھے۔

ولادت

آپ کی ولادت باسعادت بقول قاضی ابن خلکان وابن الاثیر ۴۰۹ھ بمطابق ۱۰۱۸ء میں ہنکاریہ میں ہوئی۔

تحصیل علوم

آپ نے تعلیم حاصل کرنے کے لئے کئی بلاد کا سفر کیا اور کئی علماء ومشائخ سے ملے، اور ان سے احادیث اخذ کیں، پھر اپنے وطن کو واپس آئے لوگوں میں آپ کو بڑی قبولیت حاصل ہوئی، سب کو آپ کی نسبت بڑا اچھا اعتقاد تھا، آپ بڑے کثیر الخیر والعبادت تھے، شیخ بالاعمعری ہوئے، ان سے حدیث سنی پھر ان سے جدا ہو گئے، آپ کے بعض دوستوں نے آپ سے پوچھا کہ آپ نے ان کو کیسے دیکھا اور ان کا عقیدہ کیا تھا آپ نے فرمایا ہو رجل من المسلمین (وہ ایک شخص ہے مسلمانوں میں سے)

امام ابن الاثیرؒ نے لکھا ہے کہ آپ بڑے خوبیوں والے اور عبادت والے تھے، مکہ مکرمہ میں شیخ ابوالحسن محمد علی بن صحر الازدیؒ سے اور مصر میں شیخ ابا عبداللہ محمد الفضل بن لطیفؒ سے اور بغداد میں ابی القاسم بن بشرانؒ وغیرہ علما و فضلا سے احادیث سنیں اور آپ سے ابوزکریا، یحییٰ بن عطاف الموصلیؒ وغیرہ نے استماع کیا۔

بیعت وخلافت

آپ نے بیعت طریقت حضرت شیخ ابوالفرح علاؤ الدین محمد یوسف طرطوسیؒ کے دست مبارک پر کی اور انہیں کی خدمت میں رہ کر خرقہ خلافت حاصل کیا۔

بیعت روحی

آپ کو روحی بیعت حضرت رسول اکرم ﷺ اور حضرت شیخ امام حسن بصریؒ اور سلطان ابراہیم بن ادھم بلخیؒ اور خواجہ بایزید بسطامیؒ سے حاصل تھی۔

مشائخ صحبت

آپ نے اپنے والد ماجدؒ اور سید داؤدؒ کی صحبت سے بھی فیض کامل پایا۔

عبادت وریاضت

آپ بڑی خیر کے مالک جامع عبادت وریاضت وعلم وحلم، صائم الدہر اور قائم اللیل تھے تین روز کے بعد ایک لقمہ طعام سے افطار فرماتے، نماز عشاء وتہجد کے درمیان دو ختم قرآن مجید کے کرتے۔

مقامات فقر

مقام محبوبیت

آپ نے جبل ہنکار پر متواتر چالیس برس تک چلہ کیا، اس عرصہ میں آپ پر تجلی ذات کا ظہور ہوا اور عرش سے فرش تک سب کچھ منکشف ہو گیا اور درگاہ الٰہی سے آپ کو مقام محبوبیت عطا ہوا۔

کرامات

کتاب آئینہ تصوف میں لکھا ہے کہ آپ سے ایک سو گیارہ خوارق ظہور میں آئے۔

عملیات

برائے حفظ ایمان

آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص یہ اسم جمالی نماز ظہر کے بعد ستر مرتبہ پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کو ایمان کے ساتھ محشور فرمائے گا اسم جمالی یہ ہے۔"یا مهيمن اجب يارو مانيل يار فتمانيل بحق يا مهيمن"

کلمات طیبات

ایک بزرگ نے آپ سے سوال کیا آپ شیخ الاسلام ہیں آپ نے جواب دیا کہ میں بوڑھا ہوں اسلام میں اور میری اولاد و احفاد سے ایک جماعت نکلی ہے، جو بلندی چاہتی ہے نزدیک بادشاہوں کے اور بلند ہوتا ہے مرتبہ ان کا بعض ان میں سے فقہا ہیں اور بعض امرا۔

تاریخ وفات

حضرت شیخ ابوالحسن ہنکاریؒ کی وفات بقول صاحب سفینۃ الاولیا و مسالک السالکین جلد اول، وفیات الاعیان بتاریخ یکم محرم الحرام ۴۸۶ھ اور بقول صاحب تاریخ جدید یکم فروری ۱۰۹۳ء میں بعہد خلافت المقتدی بامراللہ ابوالقاسم عبداللہ بن قائم خلیفہ بست ہفتم عباسی کے ہوئی۔

مدفن پاک

آپ کا مزار پرانوار بغداد شریف میں ہے

﴿گیارہویں فصل﴾

حالات حضرت قاضی شیخ ابوسعید مخزومی رحمۃ اللہ علیہ

اوصاف جمیلہ

آپ سراج العالمین، فخر السالکین، قطب الاقطاب، مظہر رب الارباب، ممہد قواعد اسلام، مبین الحلال والحرام، سلطان الاولیا برہان الاتقیا، قدوہ عارفان، قبلہ سالکان، پیر طریقت، واقف حقیقت، جامع علوم ظاہر و باطن تھے، حضرت شیخ ابوالحسن ہنکاری کے بڑے خلفاء سے تھے۔

نام ونسب

آپ کا اسم گرامی محمد کنیت ابوسعید، القاب بزرگ، مصلح الدین، قاضی القضاۃ۔

والد بزرگوار کا نام شیخ علی بن حسین بن بندار المخزومی بغدادی تھا۔

مخزم بغداد شریف کے ایک محلّہ کا نام ہے۔

بیعت وخلافت

آپ کی بیعت طریقت حضرت شیخ ابوالحسن شرف الدین علی القرشی الہنکاری سے تھی اٹھارہ سال ان کی خدمت میں رہ کر ریاضات شاقہ کیں، اورخرقہ خلافت حاصل کیا۔

بیعت روحی

آپ کو روحی بیعت حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اصحاب سبعہؓ اور ائمہ اثناعشرؒ سے تھی۔

مشائخ صحبت

آپ نے سید یونسؒ اور شیخ صدابدالؒ اور شیخ ابوالفضل سرخسیؒ کی صحبت سے بھی فیض کامل پایا۔

مذہب

آپ حنبلی المذہب تھے اور جماعت حنابلہ کے اصول وفروع میں شیخ وامام تسلیم کئے جاتے تھے، خلیفہ وقت کی طرف سے قاضی القضاۃ کا منصب آپ کو ملا ہوا تھا۔

بنائے مدرسہ

آپ نے مدرسہ باب الازج بغداد کی بنیاد رکھی اور علوم شرعیہ کی تعلیم و تدریس شروع کی، اکثر فضلائے زمان آپ کے تلامذہ میں سے تھے آپ نے اپنی زندگی میں ہی یہ مدرسہ حضرت غوث الثقلینؒ کو سپرد کر دیا۔

مصاحبت خضر

آپ کو حضرت خضر علیہ السلام کی مصاحبت حاصل تھی، ان سے بہت فوائد علم ظاہری و باطنی اخذ کیے۔

کرامات

کتاب آئینہ تصوف میں ہے کہ آپ سے سات سو خوارق ظہور میں آئے۔

مکاشفہ

حضرت غوث الثقلینؒ سے منقول ہے کہ میں نے ابتدائے حال میں اللہ تعالیٰ سے عہد کیا تھا کہ میں کچھ نہیں کھاؤں گا جب تک مجھے نہ کھلائیں گے، اور نہ ہی کچھ پیوں گا جب تک مجھے نہ پلائیں گے، چنانچہ اسی طرح برج عجمی میں مجھے فاقہ سے چالیس دن گزر گئے، بعد اس کے ایک شخص آیا، اور کچھ کھانا پانی میرے سامنے رکھ کر چلا گیا، شدت بھوک سے قریب تھا کہ میرا نفس طعام پر جا پڑے لیکن میں نے کہا واللہ جو عہد میں نے خدا سے کیا ہے وہ کبھی نہ توڑوں گا، آخر میرا نفس الجوع الجوع کی فریاد کرنے لگا، مگر میں نے کچھ لحاظ نہ کیا، اسی اثناء میں حضرت قاضی القضاۃ شیخ ابو سعید مبارک مخزومی میرے پاس سے گزرے، اور وہ آواز گوش باطن سے سن کر فرمایا اے عبدالقادر کیا حال ہے؟ میں نے کہا یہ اضطراب و بے تابی نفس کی ہے لیکن روح ابھی اپنے عہد پر قائم ہے، اور اپنے خداوند کے مشاہدہ انوار میں ہے، آپ نے فرمایا میرے گھر چلو، میں نے دل میں کہا کہ مجھے جب تک کوئی ساتھ نہ لے جائے گا میں نہ جاؤں گا، ناگاہ حضرت خضر علیہ السلام تشریف لائے، اور مجھے اپنے ساتھ حضرت شیخ ابو سعید کے گھر لے گئے، دیکھا کہ حضرت شیخ میرے انتظار میں دروازہ پر کھڑے ہوئے ہیں، دیکھ کر فرمایا اے عبدالقادر تم نے میرے کہنے پر اکتفا نہ کی کہ حضرت خضر علیہ السلام کو آنا پڑا، پھر مجھ کو گھر کے اندر لے گئے، اور اپنی مسند خاص پر

بٹھایا، اور اپنے ہاتھ سے مجھے کھانا کھلایا اور پانی پلایا، یہاں تک کہ میں میر ہو گیا، پھر مجھے خرقہ فقر پہنایا اور میں نے آپ کی صحبت کو لازم پکڑا۔

عملیات

برائے حصول حوائج

آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص یہ اسم جلالی نماز فجر کے بعد سو بار پڑھے اس کے تمام کام دینی و دنیوی حاصل ہوں گے، اسم جلالی یہ کہ "یا بدوح اجب یا جبرائیل یا رفتمائیل بحق یا بدوح"

برائے رشد

آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص یہ انیسواں اسم بدھ وار کے روز ستر مرتبہ پڑھے اللہ تعالی اس کو مرشد کامل ملا دے گا، جو اس کو ہر بات میں ارشاد کرے گا۔ انیسواں اسم یہ ہے، "یا رشید انت الذی ترزق لاهل معرفته قربه و وصاله"

تاریخ وفات

حضرت شیخ ابو سعید مخزومیؒ کی وفات بقول صاحب سفینۃ الاولیا و تحفۃ الابرار بتاریخ ۷ محرم الحرام ۵۱۳ھ بمطابق ۱۲ اپریل ۱۱۱۹ء میں بعہد خلافت المسترشد باللہ ابو المنصور الفضل خلیفہ عباسی کے ہوئی۔

مدفن پاک

آپ کا مزار پر انوار بغداد شریف باب الازج میں ہے

﴿بارہویں فصل﴾

حالات حضرت غوث الاعظم شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

اوصاف جمیلہ

سر دفتر اہل ایمان، مقدم اصحاب عرفان، معدن صدق وصفا، خزینہ حلم وحیا، افضل الاولیا، سلطان الاصفیا، مالک ملک مروت خورشید سپہر فتوت، مظہر عز وکمال، شاہد ذوالجلال، مقرب بارگاہ احدیت، مقدس درگاہ صمدیت، اجلا ارباب ولایت، گوہر کان ہدایت، محبوب سبحانی، قطب ربانی، غوث صمدانی، معشوق حقانی، مطلوب یزدانی، عارف لاثانی، حضرت سید سلطان مخدوم شیخ عبدالقادر محی الدین الحسنی الجیلانی رحمة الله عليه

آپ کمال اولیا اہل بیت نبویہ واعاظم سادات حسنیہ سے ہیں، خرقہ خلافت وارشاد حضرت قاضی شیخ ابوسعید مصلح الدین مبارک بن علی المخزومیؒ سے حاصل کیا تھا۔

نام وکنیت

آپ کا نام عبدالقادر، کنیت ابومحمد، القاب گرامی محی الدین، محبوب سبحانی غوث الثقلین وغیرہ تھے۔

تاریخ ولادت

آپ کی ولادت باسعادت بوقت شب یکشنبہ بتاریخ یکم رمضان المبارک ۴۷۰ھ مطابق ۱۰۷۸ء میں بمقام گیلان ہوئی، اور آپ کی پیدائش از قسم خرق عادت ہوئی کیونکہ آپ کی والدہ محترمہ کی عمر اس وقت ساٹھ سال تھی۔

کتاب الروض الزاہر کے مصنف نے لکھا ہے کہ آپ مقام جیل کی طرف منسوب ہیں جسے گیل وگیلان بھی کہتے ہیں۔

تعلیم وتربیت

آپ ولی پیدائشی تھے بچپن میں ہی والد بزرگوار کا سایہ شفقت سر سے اٹھ گیا والدہ ماجدہ کی آغوش میں تربیت پائی، شروع سے ہی آپ کی طبیعت مشاغل دنیا سے کنارہ کش تھی، اور ابھی

بچپنے میں لڑکوں کے ساتھ کھیلنا چاہتے تو غیب سے آواز آتی اِلَیَّ یَا مُبَارِکُ یعنی ادھر آ وائے برکت والے آپ یہ آواز سن کر والدہ صاحبہ کی گود میں چلے جاتے۔

آپ دس برس کی عمر میں اپنے شہر کے مکتب میں پڑھنے جایا کرتے۔ فرشتے آپ کے گرد چلتے جب مدرسہ میں پہنچتے تو فرشتے کہتے افسحوا لِوَلِیِّ اللّٰہ یعنی ولی اللہ کیلئے جگہ خالی کرو۔ آپ نے قرآن مجید جیلان میں ہی حفظ فرمایا۔

سفر بغداد

جب آپ کی عمر اٹھارہ برس ہوئی تو آپ نے تحصیل علم کیلئے بغداد کا قصد کیا، اس کی وجہ ریاض الحیات میں شیخ عبداللہ فارمدیؒ سے یوں منقول ہے کہ فرمایا حضور نے کہ میں ایک روز ایام طفولیت میں عرفہ کے دن باہر شہر سے نکلا، اور ایک بیل کے پیچھے اُسکے پکڑنے کو دوڑا، اس نے میری طرف پلٹ کر کہا اے عبدالقادر! مَالِھٰذَا خُلِقْتَ وَ لَا بِھٰذَا اُمِرْتَ یعنی آپکو اس کام کیلئے پیدا نہیں کیا گیا ہے اور نہ اس کا آپکو حکم دیا گیا ہے میں یہ سن کر ڈرا اور ترساں ولرزاں گھر آیا، اور کوٹھے پر چڑھا تو دیکھا کہ حاجی لوگ عرفات میں کھڑے ہیں یہ حالت دیکھ کر والدہ ماجدہؒ کے پاس آیا، اور گذشتہ ماجرا سنا کر بغداد جانے کی اجازت چاہی تا کہ وہاں جا کر تحصیل علم شریعت وطریقت وزیارت صالحین بجالاؤں، والدہ صاحبہؒ رونے لگیں اور اسّی دینار جو میرے باپ کی میراث تھے لائیں، اس میں سے چالیس دینار میرے پیراہن میں زیر بغل سی دئے، اور چالیس دینار میرے بھائی کے واسطے رکھے، اور مجھ سے عہد لیا کہ ہمیشہ سچ بولنا اور جھوٹ بات کبھی منہ سے نہ نکالنا، پھر مجھے رخصت کرنے کے لئے دروازہ تک آئیں، اور آہ سرد کھینچ کر خدا کے سپرد کیا، اور فرمایا اب سوائے قیامت کے ہماری ملاقات نہ ہوگی۔ بعدازاں حضور ایک قافلہ کے ہمراہ بغداد کو روانہ ہوئے جب ہمدان سے آگے بڑھے تو ایک گروہ ڈاکوں کا ملا اور سب قافلہ کا مال اسباب لوٹ لیا، ایک سوار نے آپ سے پوچھا کہ آپکے پاس کیا ہے؟ آپ نے فرمایا چالیس دینار زیر بغل سلے ہوئے ہیں، پھر ایک دوسرے سوار نے پوچھا اُس کو بھی یہی جوابدیا، پھر سردار ڈاکوں نے پوچھا تو اس کو بھی یہی جواب دیا الغرض وہ سب ڈاکو جو گنتی میں ساٹھ تھے آپ کی صداقت دیکھ کر آپ کے ہاتھ پر تائب ہوئے۔

استفادہ

آپ چار سو میل سے زائد اور تکلیف دہ اور خطرناک سفر طے کر کے ۴۸۸ھ میں شہر بغداد

میں پہنچے اور مشہور محدثین علمائے متقین سے استفادہ علوم کیا۔

تکالیف کی برداشت

شیخ ابوعبداللہ نجارؒ سے مروی ہے کہ فرمایا آپ نے مجھ پر ایسی سختیاں گذری ہیں کہ اگر وہ پہاڑوں پر گذرتیں تو پھٹ جاتے، مجھ پر جب سختیوں کا ہجوم ہوتا تو میں زمین پر لیٹ جاتا اور یہ آیہ کریمہ پڑھتا تھا فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۙ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ؕ (الانشراح) پس میری ساری کلفتیں دور ہو جاتیں اسی طرح آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جب میں طالبعلمی کے زمانہ میں مشائخ واساتذہ سے علم فقہ پڑھا کرتا تھا تو سبق پڑھ کر جنگل کی طرف نکل جایا کرتا تھا، اور بغداد میں نہ رہا کرتا تھا، صرف جنگلوں بیابانوں کے ویران اور خراب مقامات میں دن ہو یا رات، آندھی ہو یا جھکڑ، موسلا دھار مینہ ہو یا اولوں کی بارش، اپنی زندگی بسر کیا کرتا تھا، اس وقت میں سر پر ایک چھوٹا سا عمامہ باندھتا اور صوف کا جبہ پہنا کرتا تھا، برہنہ پا کانٹوں اور پتھریلی زمینوں پر گھومتا رہتا تھا، کاہو ساگ اور دیگر ترکاریوں کی کونپلیں جو مجھے دریائے دجلہ کے کنارے مل جایا کرتیں کھایا کرتا تھا، الغرض کوئی مصیبت مجھ پر ایسی نہ گذرتی تھی جس کو میں نبھا نہ دیتا۔

تکمیل علم

باوجود ان شدید مصائب اور تکالیف کے آپ نے علاوہ دیگر علوم کے علم قرآت، علم تفسیر، علم حدیث، علم فقہ، علم کلام، علم لغت، علم ادب، علم نحو، علم صرف، علم عروض، علم مناظرہ، علم تاریخ، علم انساب، علم فراست وغیرہ علم میں خصوصیت کے ساتھ وہ شہرت اور ناموری حاصل کی کہ علمائے بغداد کیا علمائے زمانہ سے سبقت لے گئے۔

ان علوم کی سند تکمیل آپ نے ماہ ذی الحجہ ۴۹۶ھ میں حاصل کی۔

آثار ولایت

بچپن ہی سے آپ کی پیشانی سے آثار تقدس و بزرگی، علامات تقوی و پرہیزگاری نمایاں اور انوار معرفت و ولایت تاباں تھے جو بڑے زور سے اس امر کی شہادت دیتے تھے کہ یہ ہلال عنقریب اقطاب عالم پر بدر ہو کر چمکے گا۔

جہاد بالنفس

آپ نے فرمایا ہے کہ ابتدا میں میرا نفس اگر مجاہدہ کا کوئی طریقہ اختیار کرتا تو اس پر ہمیشہ قائم

رہتا، شہروں کے ویرانوں اور خراب مقامات میں بسر کرتا تھا، اور ہر طرح کی مصیبتیں جو مجھ پر گذرتیں ان کو نباہتا اور اپنے نفس کو بڑی بڑی ریاضتوں اور مجاہدوں میں ڈالتا، چالیس چالیس روز تک بے آب و دانہ بسر کرتا، اور عبادت و ریاضت میں مشغول رہتا، اور ایسا بھی ہوتا کہ ایک سال ساگ پات اور ردی چیزیں کھاتا، اور پانی نہ پیتا، اور ایک سال صرف پانی پیتا اور کچھ نہ کھاتا، اور ایک سال بغیر کچھ کھائے پئے بسر کرتا، اور سونا ترک کر دیتا تھا۔

سیاحت عراق

شیخ ابولسعود احمد بن ابوبکر خزمیؒ کا بیان ہے کہ فرمایا حضور نے کہ میں مدت پچیس سال تک صحرائے عراق اور ویران مقامات میں اس صورت وحیثیت سے پھرتا رہا ہوں کہ نہ مجھ کو کوئی جانتا تھا، اور نہ میں کسی کو پہچانتا تھا، رجال الغیب اور جنات گروہ کے گروہ میرے پاس آتے، اور میں طریق حق اور وصول الی اللہ کی ان کو تعلیم دیتا تھا۔

ملاقات خضرؑ

اثنائے سیاحت آپ کی حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی انہوں نے تین سال تک ایک جگہ ٹھہرے رہنے کا آپ سے عہد کیا، آپ باقاعدہ وہیں ٹھہرے رہے پھر بحکم الٰہی بغداد میں آئے۔

برج عجمی

شیخ ابو العباس احمد بن یحییٰ بغدادی المعروف بہ ابن الدیبقیؒ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا میں گیارہ سال برج قلعہ بغداد میں ریاضت وعبادت میں مشغول رہا کہ بوجہ میرے قیام کے وہ برج عجمی مشہور ہو گیا۔

بیعت طریقت

اسی برج عجمی میں ایک مرتبہ آپ نے چالیس روز بلا خورد ونوش چلہ کیا تو حضرت خضر علیہ السلام نے آپ کو مل کر شیخ ابوسعیدؒ کے گھر جانے کو کہا، چنانچہ آپ وہاں حاضر ہوئے، اور حضرت قاضی شیخ ابوسعید مبارک مخزومی کے دست حق پرست پر بیعت کی، اور ان کے حلقہ ارادت میں داخل ہوئے۔

خرقہ خلافت

پیر روشن ضمیر نے آپ کو اپنے سند خاص پر بٹھایا، اور اپنے دستِ مبارک سے آپ کو کھانا کھلایا، اور آپ کو خرقہ ولایت وخلافت عطا کیا اور فرمایا اے عبدالقادر یہ وہ خرقہ ہے جو حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بتوسط حضرت علیؓ وخواجہ حسن بصریؒ دست بدست مجھ تک پہنچا ہے، اس خرقہ کے پہنتے ہی آپ پر اور بھی برکات وتجلیات آلہیہ نے ظہور کیا۔

بیعت روحی

آپ کو روحی بیعت حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرات خلفائے اربعہ سے تھی۔

مشائخ صحبت

آپ نے اپنے والد بزرگوار حضرت سید ابو صالح نورالدین موسیٰ جنگی دوست محبوب الحسنی الجیلانیؒ اور حضرت شیخ ابو الخیر حماد بن مسلم دباس بغدادیؒ اور حضرت شیخ ابو یعقوب یوسف بن ایوب ہمدانیؒ اور حضرت شیخ تاج العارفین ابو الوفا اویسیؒ اور حضرت شیخ احمد اسود دنیوری کی صحبت سے بھی فیض کامل پایا۔

آپ نے جمیع سلاسل صدیقیہ، فاروقیہ، عثمانیہ، علویہ حسنیہ جدیہ، علویہ حسینیہ علویہ حبیبیہ میں خلافت پائی تھی

کثرت فیوض

آپ کا فیضان علم ظاہر وباطن اس قدر شہرہ آفاق ہوا کہ ہر طرف سے لوگ آپ کے پاس آکر جمع ہوگئے اور ایک بڑی جماعت فضلاء وصلحا کی آپ کے پاس تیار ہوگئی، لوگ آپ سے علم حاصل کر کے اپنے شہروں کو گئے، اور آپ کے مرید تمام ملکوں میں پھیل گئے۔ ہر شخص آپ کے اوصاف پسندیدہ اور خصائل حمیدہ کی نسبت رطب اللسان ہوا، کسی نے ذوالبیانین، کسی نے صاحب برہانین، کسی نے کریم الجدین والطرفین، کسی نے امام الفریقین والطریقین، کسی نے ذوالسرجین والمنہاجین آپ کو کہا، اور خلق کثیر نے آپ سے علم وفضل حاصل کیا ہے، جس کی تعداد شمار سے باہر ہے، اور بہت سے علما وفضلا وصلحائے امت آپ کی طرف منسوب ہوئے ہیں۔

پیشینگویاں

آپ کے متعلق قبل از ولادت و پیش از ظہور حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت خضر علیہ السلام، اور حضرت امام حسن مجتبیٰؓ، اور حضرت امام زین العابدینؒ اور حضرت امام حسن عسکریؒ، اور شیخ ابو بکر بن ہوار بطائحیؒ، اور شیخ جنید بغدادیؒ اور شیخ ابو احمد عبد اللہ بن علی بن موسےؒ، اور شیخ عقیل منجی اور شیخ علی بن وہبؒ، اور شیخ ابو بکر خرازؒ، اور شیخ خراز بن مستودی بطائحیؒ اور شیخ تاج العارفین ابو الوفاؒ اور شیخ حماد بن مسلم دباسؒ وغیرہ بزرگان دین نے پیشینگویاں فرمائی تھیں، جو حرف بحرف پوری ہوئیں۔

معمولات

عبادت وریاضت

آپ کثرت عبادت وشدت ریاضت میں نہایت مستقل مزاج وراسخ قدم تھے، آپ کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت موجزن تھی اوائل حال میں بھی آپ کبھی سست نہیں ہوئے، اکثر دن کو روزہ رکھتے، اور ہر نماز پنجگانہ کے لئے تازہ وضو اور غسل کرتے۔

شیخ ابو الحسنؒ کہتے ہیں کہ فرمایا آپ نے میں نے چالیس سال تک عشا کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی، اور پندرہ برس تک یہ حال رہا کہ بعد نماز عشاء کے ایک پاؤں پر کھڑا ہو کر قرآن مجید شروع کرتا، اور تا وقت سحر ختم کر دیتا، ایک رات میرے نفس نے بہت آرزو کی کہ اگر ایک لحظہ آرام کر کے تازہ ہو کر نماز پڑھے تو کیا مضایقہ ہے مگر میں نے کچھ لحاظ نہ کیا، اور اسی طرح ایک پاؤں پر کھڑا رہا، اکثر اوقات خواب مجسم ہو کر میرے سامنے آتا ہیں اس پر خفا ہوتا وہ دفع ہو جاتا۔

شیخ ابو محمد عبد اللہ بن ابو الفتح ہرویؒ کہتے ہیں کہ میں چالیس سال تک آپ کی خدمت میں رہا ہمیشہ آپ کو دیکھا کہ عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھتے، اور ہر وقت باوضو رہتے، اگر اتفاقاً وضو ٹوٹ جاتا تو فوراً تجدید فرماتے، اور جب وضو کرتے دو رکعت نفل پڑھتے، اور بعد نماز عشاء کے خلوت میں تشریف لے جاتے اور صبح تک باہر نہ آتے، اگر رات کو خلیفہ بھی آتا تو سوائے صبح کے ملاقات نہ ہوتی۔

اشغال واوراد

آپ اول شب میں نماز پڑھتے پھر ذکر میں مشغول ہوتے، جب تہائی شب گذر جاتی تو فرماتے اَلْمُحِیْطُ الْعَالِمُ الْحَسِیْبُ الْفَعَّالُ الْخَالِقُ الْبَارِیُ الْمُصَوِّرُ اور ہوا میں اڑتے اور نگاہ سے غائب ہو جاتے پھر تھوڑی دیر کے بعد نماز میں مشغول پائے جاتے اس کے بعد قرآن مجید کی تلاوت فرماتے جب دو تہائی رات گذر جاتی سجدہ طویل کرتے، اور روئے مبارک زمین پر رکھتے اور پھر طلوع فجر تک مراقبہ اور مشاہدہ میں منہ ڈھانک کر روبقبلہ بیٹھے رہتے۔

بعد طلوع فجر کے دعا و عجز میں مشغول ہوتے، اس وقت آپ کو انوار الٰہی ایسا چھپا لیتے کہ اگر کوئی شخص آپ کو نظر بھر کر دیکھتا تو غالباً اس کی بصارت جاتی رہتی، اکثر آپ کو خلوت سے آواز السلام علیک آتی اور آپ وعلیکم السلام اس کا جواب دیتے، پھر خلوت سے باہر آکر نماز صبح ادا کرتے۔

شیخ عثمان بغدادیؒ سے مذکور ہے کہ آپ ہر شب دو سو رکعت نماز نفل پڑھتے اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے سورۂ مزمل یا سورۂ الرحمٰن پڑھتے اور جب سورۂ اخلاص پڑھتے تو کم از کم سو سو بار پڑھتے، پھر ایک قرآن ختم کر کے نماز تہجد ادا کرتے اور بعد تہجد کے چہل اسماء کو تین سو ساٹھ بار پڑھ کے فجر کی نماز پڑھتے، اور دعائے سیفی، اور دعائے بآیۃ العظمت، اور بآیۃ القدرت، اور بآیۃ الکرامت، اور دعائے سیف اللہ، اور دعائے عظمت کبیر بعد نماز چاشت یا مابین ظہر و عصر کے ورد کیا کرتے، اور شجرہ طیبہ جنیدیہ جو آپ کو اپنے پیر طریقت حضرت شیخ ابو سعید مخزومیؒ سے ملا تھا، اور درود اکبر، اور ننانوے نام جناب باری تعالیٰ اور ننانوے نام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بعد عصر کے پڑھا کرتے۔

مجاہدہ

آپ کے مجاہدے کا یہ حال تھا کہ ایک بار چار برس تک چلہ سے نہیں نکلے اور اس درمیان میں سات سات روز کا روزہ ہوتا تھا، اور نفاست طبیعت کی یہ کیفیت تھی کہ اگر بہ تقاضا جسم عنصری وقوع حدث ہو جاتا تو آپ بجائے وضو کے غسل کرتے اور غسل کیلئے دریا یا تالاب پر تشریف لے جاتے۔

تدریس

آپ چونکہ مجمع علوم وفنون اور نہایت عالی ہمت اور سیر چشم تھے جو طلبا آپ کے پاس آجاتے ان کو پھر کسی کے پاس جانے کی ضرورت نہ ہوتی تھی، آپ کثرت سے طلبا کو پڑھایا کرتے تھے، چھ سو طلبا ایسے تھے جن کو آپ علم تصوف وتوحید کی تعلیم دیتے تھے۔

شریف ابوالعباس حسینی موصلیؒ کہتے ہیں کہ آپ کو تمام علوم میں مہارت کامل حاصل تھی، آپ کے مدرسہ میں صبح کے وقت ایک درس حدیث کا، ایک درس فروعات مذہبی کا، اور ایک درس اخلاقیات پر ہوا کرتا تھا، پھر سہ پہر کو تفسیر وحدیث ومذہب واخلاقیات واصول وعلم نحو کا سبق دیتے تھے، اور ظہر کے بعد قرآن مجید ہفت قرات سے اور اس کا ترجمہ پڑھایا کرتے تھے، جو کوئی آپ کے پاس علوم دینیہ میں سے کوئی علم حاصل کرنے آتا وہ آپ کے علم میں آپ کا ہمیشہ محتاج رہتا، مگر تھوڑے عرصہ میں دوسروں پر فائق ہو جاتا۔

افتاء

آپ کی ذات چونکہ مرجع علمائے آفاق تھی، آپ کے پاس دور دراز شہروں اور ملکوں سے مشکل مسائل حل کیلئے آتے اور آپ فوراً ابلا مطالعہ کتب اور خوض وفکر کے اس کا جواب باصواب لکھ دیتے کہ علماء کو بھی اس میں مجال چون وچرا کی نہ ہوتی۔

ایک بار ملک عجم سے ایک استفتا آیا کہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین کہ ایک شخص نے ساتھ تین طلاق کے قسم کھائی ہے کہ وہ ایسے وقت میں عبادت کرے گا کہ افراد انسانی میں سے کوئی شخص کسی جگہ اُس کا شریک نہ ہو، پس وہ کونسی عبادت کرے کہ قسم کے ٹوٹنے سے پاک ہو؟ علمائے عراقین اس سوال کے جواب سے عاجز آئے، جب وہ استفتاء حضور کے پاس آیا تو آپ نے فوراً یہ جواب باصواب ثبت فرمایا کہ اس شخص کے لئے مطاف کعبہ خالی کرادیا جاوے، اور وہ ایک ہفتہ اکیلا طواف کرے، اور طلاق سے محفوظ رہے، اس واسطے کہ طواف کعبہ خود عبادت ہے، تمام دنیا میں کوئی شخص اس عبادت میں اس کا شریک نہ ہوگا۔

آپ حنبلی مذہب رکھتے تھے، اور حضرت امام شافعیؒ اور حضرت امام احمد حنبلؒ کے مذہب کے مطابق فتویٰ دیا کرتے تھے۔

اخلاق وعادات

آپ شریف اخلاق کے مجسمہ تھے، باوجود اس جلالت قدر اور علو رفعت اور وسعت علم کے ہمیشہ ضعیفوں کے ساتھ بیٹھتے، اور فقرا و مساکین کے ساتھ تواضع وتکریم سے پیش آتے، بڑوں کی عزت کرتے، چھوٹوں پر شفقت فرماتے، مہمانوں اور ہمنیشوں کو عزیز رکھتے، سب کے ساتھ نہایت شگفتہ روئی اور دلجوئی سے پیش آتے ہر ایک کو یہی معلوم ہوتا کہ حضور مجھ سے ہی زیادہ شفقت ومحبت رکھتے ہیں۔ اگر اپنے ہمنشینوں میں سے کسی کو غائب پاتے تو اس کا حال پوچھتے، اگر غلطی سے کسی سے کوئی قصور سرزد ہو جاتا تو آپ اس سے درگزر فرماتے، اگر کوئی کسی بات پر قسم کھالیتا تو آپ اس کو سچ مان لیتے، اور اپنے علم وکشف کو چھپاتے آپ کی زبان سے کلمہ بد کبھی نہیں نکلا، اپنے نفس کے لئے کبھی کسی پر غصہ نہیں کیا، مگر جب کوئی محارم الٰہی کی بے حرمتی کرتا تو آپ سختی سے گرفت کرتے، آپ کو اہل علم وطالبان حق واہل مجاہدہ مراقبہ سے نہایت انسیت اور اہل ہوا وبدعت سے سخت نفرت تھی، آپ کے مزاج میں حد درجہ کی حیا تھی، اور آپ بڑے زاہد ومتقی، وسیع الصدر، کریم النفس، رحیم القلب، راستگو، اور اپنے عہد وپیمان کو پورا کرنے والے تھے، فروتنی وکسر نفسی کا یہ حال تھا کہ اکثر بازار جا کر اشیائے ضروری خود خرید لاتے، یہاں تک کہ اگر غلام بیمار ہوتے تو آٹا بھی چکی میں پیس لیتے، اور خود گوندھ کر روٹیاں پکا کے ہر ایک کو تقسیم کرتے، اور جو شخص بارادۂ سلوک داخل سلسلہ عالیہ ہوتا اس کو شجرۂ طیبہ اپنے ہاتھ سے لکھکر عنایت فرماتے، اور جب کوئی فرد یا بزرگ آپ کی زیارت کو آتا تو آپ اس کی تکریم کرتے، اور تعظیم کے واسطے کھڑے ہو جاتے اور ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ ابتدا سلام کی آپ ہی فرماتے، آپ نے کسی صاحب حشمت واہل دولت کی کبھی تعظیم نہیں کی، اور نہ کبھی امراء ووزراء کے گھر گئے، آپ جب امرا سے کلام کرتے تو اس میں کچھ سختی اور نصیحت میں مبالغہ ہوتا، اگر آپ خلیفہ کو کچھ لکھتے تو اس طرح تحریر فرماتے کہ "عبد القادر تجھ کو یوں فرماتا ہے اور اس کا فرمان تجھپر نافذ اور تیرے لئے سودمند ہے، اور وہ تیرا پیشوا اور تجھ پر حجت ہے" خلیفہ جس وقت تحریر مبارک کو پاتا چومتا اور آنکھوں سے لگاتا اور کہتا کہ اعلیٰ حضرت ٹھیک فرماتے ہیں، آپ نے کبھی کسی سائل کا سوال رد نہیں کیا، اپنا کپڑا تک دے دیتے، اگر صبح آپ کے پاس ہزار دینار بھی ہوتا تو شام تک سب خیرات کر دیتے، سو سو غلام خرید کر شرف بیعت سے مشرف فرما کر اور مقام ولایت سے مستفیض فرما کر آزاد کر دیتے، ہر ایک

شب کو آپ کا دستر خوان وسیع کیا جاتا تھا، جس پر آپ کے مہمان کھانا کھاتے، آپ نذرانہ قبول کرتے، فتوح کو رد نہ کرتے، اور حاضرین پر تقسیم کر دیتے۔

مواعظ حسنہ

وعظ کی ابتدا

روز شنبہ سولھویں شوال ۵۲۱ھ کو آپ نے سرور کائنات حضرت رسول اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا، حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اے لخت جگر عبد القادر تم کیوں لوگوں سے کلام نہیں کرتے اور وعظ و نصیحت نہیں کہتے، آپ نے عرض کیا اے پدر مہربان میں ایک عجمی شخص ہوں فصحائے عرب کے سامنے کس طرح زبان کھولوں، اس پر آنحضرت ﷺ اور حضرت علی المرتضےؓ نے اپنے لعاب دہن آپ کے منہ میں ڈالے، اس کے بعد دریائے سخن آپ کے منہ سے موجزن ہوا، اور ربط کلام کا وہ غلبہ ہوا کہ ضبط کا یارا نہ رہا۔

ہجوم خلق

آپ نے جب اپنی زبان مبارک وعظ میں کھولی تو خاص وعام کے اژدحام کی یہ کیفیت ہوئی کہ مجلس میں بیٹھنے کی جگہ نہ رہی، آخر عید گاہ میں جو بغداد کے محلہ حلبہ میں واقعہ تھی جا کر وعظ کہنا شروع کیا، وہاں بھی باوجود وسعت کے تنگی ہوئی، پھر شہر سے باہر بڑی عید گاہ میں جا کر جلسہ وعظ ونصیحت کا قائم کیا، وہاں بھی خلائق بے شمار پیادہ وسوار آتی، اور مجلس میں چاروں طرف کھڑے رہتے تھے، اس وقت مجلس میں ستر ہزار آدمی ہوتے تھے۔

رجال الغیب

آپ کی مجلس وعظ میں علاوہ بیشمار ابرار واخیار کے ان سے سوچند بڑھ کر وہ ہوتے تھے جو نظر نہیں آتے تھے، اور ہوا پر صف بستہ کھڑے رہتے تھے، ارواح انبیائے کرام واولیائے عظام اور اکثر ملائکہ وجنات بھی حاضر رہتے تھے، شیخ ابوسعید قیلویؒ کہتے ہیں کہ میں نے بارہا حضرت رسول اکرم ﷺ ودیگر انبیاء علیہم السلام کو آپ کی مجلس عالی میں جلوہ فرما دیکھا ہے، اور ملائکہ ورجال الغیب بھی گروہ در گروہ حاضر رہتے، اور حضرت خضر علیہ السلام تو ہمیشہ تشریف لایا کرتے تھے۔

کیفیت سامعین

آپ جب منبر پر جلوہ افروز ہو کر انواع علوم مشتہر وغیر مشتہر سے تکلم فرماتے تھے، جس وقت یہ کلمہ ارشاد فرماتے چھوڑا ہم نے قال کو اور پلٹے ہم حال کی طرف، پھر تو یہ حال ہوتا کہ سامعین وجد میں آ کر بیخود و بے حال ہو جاتے، کوئی زار زار روتا، کوئی آہیں بھرتا، کوئی نعرہ مارتا، کوئی مدہوشانہ سر کو پیٹتا، کوئی زمین پر لوٹتا کوئی بے ہوش ہوتا یہاں تک کہ اکثر دو چار جنازے مجلس مقدس سے دست بدست اٹھائے جاتے۔

وعظ مبارک

حضرت شیخ ابوعبداللہ عبدالوہابؒ سے روایت ہے کہ آپ ہفتہ میں تین بار وعظ فرماتے تھے جمعہ کی صبح اور شنبہ کی شام کو مدرسہ میں اور یکشنبہ کی صبح کو خانقاہ میں، اور بڑے بڑے علما وفقہا حاضر مجلس مبارک رہتے، دو قاری ترتیل کے ساتھ بغیر الحان کے قرأت کرتے، اور شریف ابوالفتح مسعود بن عمر والہاشمی مصریؒ بھی کبھی قرأت فرماتے، اور آپ اکثر بحالت وعظ ہوا پر اڑاتے، اور پھر منبر پر جلوہ افروز ہوتے، اور چار سو محرر قلم ودوات لئے ہر وقت حاضر رہتے، جو کلام معجز نظام آپ فرماتے اس کو اسی وقت بصحت تمام لکھ لیتے۔

حلیہ اقدس

آپ کا رنگ مبارک گندم گوں تھا، قد میانہ، بدن نحیف و نازک سینہ عریض، پیشانی کشادہ ابرو پیوستہ، لب شگفتہ، رخسارے نورانی، داڑھی لمبی چوڑی آواز پر اعجاز بلند، سماع دور و نزدیک میں یکساں، کلام معجز نظام میں غایت تاثیر وقبولیت، جمال باکمال کا یہ حال کہ جس کے دیکھنے سے کیسا ہی سنگدل ہوتا نرم ہو جاتا، اور اس میں خشوع وخضوع اور درد پیدا ہو جاتا

شیخ خضر حسینیؒ سے منقول ہے کہ میں تیرہ سال حضرت شیخؒ کی خدمت میں رہا، کبھی آپ کو تھوکتے یا کھانسی کرتے نہ دیکھا اور نہ ہی کبھی آپ کے وجود مسعود پر مکھی بیٹھی دیکھی۔

لباس

آپ علما کا لباس زیب تن فرمایا کرتے، آپ کی پوشاک مقبول وضع و بیش قیمت ہوتی تھی، ایک گز کپڑا دس دینار کو خریدا جاتا تھا، ایک مرتبہ عمامہ حضور کا ہزار دینار کو خریدا گیا تھا، ہر روز آپ نیا

لباس تبدیل فرماتے، اور پہلا لباس فقرا و مساکین کو خیرات کر دیتے، جس وقت کوئی فقیر و مسکین آپ کا کپڑا زیب بدن کرتا اسی وقت اس کو صفائی قلب نصیب ہوتی۔ اور آپ کی نعلین مبارک تمام طلائی ہوتی، یاقوت سرخ و سبز و زمرد و الماس اس پر جڑے ہوتے، تمام کام مرصع ہوتا، اسکے تلوں میں چاندی اور سونے کی میخیں لگی ہوئی ہوتی تھیں، کوئی جوتوں کا جوڑا آپ نے آٹھ دن سے زیادہ نہیں پہنا، جمعہ کے دن نیا جوتا پہنتے، اور اگلا جوتا کسی سائل محتاج کو دے دیتے، جو دولت ظاہری و باطنی سے مالا مال ہو جاتا۔

فضائل و کمالات

آپ کے فضائل و کمالات بے شمار ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں۔

۱۔ لطائف لطیفہ میں ہے کہ جب بروز میثاق صفوف انبیائے کرام و اولیائے عظام اور جمیع خاص و عام تین صفوں میں اس طرح مرتب ہوئیں کہ صف اول میں انبیائے مرسلین، صف دوم میں اولیائے کاملین، صف سوم میں عامہ مخلوقین، اس وقت روح پرفتوح حضرت غوث صمدانی رضی اللہ عنہ کی بمقتضائے شرافت ابدی و نجابت سرمدی اور بلندی حوصلہ کے صف دوم سے منتقل ہو کر بار بار صف اول میں جا کھڑی ہوتی تھی، اور کارکنان قضا و قدر صف اول سے لا کر صف دوم میں کھڑی کرتے تھے، مگر وہ اس صف میں قرار نہ پکڑتی تھی، آخر الامر ملائکہ نے یہ کیفیت جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں عرض کی، انہوں نے تبسم فرما کے اس روح مطہر کو صف دوم میں درمیان صدیقین و محبوبین کے داخل کیا اور فرمایا اے لخت جگر! نور بصر آج تیری جگہ بحکم خدا صف اولیا میں مقرر ہے کل قیامت کے دن تیری جگہ مقام محمود میں خاص میرے پہلو میں ہوگی۔

۲۔ تشریح الاولیا و انیس القادریہ میں ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں نے شب معراج میں متصل سدرۃ المنتہٰی کے ایک بارگاہ عالی دیکھی کہ بہ انوار لاتدرکہ الابصار آراستہ اور تجلیات قدس پیراستہ تھی، اس میں دو مرغ خوش پیکر ایک سبز دوسرا سفید بجائے خود متمکن تھے، مرغ سبز پرواز کر کے عرش پر جاتا اور پھر اپنے مقام پر واپس آتا تھا، میں نے درگاہ باری عز اسمہ، میں عرض کیا یا خداوندا یہ دونوں مرغ کون ہیں؟ ارشاد ہوا کہ مرغ

سفید بایزید بسطامیؒ اور مرغ سبز عبدالقادر جیلانیؒ ہے، اور ان دونوں کا ظہور آپ کی امت میں ہوگا۔

۳۔ مناقب غوثیہ میں ہے کہ آپ شب معراج میں زیارت حضرت شاہ رسالت ﷺ سے مشرف ہوئے، اور آپ کو ولایت مطلقہ محمدی عطا ہوئی اور حضرت رسول خدا علیہ التحیۃ والسلام وراثت محبوبیت کے لئے آپ کو اپنا خلیفہ بنایا چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ میرے جد مجد ﷺ لیلۃ الاسرے میں بمعیت حضرت جبرائیل علیہ السلام کے سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے، وہاں سے حضرت جبرائیل علیہ السلام رخصت ہوئے، تب اللہ تعالےٰ نے میری روح کو بھیجا تا کہ شرف قدم مبارک سے مشرف ہو، پس میں نے وراثت اعلیٰ اور خلافت سے حاصل کی، اور میرے جد امجد نے اپنا قدم مبارک میری گردن پر رکھا اور مقام قاب قوسین اوادنیٰ تک پہنچ گئے اور فرمایا اے لخت جگر و نور بصر جس طرح آج میرا قدم تیری گردن پر ہے کل تیرا قدم کل اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہوگا۔

منقول ہے کہ جب آپ پیدا ہوئے تو نشان قدم نبوی آپ کے کندھے پر موجود تھا۔

۴۔ مناقب غوثیہ میں ہے کہ آپ نے ایام طفولیت میں ہاتف غیب کی آواز سنی کہ اے عبدالقادر! مقام عاشقی و معشوقی میں سے جو تجھے مرغوب ہو اس کی درخواست کر، آپ نے یہ حال اپنی والدہ ماجدہؒ پر ظاہر کیا، انہوں نے فرمایا تو مقام معشوقی کی درخواست کر، آپ نے عرض کیا اے مادر مہربان بندہ کی کیا مجال کہ ایسی نعمت عظمےٰ و دولت کبریٰ کی طلب میں جسارت کرے، جو کچھ وہ دے اس کی عین عنایت ہے بندہ کو سوائے تسلیم کے کوئی چارہ نہیں، یہ تقریر دلپزیر آپ کی والدہ ماجدہؒ کو اچھی لگی اور فرمانے لگیں، اے فرزند دلبند عجب نہیں کہ تجھے دونوں نعمتیں عطا ہوں، پس ندا ہوئی کہ ہم نے دونوں نعمتیں عطا فرمائیں۔

۵۔ تلخیص القلائد میں ابن سقا سے منقول ہے کہ فرمایا حضرت غوث الاعظمؒ نے کہ میں نے ایک شب عالمِ خواب میں دیکھا حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ نے مجھے اپنی گود مبارک میں لیا، اور اپنا دودھ خوب سیر کر کے پلایا، اسی اثنا میں حضرت سرور عالم ﷺ تشریف لائے، اور حضرت ام المومنینؓ سے فرمانے لگے یا عائشۃ ھذا ولدنا وقرۃ اعیننا وجیھاً فی الدنیا والاخرۃ۔ یعنی یہ ہمارا بیٹا ہے اور ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک

عزت والا دنیا و آخرت میں۔

۶۔ تلخیص القلائد میں شیخ ابوزکریاؒ سے منقول ہے کہ فرمایا حضرت محبوب سبحانیؒ نے کہ میں نے ایک شب عالم خواب میں دیکھا کہ حضرت سرور عالم ﷺ تخت مرصع پر سوار تشریف لائے، اور مجھے نہایت الفت و محبت سے اپنے پاس بٹھایا اور میری پیشانی پر بوسہ دیا، اور اپنے جسم اقدس سے پیراہن مبارک اتار کر مجھ کو پہنایا، اور فرمایا ہذا خلعة الغوثیة علی الاقطاب والابدال والاوتاد۔ یعنی یہ خلعت غوثیہ ہے اقطاب، ابدال اور اوتاد پر۔

۷۔ مکتوبات امام ربانی حضرت شیخ احمد سرہندیؒ میں ہے، کہ فرمایا حضرت محبوب سبحانیؒ نے کہ میں نے ایک بار عالم مراقبہ میں اپنے پروردگار کو دیکھا، ارشاد ہوا اے محبوب مرغوب تجھکو جو مرتبہ مطلوب ہو اس کی درخواست کر، میں نے عرض کیا یا الہ العالمین جو مرتبے اعلیٰ و افضل تھے، وہ مجھ سے پیشتر تقسیم ہو گئے، نبوت سرور انبیاء کو، ولایت حضرت شیر خدا کو، شہادت سید الشہدا کو، اب کونسا مرتبہ باقی ہے جس کی درخواست کروں، ارشاد ہوا کہ ہم نے مرتبہ قادریت تجھکو عنایت کیا، اور تمام عالم پر متصرف بنایا، اور تمام عارفوں و سالکوں و واصلوں ومحبوں کا تجھے شاہنشاہ بنایا۔

۸۔ زبدۃ الابرار میں حضرت شیخ عبدالوہابؒ و حضرت شیخ عبدالرزاقؒ سے منقول ہے کہ ایک دن مدرسہ باب الازج میں بیٹھے ہوئے آپ دودھ نوش فرما رہے تھے، کہ حالت مراقبہ کی طاری ہوئی، اور دیر تک آپ عالم استغراق میں رہے، جب فرصت ہوئی فرمایا کہ اس وقت میرے دل پر ستر دروازے علم لدنی کے کھلے جس کے ہر ایک دروازہ کی وسعت برابر زمین و آسمان کے ہے، اور مشرق سے مغرب تک ہر ایک شے میری تابعدار کی گئی اور پردہ زمین پر جسقدر اولیاء اللہ ہیں سب نے میری اطاعت و فرمانبرداری قبول کی۔

۹۔ قلاید الجواہر میں شیخ ابوالبرکات بن صخر بن مسافرؒ سے مروی ہے کہ اولیائے زمانہ میں سے ہر ایک کے ساتھ اس بات کا عہد تھا کہ وہ ظاہر یا باطن میں بغیر اجازت آپ کے کچھ تصرف نہ کر سکیں گے، آپ کو حضرت قدس میں ہمکلام ہونے کا مرتبہ حاصل تھا، آپ ان اولیائے کرام میں سے ہیں جن کو حیات و ممات دونوں میں تصرف تام حاصل ہے۔

۱۰۔ قلاید الجواہر میں حضرت شیخ ابوسعید قیلویؒ سے منقول ہے کہ حضرت قطب العالم غوث الاعظم

کا مقام معالله وفی الله وباالله تھا جس کے مقابل بڑی بڑی قوتیں بیکار تھیں، آپ اولیائے متقدمین سے سبقت لیکر ایسے مقام میں پہنچے تھے جہاں تنزل ممکن نہیں، خداتعالی نے آپ کی تحقیق وتدقیق کے باعث آپ کو ایک بہت بڑے مقام پر پہنچایا تھا۔

۱۱۔ قاضی شہاب الدین جونپوریؒ ملفوظ قطب الابرار حضرت شاہ بدیع الدین مدارؒ میں لکھتے ہیں کہ بعد صحابہ کرامؓ وائمہ عظام کے کوئی قطب یا ولی سوائے حضرت قطب العالم غوث الاعظمؒ اور خواجہ اویس قرنیؒ اور شیخ جنید بغدادیؒ اور بہلول داناؒ کے مرتبہ وراء الورا کو نہیں پہنچا، اور وراء الورا وہ مرتبہ عالی ہے کہ ولایت میں اس سے بالاتر کوئی مرتبہ نہیں، اور حضرت غوث الاعظم اس مرتبہ عالی میں مثل شاہنشاہ کے ہیں، مثل ان کے کوئی ولی آج تک پیدا نہ ہوا اور نہ قیامت تک ہوگا۔

۱۲۔ رسالۃ الاولیا میں ہے کہ جب کوئی شخص منصب ولایت پر منسوب ہوتا ہے تو پہلے بحکم ایزدی حضرت خواجہ عالم ﷺ کی خدمت مبارک میں حاضر کیا جاتا ہے، حضور علیہ السلام اس کو آپ کی خدمت میں بھیج دیتے ہیں، آپ اس کو اگر لائق ولایت کے پاتے ہیں تو اس کا نام دفتر اولیا میں درج کرتے ہیں، اور یہ دستور آپ کے عہد غوثیت مہد سے جاری ہے، اور تا قیامت جاری رہے گا۔

فرمان غوثیہ

لطائف الغرایب وغیرہ میں ہے کہ جب حضرت صمدیت سے مرتبہ غوثیت ومحبوبیت آپ کو عنایت ہوا آپ روز جمعہ کو منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے، ناگاہ کیفیت استغراق کی آپ پر طاری ہوئی، اسی حالت میں زبان معجز بیان پر یہ کلمہ جاری ہوا قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله یعنی میرا یہ قدم کل اولیاء اللہ کی گردن پر ہے، معاً منادی غیب نے تمام عالم میں ندا کردی کہ جمیع اولیاء اللہ محبوب پاک کی اطلاعت کریں، اور آپ کے ارشاد کو بسر وچشم بجالائیں، یہ سنتے ہی جملہ اولیاء اللہ جو زندہ تھے یا مردہ سب نے اپنی گردنیں جھکا دیں اور ارشاد واجب الانقیاد کی تعمیل کی۔ آپ کا یہ فرمان کثرت کے ساتھ آپ کے ہمعصر اکابر مشائخ سے مروی ہے، چنانچہ شیخ محمود بن احمد الکردی الحمیدی البغدادیؒ نے ۶۲۰ھ میں بغداد کے اندر، اور شیخ محمد بن علی السبکیؒ نے ۶۲۱ھ میں، اور فقیہ ابومحمد

الحسن البغدادیؒ نے قاہرہ کے اندر، اور شیخ ابو محمد عبد اللہ البغدادیؒ و شیخ ابو محمد عبد اللہ البغدادیؒ و شیخ ابو بکر عبد اللہ بن نصر التمیمی البکریؒ نے ۶۶۴ھ میں بغداد کے اندر بیان کیا کہ ایک دفعہ ہم آپ کی ایک مجلس وعظ میں جو محلہ حلبہ کے اندر آپ کے مہمانخانہ میں منعقد ہوئی تھی حاضر تھے، اس مجلس میں حضرت غوث الاعظمؒ نے دوران وعظ میں فرمایا تھا قدمی هذه علیٰ رقبة کل ولی الله

تسلیم مشایخ کرام

یہ کلام سنکر شیخ علی بن ابی النصر الہیتیؒ اٹھے، اور منبر کے پاس جا کر آپ کا قدم اپنی گردن پر رکھ لیا، اس کے بعد تمام حاضرین نے آگے بڑھ کر اپنی گردنیں خم کر دیں۔ اس مجلس میں عراق کے قریباً تمام مشایخ موجود تھے۔ تین سو تیرہ اولیاء اللہ نے دنیا کے مختلف مقامات میں حضور غوثیت مآبؒ کے اس ارشاد اپنی گردنیں جھکائیں جن کی تفصیل یہ ہے۔

ابن شریفین میں سترہ اولیاء نے، عراق میں ساٹھ نے عجم میں چالیس نے شام میں تیس نے مصر میں بیس نے، مغرب میں ستائیس نے، یمن میں تیئس نے، حبشہ میں گیارہ نے، دیوار یاجوج ماجوج میں سات نے، کوہ قاف میں سینتالیس نے، وادی سراندیپ میں سات نے، جزائر بحر محیط میں چوبیس نے۔

رجال الغیب کا مبارکباد دینا

شیخ لولوالارمنیؒ کا بیان ہے کہ جب حضرت غوث الاعظم نے قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله فرمایا تو رجال الغیب کی چالیس صفیں ہوا میں اڑتی ہوئی نظر آئیں، ہر ایک صف میں ستر مردان خدا تھے، یہ جماعت بحکم حضرت خضر علیہ السلام آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی، اور آپ کو مبارکباد دی۔

غوثیت وقطبیت

شیخ مکارمؒ فرماتے ہیں کہ میں خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں کہ جس روز حضور نے قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله فرمایا اس روز تمام اولیاء اللہ نے معائنہ کیا کہ قطبیت کا نشان آپ کے سامنے گاڑا گیا، اور غوثیت کا تاج جو شریعت وحقیقت کے نقش ونگار سے مزین تھا آپ کے سر پر رکھا گیا، یہ دیکھ کر دسوں ابدالوں نے سر تسلیم خم کیا، اور وہ دس ابدال یہ ہیں

(۱) شیخ بقا بن بطوؒ (۲) شیخ ابو سعید قیلویؒ (۳) شیخ علی بن ہیتیؒ (۴) شیخ عدی بن مسافرؒ (۵) شیخ موسےٰ زولیؒ (۶) شیخ احمد رفاعیؒ (۷) شیخ عبدالرحمٰن طفسونجی (۸) شیخ ابو محمد عبدالبصریؒ (۹) شیخ حیات بن قیس حرانیؒ (۱۰) شیخ ابو مدین مغربیؒ

اس فرمان کے متعلق مشائخ کے اعتقاد

شیخ ابو سعید قیلویؒ فرماتے ہیں کہ جب آپ نے قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله فرمایا اس وقت آپ کے قلب مبارک پر تجلیات الٰہی ہو رہی تھیں، اور حضرت رسول خدا ﷺ نے آپ کو خلعت بھیجا تھا کہ ملائکہ مقربین نے مجمع عام میں آپ کو پہنایا، اس وقت ملائکہ اور رجال الغیب صف باندھے ہوئے اس کثرت سے ہوا میں کھڑے تھے کہ افق سما نظر نہیں آتا تھا، اور اس وقت روئے زمین پر کوئی ایسا ولی نہ تھا جس نے گردن نہ جھکائی ہو۔

خواجہ سید محمد گیسو درازؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی سے سنا ہے کہ جب آپ نے قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله فرمایا، اس وقت قطب العارفین حضرت خواجہ معین الدینؒ جوان تھے، اور ملک خراسان کے پہاڑوں میں عبادت و ریاضت میں مشغول تھے، بعد سننے اس ارشاد واجب الانقیاد کے اپنی گردن مبارک جھکا دی۔ یہاں تک پیشانی زمین سے لگ گئی، اور فرمایا قدمک علی راسی وعینی حضرت غوث الاعظمؒ نے یہ حال معلوم کر کے فرمایا کہ خواجہ غیاث الدین سجزیؒ کے بیٹے نے گردن جھکانے میں تمام اولیائے عصر سے سبقت کی ہے، لہٰذا قریب ہے کہ وہ صاحب ولایت ہندوستان کا ہوگا، پس ایسا ہی ہوا۔

جب ندائے منادی غیب عالم ارواح میں پہنچی تو حضرت خواجہ بایزید بسطامی کی روح پاک نے درگاہ ایزدی میں عرض کیا کہ یا احکم الحاکمین تیرا فرمان واجب الاذعان ہے مگر سید عبدالقادرؒ کو بایزیدؒ پر کوئی فوقیت و ترجیح ہے، ارشاد ہوا دو فوقیتیں ہیں ایک یہ کہ وہ فرزند دلبند حضرت خواجہ عالم ﷺ کا ہے دوسرے یہ کہ تو فارغ مشغول ہے، اور وہ مشغول فارغ، اور تو عاشق ہے اور وہ معشوق یہ سنتے ہی حضرت بایزیدؒ نے گردن جھکا دی اور فرمایا سمعنا و اطعنا۔

شیخ احمد رفاعیؒ سے پوچھا گیا کہ حضرت محبوب سبحانیؒ نے جو قدمی هذه علی رقبة کل

ولی اللہ فرمایا ہے تو کیا آپ اس کہنے پر مامور ہوئے تھے، فرمایا بیشک وہ مامور ہوئے تھے۔

ازالہ اعتراض

بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ امر غوثیہ صرف اولیائے وقت کے ساتھ مخصوص ہے، اور اولیائے متقدمین ومتاخرین اس سے خارج ہیں اور اس پر دلیل یہ دیتے ہیں کہ متقدمین میں صحابہ کرامؓ وخلفائے عظامؓ بھی شامل ہیں، جو بالاتفاق ازروئے احادیث غوث الاعظمؒ سے افضل ہیں، اور متاخرین میں حضرت مہدیؑ وحضرت عیسٰےؑ شامل ہیں، ان کی فضیلت بھی حدیث سے ظاہر ہے، اس کے بارہ میں یہ عرض ہے کہ جب حضور کا ارشاد ہے علٰی رقبة کل ولی اللہ تو کل کا لفظ عام ہے، اس میں کسی زمانہ کی تخصیص نہیں، اور جو شخص اس کو محض حضور کے زمانہ سے خاص سمجھتا ہے وہ کیونکر درست ہوسکتا ہے، حالانکہ بقول صاحب خلاصۃ القادریہ حضرت سلطان العارفین خواجہ بایزید بسطامیؒ نے عالم ارواح میں اپنی گردن جھکادی اور سمعنا واطعنا فرمایا، اور ایسا ہی بقول صاحب مکاشفات اولیاء حضرت سید الطائفہ شیخ جنید بغدادیؒ نے اپنی زندگی میں بحالت مکاشفہ اپنا سر جھکالیا، اور دوبار فرمایا قدمہ علی رقبتی اور یہ دونوں حضرات کبار اولیائے متقدمین سے تھے۔

باقی رہا صحابہ کرامؓ وخلفائے عظامؓ والا اعتراض تو اس کے متعلق مقامات دستگیری میں لکھا ہے کہ اس حکم میں صحابہ کرامؓ وائمہ عظام داخل نہیں، اور ان کے نہ داخل ہونے کی وجہ صاحب محبوب المعانی نے یہ لکھی ہے کہ جو ولایت ساتھ نبوت کے امتزاج رکھتی ہے وہ ولایت خاص انبیا کی ہے، اور جو ولایت ساتھ خلافت وصحبت وامارت وامامت کے امتزاج رکھتی ہے وہ ولایت صحابہ کرامؓ اور دوازدہ امام کی ہے، اگرچہ ولائت میں سب شریک ہیں مگر عرف میں انبیا کو انبیا صحابہ کرام کو اصحاب امام کو امام کہتے ہیں، ولی نہیں کہتے، پس حضرت غوث الاعظمؒ کا قول مبارک مخالف شرع شریف وعقل ونقل کے نہیں ہوسکتا، اسی لئے حضور کے ارشاد پاک میں تخصیص ولی اللہ کی ہے خواہ متقدمین سے ہو، خواہ ہمعصر ہو، خواہ متاخرین سے ہو، صحابہ کرامؓ وائمہ عظامؒ کا اس میں ذکر ہی نہیں۔

آپ نے بارہا فرمایا مجھکو کسی پر قیاس مت کرو، نہ دوسرے کو مجھ پر، میں وراء الوراء ہوں، میرے کلام کی تصدیق کروگے تو اس میں نجات ہے، اور میری تکذیب کرنی زہر قاتل ہے۔ شیخ حمادؒ آپ کا یہ کلام سن کر متعجب ہوئے، اور عرض کیا یا شیخ عبد القادر آپ مکر الٰہی سے خائف نہیں۔ آپ

نے ان کے سینہ پر ہاتھ رکھکر فرمایا، حماد! دل کی آنکھ سے دیکھ میرے ہاتھ میں کیا ہے، حماد بیہوش ہوگئے جب آپ نے ہاتھ اٹھایا تو ہوش میں آئے اور کہا میں نے حضور کے ہاتھ میں ستر عہد نامے خدا تعالیٰ کے دیکھے، کہ اللہ تعالیٰ آپ کو مرتبے سے نہیں گرائے گا۔

آپ نے فرمایا اے اہل زمین اور اے اہل آسمان اللہ تعالیٰ نے فرمایا ویخلق مالا تعلمون یعنی اللہ تعالےٰ وہ چیزیں پیدا کرتا ہے جن کو تم نہیں جانتے اور میں انہیں چیزوں میں سے ہوں جن کو تم نہیں جانتے۔

کرامات

حضرت مخدوم گنج بخشؒ صاحب مقامات عالیہ فرماتے ہیں کہ آپ کی کرامات ومناقب ثیرہ اسقدر ہیں کہ اگر تمام زمین کے درختوں کے پتے کاغذ اور شاخیں قلم بن جائیں اور تمام مخلوق زمین آسمان کی جمع ہو کر ان کو لکھے تو ہرگز ختم نہ ہوں بلکہ لکھنے والے عاجز و قاصر آ جائیں۔

حضرت شیخ علی بن ابی النصر الہیتیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی ائمہ شیوخ کو کثیر الکرامات حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے نہ کہیں دیکھا، اور نہ کہیں سنا، آپ کی کرامات کثیرہ کا یہ حال تھا کہ ہر وقت صدہا کرامات وخوارق عادات ظاہراً اور باطناً قولاً وفعلاً آپ سے ظاہر ہوا کرتی تھیں۔

حضرت امام یافعیؒ فرماتے ہیں کہ کرامات حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی حد تواتر کو پہنچی ہیں اور بالاتفاق معلوم ہے کہ کسی اولیائے زمانہ سے اسقدر کرامتیں ظاہر نہیں ہوئی جیسا کہ آپ سے۔ حضرت شیخ ابو عمرو عثمان صریفینیؒ کا قول ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی کرامتیں سلک مروارید کی طرح تھیں جس میں یکے بعد دیگرے لگاتار موتی ہوں، اگر ہم میں سے ہر روز کوئی شخص کئی کرامتیں دیکھنی چاہتا تو دیکھ لیتا۔

شیخ الاسلام عزالدین بن عبدالسلامؒ نے بیان کیا ہے کہ جس قدر تواتر کے ساتھ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی کرامات منقول ہیں اور کسی ولی کی نہیں۔

امام نووی محدثؒ فرماتے ہیں کہ کسی ولی کی کرامتیں اس کثرت سے ہم تک نہیں پہنچیں جس کثرت کے ساتھ سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانیؒ کی پہنچی ہیں شیخ عبدالحق محدث دہلوی

فرماتے ہیں کہ کرامتیں آپ کی بیحد وحساب تھیں، جیسا کہ معجزات آنحضرت ﷺ کے لا تعداد وبیشمار تھے، پس آپ غوث الثقلین شیخ الکل ہوئے جیسا کہ حضور سرورِ عالم علیہ الصلوۃ والسلام رسول الثقلین تھے۔

آپ کی ذات بابرکات سے ہر قسم کی کرامات کا صدور بحد تواتر ہوا ہے جیسا کہ خاقت کے ظاہر وباطن میں تصرف، جنوں وانسانوں پر حکم کا اجرا، پوشیدہ باتوں پر اطلاع، اسرار کا ظاہر کرنا دلوں کے بھیدوں سے آگاہ ہونا، ملک وملکوت کے مخفیات سے خبر رکھنا، حقایق جبروت واسرار لاہوت کا مکشوف ہونا، مواہب غیبیہ کا عطا، حوادث کی تقلیب، محو واثبات الٰہی سے اکوان کی تصریف، امانت واحیا کی صفت سے متصف ہونا، اکمہ وابرص کا اچھا کرنا، بیماروں کو صحت دلانا، طی زمان ومکان، اور زمین وآسمان میں امر کا نافذ کرنا، پانی پر چلنا، ہوا پر اڑنا، لوگوں کے ارادوں کو پھیر دینا، اشیاء کی طبائع کو منقلب کرنا، غیب سے اشیا کا حاضر کرنا گذشتہ وآئندہ خبروں سے بلاشک وریب واقف ہونا، وغیرہ تمام اقسام کے کرامات وخوارق عادات بر سبیل اتصال ودوام بین الخاص والعام ارادتاً اظہار دعویٰ بر حق کے طور پر آپ کو حاصل تھیں۔

اس جگہ چند کرامات برکا درج کی جاتی ہیں

مرغی زندہ کرنا

شیخ محمد بن قائد الاوانیؒ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ کی خدمت میں ایک عورت اپنے لڑکے کو لیکر آئی اور کہنے لگی کہ میں نے اپنے اس لڑکے کو دیکھا کہ وہ آپ سے بہت انسیت رکھتا ہے اسی لئے میں اپنا حق چھوڑ کر اسے محض لوجہ اللہ آپ کو دیتی ہوں، آپ نے اس لڑکے کو لے لیا، اور اسے محنت ومجاہدہ میں مشغول کیا، ایک بار وہ عورت آئی تو بھوک اور بیداری کے سبب اپنے لڑکے کو دبلا پتلا اور زرد پایا، اور جو کی روٹی کھاتے دیکھا، پھر وہ حضور کی خدمت میں آئی تو دیکھا کہ آپ مرغی کے گوشت سے روٹی کھا رہے ہیں، اس عورت نے کہا کہ آپ تو مرغی کے سالن سے روٹی کھاتے ہیں، اور میرے لڑکے کو جو کی روکھی روٹی کھلاتے ہیں، آپ نے اس مرغی کی ہڈیاں جمع کیں اور ان پر اپنا ہاتھ رکھ کر فرمایا قم باذن اللہ الذی یحی العظام وھی رمیم۔ تو اسی وقت وہ مرغی اٹھ کھڑی ہوئی اور کہنے لگی، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ الشیخ عبد القادر ولی

اللہ آپ نے اس عورت کو فرمایا کہ تیرا لڑکا جب اس قابل ہو جائے گا، تو اس وقت اسے اختیار ہے جو چاہے سو کھائے۔

احیائے اموات غریق دریا

ایک روز آپ تفریحاً دریائے دجلہ کے کنارے تشریف لے گئے، دیکھا کہ چند عورتیں دریا پر آئیں، اور پانی لے کر چلی گئیں، مگر ایک ضعیفہ نے اپنا گھڑا پانی سے بھر کر دریا کے کنارے پر رکھدیا، اور منہ چھپا کے زار زار رونے لگی، دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ عرصہ بارہ سال کا ہوا کہ اس کا بیٹا اپنی دلہن کو لئے ہوئے گھر آ رہا تھا کہ معہ دلہن اور براتیوں کے دریا میں ڈوب گیا، اس وقت سے اس ضعیفہ کا معمول ہے کہ ہر روز دریا پر آتی ہے، اور زار زار روتی ہے، یہ سنکر آپ کا دریائے رحمت جوش میں آ گیا، اور ضعیفہ کو کہلا بھیجا کہ تو تسکین رکھ، تیرا بیٹا بمعہ بہو اور براتیوں کے ابھی آیا چاہتا ہے، اور خود دعا میں مصروف ہوئے، تھوڑی دیر گزر گئی اور دعا کا اثر ظاہر نہ ہوا، تب آپ نے بناز معشوقانہ درگاہ باری تعالےٰ میں عرض کیا کہ یا الہ العالمین، عبدالقادر کے کام میں اسقدر کیوں دیر ہوئی، اچانک دریائے دجلہ موجزن ہوا اور اس میں جوش و خروش پیدا ہوا، اور کشتی ضعیفہ کے بیٹے کی معہ دلہن اور براتیوں کے پانی کے اوپر آ گئی، اور آناً فاناً کنارے آ لگی یہ دیکھ کر ضعیفہ فرط مسرت سے بیہوش ہو گئی ہوش میں آئی تو اپنے بیٹے اور بہو وغیرہ کو لیکر اپنے گھر چلی گئی۔ اس کرامت کو دیکھ کر کئی کافر مسلمان ہو گئے۔

ایک وقت میں ستر جگہ موجود ہونا

شیخ عبدالقادر شامیؒ سے منقول ہے کہ ایک بار ماہ رمضان المبارک میں ستر آدمیوں نے علیحدہ علیحدہ آپ کی دعوت کی، اور آپ نے سب کی دعوت قبول فرمائی، اور ایک ہی وقت میں ہر ایک مکان پر اور خانقاہ میں مریدوں کے ساتھ روزہ افطار کیا۔

درختوں کا سرسبز ہونا

آپ ایک دن شیخ علی بن الہیتیؒ کی عیادت کو گئے ان کے مکان میں دو درخت خرمے کے مدت سے خشک ہو چکے ہوئے تھے، آپ نے ایک درخت کے نیچے وضو کیا، اور دوسرے کے نیچے نماز پڑھی، وہ دونوں درخت فوراً سرسبز و شاداب ہو گئے۔

عملیات

برائے زیارت اولیاء

آپ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص چاہے کہ اموات سے کسی امر کے متعلق جواب حاصل کرے، پس چاہیے کہ وہ مقبرہ میں جائے، اور قبر کی چاروں طرف اذان دیوے، پہلے قدموں کی طرف، پھر سر کی طرف، پھر دائیں، پھر بائیں، اور ہر طرف میں آیۃ الکرسی اکتالیس بار پڑھے، مگر بائیں جانب گیارہ مرتبہ پڑھے، پھر سات قدم چل کر سو جائے انشاء اللہ تعالیٰ صاحب قبر کو خواب میں دیکھے گا، اور وہ اس کے سوال کا جواب دے گا۔

برائے جمیع حاجات

آپ نے فرمایا ہے کہ مجھکو گیارہ اسماء حق تعالیٰ سے نازل ہوئے ہیں جو شخص ان کو کسی حاجت ومہم کے واسطے پڑھے گا اللہ تعالےٰ اس کی حاجت پوری فرمائے گا، چاہیے کہ خلوت میں بیٹھ کر سر برہنہ کر کے ہزار بار یا سو یا گیارہ بار یہ گیارہ اسماء پڑھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم الھی بحرمة میراں محی الدین ۔الھی بحرمة غوث محی الدین الھی بحرمة قطب محی الدین ۔ الھی بحرمة ولی محی الدین۔ الھی بحرمة شیخ محی الدین الھی بحرمة مخدوم محی الدین ۔ الھی بحرمة مولانا محی الدین ۔ الھی بحرمة خواجه محی الدین۔ الھی بحرمة سلطان محی الدین۔ الھی بحرمة فقیر محی الدین ۔الھی بحرمة غریب محی الدین اقض حاجتی یا قاضی الحاجات برحمتک یا ارحم الرحمین۔

برائے دفع وساوس شیطان

آپ نے فرمایا ہے جو شخص سونے کے وقت بستر پر لیٹ کر یہ درود شریف سات بار پڑھا کرے، اس کو اللہ تعالیٰ تمام بلیات سے محفوظ رکھے گا، اور وہ شیطان کے وسوسوں سے بچ جائے گا درود شریف یہ ہے۔

اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد صلوة انت لھا اھل وھو لھا اھل

اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد صلوۃ تکون لک رضاء ولحقہ اداء برحمتک یاراحم الراحمین۔

برائے عزت

آپ نے فرمایا ہے جو شخص یکشنبہ کے روز نماز اشراق چہار رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۂ اخلاص تین بار پڑھے، اور بعد سلام کے سو بار اسم جلالی پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کو درمیان خلقت کے عزیز اور مکرم رکھے گا اور تمام مخلوق اس کی مطیع ومنقاد ہوگی، انشاء اللہ تعالیٰ اسم جلالی یہ ہے۔

یا عزیز اجب یا لو ما ئیل یا حروز ائیل بحق یا عزیز

برائے امراض لاعلاج

آپ نے فرمایا ہے کہ اگر کسی کو کوئی ایسی بیماری ہو کہ طبیب اس کے علاج سے مایوس ہو چکے ہوں تو چاہیے کہ ذیل کی آیات بہ طہارت کاملہ چینی کی طشتری میں لکھ کر اکتالیس روز تک دھو کر پلایا کرے، انشاء اللہ تعالےٰ شفائے کامل نصیب ہوگی، اگر بارش کا پانی میسر ہو تو نہایت سریع التاثیر ثابت ہوگا، آیات یہ ہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۙ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ؕ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ؕ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۙ۬ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّیْنَ ۠ اٰمین۔ یَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ ۙ۔ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ۔ فِیْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ○۔ وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ۔ وَ اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ ۙ۔ قُلْ هُوَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّ شِفَآءٌ۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

برائے نظر بد

آپ نے فرمایا ہے کہ اگر کسی بچہ کو نظر بد لگ جائے تو یہ آیت شریف معہ بسم اللہ شریف کے سات بار پڑھ کر اس پر دم کرے، اور یہی آیت لکھ کر اس کے گلے میں ڈال دے شفا پائے گا، انشاء اللہ تعالیٰ، آیت یہ ہے

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ۗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝

کمال کے معترف

آپ کی تعریف میں ہر زمانہ کے اولیا رطب اللسان ہیں، اور آپ کی تعریف کا احاطہ کرنا طاقت تحریر سے بعید ہے، یہاں صرف چند معاصرین اولیا کے اقوال جو حضور کی صفت میں وارد ہوئے ہیں لکھے جاتے ہیں۔

۱۔ شیخ ابویعزے مغربی ؒ نے فرمایا ہے کہ فی الحقیقت عرب وعجم میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی ؒ کے پایہ اور مرتبہ کا کوئی ولی، کوئی بزرگ، اور کوئی شیخ نہیں۔

۲۔ شیخ ابوالقاسم عمرو بن مسعودؒ ایک بار شیخ عدی بن مسافر اموی ؒ کی زیارت کو گئے، تو وہ دیکھ کر فرمانے لگے اے عمرو! تو سمندر کو چھوڑ کر نہر کے پاس آیا ہے، حضرت شیخ عبدالقادر تو اس وقت تمام محبین کی سواریوں کے قائد ہیں، اولیاء کی عنان ان کے ہاتھ میں ہے۔

۳۔ شیخ ابوسعید قیلوی ؒ نے وفات کے وقت اپنے صاحبزادہ شیخ ابوالخیر سعیدؒ کو وصیت فرمائی کہ تم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی ؒ کی تعظیم وتکریم کرتے رہنا۔ ان کا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہے، وہ سب سے زیادہ اللہ تعالےٰ کے محبوب ومقرب ہیں۔

۴۔ شیخ مطر الباذرانی ؒ نے وفات کے وقت اپنے بیٹے کو وصیت فرمائی کہ تم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی ؒ کا اتباع کرنا، عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے کہ جب سوائے ان کے کسی کا اتباع نہیں کیا جائے گا۔

۵۔ شیخ ماجد الکردی ؒ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت شیخ محی الدینؒ اہالیان ارض کے امام وپیشوا ہیں اولیا کی گردنیں ان کے آگے خم ہیں، انہیں کے نور سے اہل دل اپنے احوال میں روشنی حاصل کرتے ہیں۔

۶۔ شیخ جاگیر کردیؒ فرمایا کرتے کہ میں نے تاج العارفین ابوالوفا کے بعد حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی ؒ کے پایہ اور مرتبہ کا کوئی بزرگ نہیں دیکھا فی الحقیقت ان کا طریقہ دوسرے طریقوں سے اعلےٰ ہے، اولیاء اللہ اسی سمندر کا نہریں ہیں۔

۷۔ شیخ ابوعمر وعثمان بن مرزوق قرشیؒ بار ہا فرمایا کرتے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اس زمانہ کے امام اور سردار ہیں، آپ طریقت میں سب اولیاء اللہ پر سبقت لے گئے ہیں۔

۸۔ شیخ سوید سنجاریؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ہمارے شیخ، سردار امام، پیشوا ہیں، اور حضرت قدس کے اہل کے صدر ہیں۔

واقعہ وفات

حضور غوثیہؒ نے اپنی عمر کے ابتدائی سترہ سال تو اپنے مولد و مسکن میں گذارے، نو سال بغداد شریف علوم ظاہری و باطنی کی تحصیل و تکمیل کی، پچیس سال عراق کے جنگلوں بیابانوں میں ریاضات کاملہ اور مجاہدات شاقہ سے منازل سلوک طے کئے، پھر چالیس سال تک ارشاد و تلقین، اعلائے کلمۃ الحق، اصلاح خلق میں مصروف رہے۔

علالت طبع

آخرا کانوے سال کی عمر میں محبت ذات الٰہی نے کشش فرمائی، آپ کی طبیعت کچھ علیل ہوگئی آپ نے تمام گھر والوں کو اطلاع کردی کہ ہمارا وصال ہونیوالا ہے، آپ کے فراق سے سب کے اجسام پر لرزہ طاری ہوگیا، ماہ ربیع آلاخر کے آغاز میں مرض نے طول پکڑا، آپ نے ایام مرض میں کئی وصیتیں فرمائیں۔

وصایائے آخریں

آپ کے بڑے صاحبزادہ حضرت سید عبدالوہابؒ نے عرض کیا اے میرے قبلہ گاہ مجھے کوئی ایسی وصیت فرمائے، جس پر میں آپ کے بعد عمل پیرا رہوں تو حضور نے فرمایا، اللہ کا تقوے اور اس کی طاعت کو لازم کر، نہ کسی سے خوف رکھ اور نہ طمع، ساری حاجتیں حق اللہ تعالیٰ کے حوالہ کر، اور اسی سے مانگ، حق تعالیٰ کے سوا کسی پر بھروسہ اور اعتماد نہ رکھ، توحید، توحید، توحید، سب چیزوں کا مجسمہ توحید ہے"۔

پھر فرمایا۔ جب قلب حق تعالے کے ساتھ درست ہو جاتا ہے تو نہ کوئی شے اس سے خالی رہتی ہے، اور نہ کوئی چیز اس سے باہر نکلتی ہے"۔

پھر فرمایا "میں سراسر مغز بے پوست ہوں۔"

پھر اولاد کو فرمایا۔ "میرے اردگرد سے دور ہٹ جاؤ کہ میں بظاہر تمہارے ساتھ ہوں اور باطن میں کسی اور کے ساتھ۔"

پھر فرمایا۔ "میرے پاس بغیر تمہارے کوئی اور (فرشتے) آتے ہیں، پس ان کے لئے جگہ فراخ کردو، اور ان کے ساتھ ادب سے رہو، یہاں رحمت عظیم ہے، ان پر جگہ تنگ نہ کرو۔"

آپ ایک دن اور ایک رات یہ الفاظ فرماتے رہے، "وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته، اللہ تعالی میری اور تمہاری مغفرت کرے۔" پھر فرمایا "مجھے کسی چیز کی کچھ پرواہ نہیں، نہ کسی فرشتے کی، اور نہ ملک الموت کی، اے ملک الموت! تم ہٹ جاؤ، ہم پر اس نے عطا کی ہے جو تیرے سوا ہمارا متولی ہے۔"

اس کے بعد آپ نے ایک بڑا نعرہ مارا، آپ کے صاجزادگان سید عبدالرزاق ؒ اور سید موسےؒ روایت کرتے ہیں کہ آپ قبل از وفات بار بار ہاتھ اٹھاتے اور فرماتے "وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته توبہ کرو، اور صف میں داخل ہو جاؤ میں تمہاری طرف آتا ہوں۔"

اس کے بعد آپ پر سکرات کا وقت آیا، فرمانے لگے، "میرے اور تمہارے اور تمام خلقت کے درمیان آسمان و زمین جتنا بعد ہے، مجھ کو کسی پر قیاس نہ کرو، اور نہ کسی کو مجھ پر قیاس کرو۔"

پھر آپ کے صاجزادہ سید عبدالعزیز نے آپ سے طبیعت کا حال پوچھا تو فرمانے لگے مجھ سے کوئی کسی چیز کا سوال نہ کرے، خبردار! میں اللہ تعالیٰ کے علم میں حالتیں بدل رہا ہوں، ایک حال سے دوسرے حال میں پھرتا ہوں، میرے مرض کو آدمیوں جنوں، فرشتوں سے کوئی نہیں جانتا، اور نہ کوئی سمجھتا ہے، اللہ تعالیٰ کا علم اس کے حکم سے نہیں ٹوٹتا اس لیے کہ حکم منسوخ ہوتا ہے، اور علم منسوخ نہیں ہوتا، اللہ تعالی جس کو چاہے محو کرتا ہے اور جس چیز کو چاہے ثابت رکھتا ہے، اور اس کے پاس ام الکتاب ہے، اور وہ جو کچھ کرتا ہے اس سے پوچھا نہیں جاتا، اور وہ (بندے) پوچھے جاتے ہیں، صفات کی خبریں جیسی آئی ہیں ویسی ہی جاری ہوتی ہیں۔"

پھر آپ کے صاجزادے سید عبدالجبارؒ نے پوچھا کہ آپ کے بدن سے آپ کو کیا چیز ضرر دیتی ہے؟ فرمایا، "میرے تمام اعضا مجھ کو تکلیف دیتے ہیں، مگر میرا دل کہ اس کو کوئی تکلیف نہیں، اور وہ ثابت ہے اللہ تعالےٰ کے ساتھ۔"

اس کے بعد آپ کے عالم جاودانی کو رخصت ہونے کا وقت آ گیا، حضرت عزرائیل بشکل اعرابی حاضر ہوئے، اور آپ کو ایک نورانی مکتوب دکھلایا، جس میں لکھا تھا،

یصل هذاالمکتوب من المحب الی المحبوب کل نفس ذائقة الموت۔

یعنی یہ مکتوب محب کی طرف سے محبوب کو پہنچے کہ ہر نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔

اس کے بعد آپ نے تازہ غسل کیا، اور نماز عشا ادا فرمائی، اور دیر تک سجدہ میں پڑے رہے، اور تمام گھر والوں اور ارادتمندوں کے لئے دعا نگی، اور کئی مرتبہ یہ الفاظ پڑھے۔

اللھم اغفر لامة محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللھم ارحم علی امة محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللھم تجاوز عن امة محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

ندائے غیب

جب آپ نے سجدہ سے سر اٹھایا تو غیب سے ایک ندا آئی یٰٓاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَىِٕنَّةُ ارْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ۔ (الفجر) یہ سنکر حضور پر نور بستر پر دراز ہو گئے۔ پھر تین بار کلمہ طیبہ پڑھ کر جان بحق تسلیم کی۔

تاریخ وفات

حضرت غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات بقول صاحب قلائد الجواہر تاریخ ابن تجار و اوارادالقادر یہ و ما ثبت من السنتہ شب شنبہ بعد از نماز عشا بتاریخ گیارہ ماہ ربیع الآخر ۵۶۱ھ مطابق ۱۱۶۶ء میں بعہد خلافت المستنجد باللہ ابو المظفر یوسف بن المقتفی خلیفہ عباسی کے ہوئی۔

مدفن پاک

آپ کی نماز جنازہ حضرت سید عبد الوہابؒ نے پڑھائی، اور اشرف بغداد کے مدرسہ باب الازج میں مدفون ہوئے، روضہ مطہرہ مسجد کے کونہ میں مرجع خلایق ہے۔

سبحانك ربك ربّ العزت عما یصفون و سلام علی المرسلین

والحمد للہ رب العالمین۔

ماخذ کتاب

ترتیب نمبر	نام کتاب	نام مصنف
۱	مسالک السالکین فی تذکرۃ الواصلین	مرزا محمد عبدالستار بیگ سہرامیؒ
۲	شریف التواریخ۔ جلد اول	سید شریف احمد شرافت نوشاہیؒ
۳	خزینۃ الاصفیاء	مفتی غلام سرور قادری لاہوریؒ
۴	تذکرۃ الاولیاء	شیخ فریدالدین عطارؒ
۵	ازالۃ الخفا	شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ
۶	القول الجمیل	ایضاً
۷	راحۃ القلوب	خواجہ نظام الدین اولیاءؒ
۸	دلیل العارفین	خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ
۹	انیس الارواح	خواجہ معین الدین چشتیؒ
۱۰	سفینۃ الاولیاء	شہزادہ داراشکوہؒ
۱۱	کیمیائے سعادت	امام محمد غزالیؒ
۱۲	نفحات الانس	مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ
۱۳	کشف المحجوب	حضرت علی ہجویری داتا گنج بخشؒ
۱۴	بہجۃ الاسرار	شیخ نورالدین بن یوسف شطنونیؒ
۱۵	قلائد الجواہر	شیخ محمد یحییٰ تادنیؒ
۱۶	تفریح الخاطر فی مناقب شیخ عبدالقادرؒ	شیخ عبدالقادر اربلیؒ
۱۷	اخبار الاخیار	شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ
	دیگر کتب	

مؤلف کتاب ہذا کی دیگر تصانیف

۱ مظہر جمال مصطفائی

حالات وسوانح فضائل ومناقب حضرت غوث الاعظم سید عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ

خصوصیات

آپؒ کے ۹ عدد عربی قصیدے بمع ترجمہ وتشریح،

آپؒ کے ۶۲ عدد الہامات بمع ترجمہ وتشریح

آپؒ کے ایک سو بہتّر اسمائے مبارکہ بمع ترجمہ

آپ کی شان میں بزرگان دین کے عربی فارسی منظوم کلام بمع ترجمہ

آپ کی کرامات ودیگر فضائل

مجلد خوبصورت ٹائیٹل رنگین عکس روضۂ پاک صفحات ۳۶۰۔ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، گنج بخش روڈ، لاہور۔

۲ جمال غوثیہ ۔

کرامات وفضائل سیدنا غوث الاعظم رحمتہ اللہ علیہ

خصوصیات

آپکی ۹۱ عدد کرامات بمع تشریح

آپ کے خصوصی فضائل ومناقب

مجلد خوبصورت ٹائٹل رنگین عکس روضۂ پاک، صفحات ۲۵۶۔ مطبوعہ مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ، لاہور

خوشخبری

معروف محدث ومفسر حضرت علامہ قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کا عظیم شاہکار

تفسیر مظہری (مکمل دس جلدیں)

جس کا جدید، عام فہم، سلیس اور مکمل اردو ترجمہ "ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف"

نے اپنے نامور فضلاء جناب الاستاذ مولانا ملک محمد بوستان صاحب

جناب الاستاذ سید محمد اقبال شاہ صاحب اور جناب الاستاذ محمد انور مگھالوی صاحب

سے اپنی نگرانی میں کروایا ہے

الحمد للہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

نے اس علمی کارنامے کو شاندار معیار طباعت کے ساتھ شائع کر دیا ہے۔

تفہیم قرآن کریم کے لئے شائقین ہر اچھے بک سٹال سے طلب فرمائیں۔

براہ راست رابطہ کیلئے:۔

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

گنج بخش روڈ، لاہور۔فون: 7221953 فیکس:۔ 042-7238010

9۔الکریم مارکیٹ اردو بازار، لاہور۔فون: 7225085-7247350

14۔انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی۔فون:۔ 021-2210212-2630411

خوشخبری

مشہور و معروف محدث و مفسر حافظ عماد الدین ابو الفداء ابن کثیرؒ کا عظیم شاہکار

تفسیر ابن کثیر

جس کا جدید اور مکمل اردو ترجمہ ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف نے اپنے نامور فضلاء علامہ محمد اکرم الازہری، علامہ محمد سعید الازہری، علامہ محمد الطاف حسین الازہری سے اپنی نگرانی میں کروایا ہے۔

ان شاء اللہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور - کراچی ○ پاکستان

جلد اس علمی کارنامے کو منصۂ شہود پر لانے کا شرف حاصل کرے گا۔

حضور ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ کی یادگار تصانیف

تفسیر ضیاء القرآن (۵ جلد)

فہم قرآن کا بہترین ذریعہ
...ایک نہایت تحفہ

ترجمۃ القرآن جمال القرآن

قرآن پاک کا انتہائی خوبصورت ترجمہ جس کے ہر
لفظ سے اعجاز قرآن کا حسن نظر آتا ہے

سنت خیر الانام

سیرت پر عظیم کتاب ضیاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم (۷ جلد)

درد و سوز اور تحقیق و آگہی سے
معمور تصنیف

مقالات

قصیدہ اطیب النغم

خوبصورت نعتیہ قصیدہ کی پرسوز
اور دلآویز شرح

مجموعہ وظائف

مشائخ سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ اور دیگر سلاسل
کے معمولات اور اوراد و وظائف کا مجموعہ